روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 211, Saturday- 01 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۔ شمارہ نمبر ۲۱۱ ۔ ہفتہ، یکم اگست، ۲۰۲۶، ۱۷ صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ۔ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

صبح صادق	04:54
طلوع آفتاب	06:14
زوال آفتاب	12:44
غروب آفتاب	07:14

آج کی حدیث

حضرت مستورد نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان کی (برائی کرنے یا اس پر زنا وغیرہ کی تہمت لگانے کے ذریعے اس کی (آبرو ریزی کرکے) ایک لقمہ کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس لقمہ کی مانند جہنم کی آگ کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی تحقیر واہانت کے بدلے میں کسی کو کپڑا پہنائے تو اللہ اس کو کپڑے کی مانند جہنم کی آگ کا کپڑا پہنائے گا۔" (ابوداؤد)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

ہنگامہ کے درمیان لوک سبھا سے پیدائش واموات رجسٹریشن ترمیمی بل منظور

دوپہر 12 بجے لوک سبھا کی کارروائی جب شروع ہوئی، تو بی جے پی رکن پارلیمنٹ دلیپ سیکیا کی صدارت میں بل کو بحث اور منظوری کے لیے پیش کیا گیا۔ حالانکہ ہنگامہ کے سبب بل کو بغیر بحث کے ہی منظور کر لیا گیا۔

پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دسویں دن اپوزیشن نے دونوں ایوانوں میں طلبا پر پولیس کی بربریت معاملہ پر زبردست ہنگامہ کیا۔ اپوزیشن 20 جولائی کو پارلیمنٹ مارچ کے دوران طلبا پر ہوئی مبینہ پولیس کارروائی پر بحث اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے جوابدہی کا مطالبہ کرتا رہا، لیکن اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اس دوران لوک سبھا نے 'پیدائش و اموات رجسٹریشن (ترمیمی) بل، 2026' کو منظوری دے دی۔ یہ بل بغیر کسی بحث کے ہی منظور ہو گیا۔ آج دوپہر 12 بجے ایوان کی کارروائی جب دوبارہ شروع ہوئی، تو بی جے پی رکن پارلیمنٹ دلیپ سیکیا کی صدارت میں بل کو بحث اور منظوری کے لیے پیش کیا گیا۔ اپوزیشن اراکین کی نعرے بازی کے درمیان اسے صوتی ووٹ سے منظور کر دیا گیا۔ اس دوران کئی اپوزیشن اراکین ایوان کے وسط میں پہنچ گئے اور وزیر داخلہ امت شاہ کی ایوان میں موجودگی کا مطالبہ کرنے لگے۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے پیدائش واموات رجسٹریشن ترمیمی بل پر بحث میں حصہ نہ لینے پر اپوزیشن سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس اہم بل پر بحث چاہتی تھی۔ رجیجو نے کہا کہ "یہ بدقسمتی کی بات ہے۔ مستقبل میں ایسا دوبارہ نہیں ہونا چاہیے۔ جن لوگوں نے آپ کو پارلیمنٹ بھیجا ہے، وہ آپ سے جواب مانگیں گے۔" انہوں نے اپوزیشن اراکین سے اپیل کی کہ وہ مستقبل میں بلوں پر بحث میں حصہ لیں، نہ کہ ایوان کی کارروائی میں خلل ڈالیں۔ دلیپ سیکیا نے بھی کہا کہ اپوزیشن کے تعاون کے بغیر بل کا منظور ہونا بدقسمتی کی بات ہے۔ بل منظور ہونے کے فوراً بعد ایوان کی کارروائی پورے دن کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ قابل ذکر ہے کہ یہ بل 'پیدائش واموات کے رجسٹریشن قانون، 1969 کی کچھ دفعات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اس کا مقصد پیدائش اور موت جیسی اہم واقعات کی بروقت معلومات درج کرانے کو فروغ دینا ہے۔ بل میں تاخیر سے پیدائش اور موت کا

اندراج کرانے کے قوانین کو سخت کیا گیا ہے۔ اب پیدائش یا موت کے 2 سال سے زیادہ عرصے بعد اندراج کرانے کے لیے فرسٹ کلاس جوڈیشل مجسٹریٹ کے حکم کی ضرورت ہوگی۔ موجودہ قانون میں ایک سال سے زیادہ تاخیر ہونے پر ضلع مجسٹریٹ، سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا مجاز ایگزیکٹیو مجسٹریٹ کے حکم کی ضرورت ہوتی ہے۔ نئے قانون میں 2 سال تک کی تاخیر کے لیے یہی انتظام برقرار رہے گا۔ مرکزی کابینہ نے 20 جولائی کو اس بل کو پیش کرنے کی منظوری دی تھی۔ اس میں 2023 میں اصل قانون میں کی گئی تبدیلیوں کے بعد تاخیر سے اندراج کے طریقۂ کار میں مزید بہتری کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ بل میں قانونی تعریفوں میں بھی تبدیلی کی گئی ہے۔ لوک سبھا نے اپوزیشن کے شدید ہنگامے اور نعرے بازی کے درمیان پیدائش و اموات رجسٹریشن (ترمیمی) بل، 2026 بغیر کسی بحث کے منظور کر لیا ہے۔ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دسویں دن، جب دوپہر 12 بجے ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی تو بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ دلیپ سیکیا کی صدارت میں اس بل کو پیش کیا گیا اور صوتی ووٹ کے ذریعے اسے منظوری دے دی گئی۔ اپوزیشن ارکان 20 جولائی کو پارلیمنٹ مارچ کے دوران طلبہ پر ہونے والی مبینہ پولیس کارروائی اور بربریت کے خلاف زبردست احتجاج کر رہے تھے۔

یوپی کے دیہی علاقوں میں مکان تعمیر کیلئے نیا ضابطہ

۳ منزلہ عمارت سے پہلے نقشہ منظور کرانا لازمی

اتر پردیش میں اب صرف شہروں ہی نہیں بلکہ دیہی علاقوں میں بھی مکان تعمیر کرنے کے قواعد مزید سخت کر دیے گئے ہیں۔ نئی ہدایات کے مطابق دیہی علاقوں میں 300 مربع میٹر رقبے پر 3 منزلہ مکان یا اس سے بڑی عمارت تعمیر کرنے سے پہلے ضلع پنچایت سے نقشہ منظور کرانا لازمی ہوگا۔ اس سلسلے میں ضلع پنچایتوں نے اتر پردیش عمارت تعمیر و ترقی ذیلی ضوابط۔ 2025 نافذ کر دیے ہیں۔ اب تک نقشہ منظور کرانے کی

شرط بنیادی طور پر ترقیاتی اداروں، میونسپل کارپوریشنوں اور ٹاؤن ایریا میں نافذ تھی، لیکن نئی پالیسی کے بعد اس کا دائرہ دیہی علاقوں تک بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ نئے ضوابط کے مطابق ضلع پنچایت کے دائرہ اختیار میں آنے والے علاقوں میں رہائشی، تعلیمی، تجارتی عمارتوں اور کسی بھی قسم کی پلاٹنگ کے لیے متعلقہ نقشے کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ تاہم حکومت نے عام شہریوں کو کچھ راحت بھی دی ہے۔ اگر کوئی شخص 300 مربع میٹر تک کے پلاٹ پر صرف دو منزلہ مکان تعمیر کرتا ہے تو اسے نقشہ منظور کرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ شرط صرف 300 مربع میٹر سے زیادہ رقبے یا تین منزلہ اور اس سے بلند عمارتوں پر لاگو ہوگی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ان نئے ضوابط کا مقصد عمارتوں کی تعمیر کے عمل کو زیادہ شفاف، منظم اور آسان بنانا ہے۔ اس کے ساتھ ہی غیر قانونی تعمیرات اور بدعنوانی پر قابو پانے، منصوبہ بند ترقی کو فروغ دینے اور ریئل اسٹیٹ کے شعبے میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی بھی اس پالیسی کے اہم مقاصد میں شامل ہیں۔ ریاستی حکومت نے حال ہی میں اتر پردیش ترقیاتی ادارہ عمارت تعمیر وترقی ذیلی ضوابط-2025 کو منظوری دی تھی، جس کے بعد ترقیاتی اداروں سے باہر واقع دیہی اور نیم شہری علاقوں کے لیے بھی یکساں نظام نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ضلع پنچایت کے حکام نے واضح کیا ہے کہ ایسی کالونیوں یا پلاٹنگ میں تعمیر کی اجازت نہیں دی جائے گی جن کا لے آؤٹ منظور شدہ نہ ہو۔ اگر کوئی شخص غیر منظور شدہ کالونی میں مکان تعمیر کرنا چاہے تو اس کا نقشہ پاس نہیں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ایسے پلاٹوں پر تعمیر کیے جانے والے مکانات کے لیے بینکوں سے ہاؤسنگ لون حاصل کرنا بھی ممکن نہیں ہوگا۔

احتجاجیوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی: حکومت دہلی

مجرمانہ پس منظر رکھنے والوں کو استثنیٰ حاصل نہیں رہے گا۔ حکومت نے میمو جاری کیا۔

نئی دہلی: حکومت دہلی نے آج کہا کہ حالیہ منعقدہ نیٹ پرچہ سوالات افشاء معاملہ میں ہوئے احتجاج کے سلسلہ میں گرفتار کردہ افراد کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی ۔ احتجاجیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنے کا مرکزی حکومت نے سی جے پی کو تیقن دیا تھا جس نے یہ احتجاج منعقد کیا تھا۔ تاہم حکومت نے یہ واضح کر دیا کہ قانونی کارروائی نہ کرنے کا تیقن ان افراد کیلئے نہیں ہے جن کا مجرمانہ پس منظر رہے گا۔ یہ شرط سپریم کورٹ کے 28 جولائی کو جاری حکمنامہ کی مطابقت میں عائد کی گئی ہے۔ حکومت دہلی کی جانب سے جمعرات کی شام جاری کردہ ایک نوٹس میں کہا گیا ہے کہ دہلی پولیس نے 29 جولائی کی شام تک اس احتجاج کے سلسلہ میں جملہ 13 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ حکومت سے جاری نوٹس میں کہا گیا ہے اب تمام گرفتاریوں اور حراست کے معاملات کا جائزہ لیا جائے گا اور احتجاجیوں کے خلاف مزید کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی ۔ اس مسئلہ کو اب بند کیا جائے گا اور گرفتار شدگان کی رہائی کا عمل شروع ہوگا۔ دہلی کے وزیر داخلہ مسٹر آشیش سود نے بتایا کہ ہم طلباء کے ساتھ کھڑے ہیں اور ایک مثبت سوچ کے ساتھ حکومت کی جانب سے یہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت نے طلباء اور احتجاجیوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو پورا کیا ہے ۔ تاہم اگر کوئی غیر سماجی عناصر یا مجرمانہ پس منظر رکھنے والے افراد نے اگر طلباء کے احتجاج کو تشدد پھیلانے کے خلاف استعمال کیا ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ دہلی میں 20 جولائی کو پیش آئے واقعات کے بعد احتجاج میں شدت پیدا ہوئی تھی ۔ احتجاجیوں کا سی جے پی کے چلو سنسد مارچ کے دوران پولیس کے ساتھ ٹکراؤ ہوا تھا۔ اس کے بعد پولیس نے گرفتاریاں کرتے ہوئے کچھ مقدمات درج کئے تھے اور اس سلسلہ میں سی سی ٹی وی فوٹیج حاصل کیا گیا تھا۔ چونکہ پولیس کارروائیوں پر عوامی برہمی میں اضافہ ہو رہا تھا اور پیلٹ گن کے استعمال تنقید ہو رہی تھی اس لئے حکومت نے سی جے پی کے مطالبات کو قبول کر لیا تھا۔ وزیر تعلیم کی حیثیت سے دھرمیندر پردھان نے استعفیٰ پیش کر دیا تھا اور احتجاجیوں کے خلاف کارروائیوں سے گریز کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

دہلی کے ۲۷۰۶ عازمین کا انتخاب، پیشگی رقم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۱۰ اگست

منتخب عازمین کو ۱۰ اگست تک 1,52,300 روپئے پیشگی رقم جمع کرانی ہوگی، بصورت دیگر ان کی حج نشست منسوخ کی جاسکتی ہے

نئی دہلی: حج کمیٹی آف انڈیا کی جانب سے حج 2027 کے لیے منعقدہ آن لائن قرعہ اندازی میں دہلی کے 2706 عازمین حج کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جاری کردہ پریس بیان کے مطابق، منتخب عازمین کو 10 اگست تک فی کس 1,52,300 روپے پیشگی رقم جمع کرانا لازمی ہوگا، بصورت دیگران کی حج نشست منسوخ کی جاسکتی ہے۔ دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی چیئرپرسن کوثر جہاں نے منتخب عازمین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ کمیٹی حج 2027 کے تمام عازمین کو بروقت اور معیاری سہولیات فراہم کرنے کیلئے پوری طرح پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ حج کے تمام انتظامات منظم انداز میں انجام دیے جائیں گے تاکہ عازمین کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ حج کمیٹی کے ایگزیکٹو آفیسر اشفاق احمد عارفی نے آن لائن قرعہ اندازی کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ حج 2027 کے لیے منتخب ہونے والے 2706 عازمین میں مختلف زمروں کے درخواست گزار شامل ہیں۔ ان کے مطابق 65 سال یا اس سے زیادہ عمر کے مخصوص زمرے میں 440 افراد، 45 سال یا اس سے زیادہ عمر کی بغیر محرم خواتین کے زمرے میں 34، بیک لاگ کیٹیگری میں 81 اور عمومی زمرے میں 2151 عازمین کا انتخاب کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تمام منتخب عازمین کو 10 اگست تک فی کس 1,52,300 روپے کی پیشگی رقم جمع کرانا ہوگی۔ یہ رقم حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ کے ذریعے آن لائن یا اسٹیٹ بینک آف انڈیا اور یونین بینک آف انڈیا کی کسی بھی شاخ میں جمع کرائی جاسکتی ہے۔ مقررہ تاریخ تک رقم جمع نہ کرانے کی صورت میں متعلقہ عازم کی حج نشست منسوخ کی جاسکتی ہے۔ اشفاق احمد عارفی کے مطابق پیشگی رقم جمع کرانے کے بعد عازمین کو اپنے حج فارم کی دستخط شدہ پرنٹ کاپی، سفید پس منظر والی رنگین تصویر، حلف نامہ، منسوخ شدہ چیک، پاسپورٹ کی فوٹو کاپی، مقررہ فارمیٹ میں میڈیکل سرٹیفکیٹ اور دیگر مطلوبہ دستاویزات حج کمیٹی کے دفتر 'حج منزل' میں جمع کرانا ہوں گے، جس کے لیے عازمین کو الگ سے اطلاع دی جائے گی۔ دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کے مطابق حج 2027 کیلئے ریاست سے مجموعی طور پر 5306 درخواستیں موصول ہوئی تھیں، جبکہ دہلی کی مسلم آبادی کے تناسب سے ریاست کا مقررہ حج کوٹہ صرف 1241 عازمین کا ہے۔ اس کے باوجود دیگر ریاستوں کے غیر استعمال شدہ کوٹے سے 1465 اضافی نشستیں ملنے کے بعد مجموعی طور پر 2706 عازمین کا انتخاب ممکن ہو سکا۔

امریکہ اور سعودی کے مبینہ فضائی حملے، عراقی فورسز کے 20 اہلکار ہلاک

بغداد: عراق میں چہارشنبہ کے روز امریکہ اور سعودی عرب سے منسوب فضائی حملوں کے بعد سکیورٹی صورتحال کشیدہ ہوگئی ہے۔ عراقی پاپولر موبلائزیشن فورسز نے دعویٰ کیا ہے کہ ان حملوں میں کم از کم 20 اہلکار ہلاک جبکہ 32 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق پاپولر موبلائزیشن فورسز، جو مختلف سابق نیم فوجی گروپوں پر مشتمل اتحاد ہے اور اب عراقی مسلح افواج کا حصہ ہے، اس نے ایک بیان میں کہا کہ اس کے سات مختلف صوبوں میں موجود اڈوں کو نشانہ بنایا گیا۔ پی ایم ایف کے مطابق ابتدائی اطلاعات کے تحت حملوں میں 20 اہلکار جان سے گئے ہیں جبکہ 32 زخمیوں کو مختلف ہاسپٹلوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ تنظیم نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ دوسری جانب عراقی وزیر اعظم علی فالح الزیدی نے صورتحال کا فوری نوٹس لیتے ہوئے قومی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کرلیا ہے۔ عراقی سکیورٹی میڈیا سیل کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اجلاس موجودہ سکیورٹی صورتحال اور تازہ فضائی حملوں کے تناظر میں بلایا گیا ہے۔ حکام کے مطابق اجلاس کے بعد پیش رفت اور کیے گئے فیصلوں سے متعلق تفصیلی اعلامیہ جاری کیا جائے گا۔ تاحال امریکہ یا سعودی عرب کی جانب سے ان حملوں کے حوالے سے کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا، جبکہ حملوں کی آزاد ذرائع سے بھی مکمل تصدیق نہیں ہوسکی۔ سیاسی اور دفاعی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر عراق میں اس نوعیت کی کارروائیاں جاری رہیں تو پورے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی مزید بڑھ سکتی ہے، جس کے اثرات علاقائی سلامتی اور سفارتی تعلقات پر بھی مرتب ہوسکتے ہیں۔ عراق میں امریکی اور سعودی عرب کی افواج کے مبینہ مشترکہ فضائی حملوں میں ایران نواز عراقی فورس پاپولر موبلائزیشن فورسز کے کم از کم 20 اہلکار ہلاک اور 32 زخمی ہوگئے ہیں۔ اہداف: پاپولر موبلائزیشن فورسز (پی ایم ایف) کے مطابق، عراقی مسلح افواج کا حصہ بننے والی اس تنظیم کے سات مختلف صوبوں میں قائم اڈوں کو نشانہ بنایا گیا۔ پاپولر موبلائزیشن فورسز (پی ایم ایف) کے مطابق، عراقی مسلح افواج کا حصہ بننے والی اس تنظیم کے سات مختلف صوبوں میں قائم اڈوں کو نشانہ بنایا گیا۔

دہلی فسادات: انکت شرما قتل معاملہ میں طاہر حسین سمیت ۵ مجرموں کو عمر قید کی سزا

دہلی فسادات ۲۰۲۰ کے دوران آئی بی افسر انکت شرما کے قتل کیس میں سابق کونسلر طاہر حسین سمیت ۵ مجرموں کو عمر قید کی سزا سنائی

نئی دہلی: شمال مشرقی دہلی فسادات کے دوران انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) کے سکیورٹی اسسٹنٹ انکت شرما کے قتل کے مقدمے میں دہلی کی کڑکڑڈوما عدالت نے جمعہ کو اہم فیصلہ سناتے ہوئے سابق کونسلر طاہر حسین سمیت 5 مجرموں کو عمر قید کی سزا سنائی۔ سزا سنائے جانے کے بعد عدالت سے باہر میڈیا سے مختصر گفتگو کرتے ہوئے طاہر حسین نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ ہائی کورٹ سے انصاف ملے گا۔ عدالت نے اس سے قبل 13 جولائی کو اس مقدمے میں سماعت مکمل ہونے کے بعد طاہر حسین، ناظم، قاسم، جاوید اور انس کو قتل اور دیگر سنگین جرائم کا قصوروار قرار دیا تھا۔ سزا کے تعین کے دوران دہلی پولیس نے پانچوں مجرموں کے لیے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا، تاہم عدالت نے تمام حالات کا جائزہ لینے کے بعد انہیں عمر قید کی سزا سنائی۔ یہ مقدمہ فروری 2020 میں شمال مشرقی دہلی میں ہونے والے فسادات سے متعلق ہے۔ انہی فسادات کے دوران آئی بی کے سکیورٹی اسسٹنٹ انکت شرما لاپتا ہو گئے تھے۔ بعد ازاں ان کی لاش چاند باغ علاقے کے ایک نالے سے برآمد ہوئی تھی۔ اس مقدمے میں مجموعی طور پر 11 ملزمان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت نے ثبوتوں کے فقدان کی بنیاد پر 6 ملزمان کو بری کر دیا، جبکہ طاہر حسین، ناظم، جاوید، قاسم اور انس کو مختلف دفعات کے تحت مجرم قرار دیا۔ عدالت نے ان پانچوں کو تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 302 (قتل)، 365 (اغوا)، 188، 153 اے، 147، 148 اور 149 کے تحت قصوروار ٹھہرایا۔ تاہم عدالت نے انہیں مجرمانہ سازش سے متعلق دفعہ 120 بی کے الزام سے بری کر دیا۔ سماعت کے دوران استغاثہ نے موقف اختیار کیا کہ انکت شرما کا قتل ایک منصوبہ بند کارروائی کا حصہ تھا اور اس کا مقصد فسادات کے دوران حالات کو مزید کشیدہ بنانا تھا۔ دہلی پولیس نے عدالت سے کہا کہ ایک سرکاری افسر کے قتل جیسے جرم پر سخت ترین سزا دی جانی چاہیے تاکہ معاشرے میں مضبوط پیغام جائے۔ دوسری جانب مدعا علیہان کے وکلا نے عدالت سے نرمی کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ تمام مجرم خاندانی ذمہ داریاں رکھتے ہیں اور ان کا کوئی سابق مجرمانہ ریکارڈ نہیں ہے۔ تاہم عدالت نے اس جرم کو نہایت سنگین قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی۔

مختصر مگر اہم خبریں

مشرقِ وسطیٰ کی صورتحال پر اعلیٰ سطحی اجلاس

وزیر اعظم نریندر مودی کی سمندری عملے کے لیے خصوصی معاونتی نظام قائم کرنے کی ہدایت

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے مشرقِ وسطیٰ کی موجودہ صورتحال کے پیشِ نظر کابینہ کمیٹی برائے سلامتی کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کی، جس میں توانائی کے تحفظ، کھاد کی فراہمی، بھارتی شہریوں کی سلامتی اور سمندری جہازوں پر خدمات انجام دینے والے بھارتی ملاحوں کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کے دوران وزیر اعظم نے ہدایت دی کہ بھارتی اور غیر ملکی پرچم بردار جہازوں پر کام کرنے والے بھارتی ملاحوں اور ان کے اہلِ خانہ کے لیے ایک خصوصی نظام قائم کیا جائے، جو انہیں بروقت معلومات، ہنگامی معاونت اور مشاورتی سہولیات فراہم کرے۔ حکام نے اجلاس کو بتایا کہ مشرقِ وسطیٰ میں کشیدگی کے باوجود ملک میں پیٹرولیم مصنوعات، ایل این جی، ایل پی جی اور کھاد کی فراہمی معمول کے مطابق جاری ہے۔ حکومت نے متبادل ذرائع سے درآمدات، قومی گیس گرڈ کی توسیع اور سٹی گیس ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک کو مزید مضبوط بنانے کے اقدامات کا بھی جائزہ لیا۔ وزیر اعظم مودی نے ربیع کی آئندہ فصل کے پیشِ نظر کھاد کی بلاتعطل فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت دیتے ہوئے متعلقہ وزارتوں سے کہا کہ کسی بھی ممکنہ سپلائی میں رکاوٹ سے نمٹنے کے لیے پیشگی انتظامات کیے جائیں۔ انہوں نے توانائی کے شعبے میں خود انحصاری، قابلِ تجدید توانائی خصوصاً شمسی توانائی کے فروغ اور غیر حیاتیاتی ایندھن کے استعمال میں تیزی لانے پر بھی زور دیا۔

عمر خالد ضمانت کیلئے دوبارہ ہائیکورٹ سے رجوع

نئی دہلی: دہلی فسادات 2020 کے مقدمات میں ماخوذ جہدکار عمر خالد نے ایک مقدمہ میں ضمانت کیلئے دوبارہ دہلی ہائیکورٹ میں درخواست دائر کی ہے۔ عمر خالد نے اپنی درخواست میں ٹرائیل عدالت کے 4 جولائی کے فیصلے کو چیلنج کیا ہے جس میں ان کی درخواست ضمانت کو مسترد کر دیا گیا تھا۔ عمر خالد کی درخواست پر جمعہ کو جسٹس پرتبھا ایم سنگھ اور جسٹس وکاس مہاجن کی بنچ پر سماعت ہوگی ۔ عمر خالد کو دہلی فسادات کے سلسلہ میں ستمبر 2020 میں گرفتار کیا گیا تھا اور ان پر فسادات کی سازش کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

معاہدے پر غور و خوض کیساتھ ایران کو جکڑ کر رکھیں گے: ٹرمپ

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے چہارشنبہ کو کہا کہ اردن میں امریکی افواج پر حملے کے جواب میں امریکہ ایران پر انتہائی سخت حملہ کرے گا۔ وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ اب ہماری باری ہے انہوں نے کہا کہ واشنگٹن مستقبل میں کسی مرحلے پر تہران کے ساتھ معاہدے کے امکان پر غور کر سکتا ہے، تاہم انہوں نے واضح کیا کہ ہم ان پر بہت سخت حملہ کریں گے، ہم انہیں مکمل طور پر کچل دیں گے۔ ٹرمپ نے مزید بتایا کہ انہیں مصر کی بحیرہ روم کے ساحل پر واقع دمیاط بندرگاہ میں امریکہ کی ملکیت گیس ذخیرہ کرنے والے ایک جہاز پر ڈرون حملے کے بارے میں بھی بریفنگ دی گئی ہے۔ انہوں نے اس بارے میں مزید تفصیلات بتائے بغیر کہا کہ مجھے اس معاملے پر بریفنگ دی گئی ہے۔ یہ پہلے جیسے واقعات کا ہی تسلسل ہے، لیکن معاملات جلد معمول پر آجائیں گے۔ دریں اثنا ٹرمپ نے خبر رساں ادارے رائٹرز کی اس رپورٹ پر بھی ردعمل دیا، جس میں کہا گیا تھا کہ ایران کو چین میں تیار کردہ کندھے پر رکھ کر چلائے جانے والے فضائی دفاعی میزائل لانچرز کی پہلی کھیپ، جو مجموعی طور پر 400 یونٹس تک ہو سکتی ہے، [illegible]

بھوج شالہ تنازعہ: سپریم کورٹ کے عبوری حکم کے بعد نئی جگہ پر پہلی بار نماز جمعہ کی ادائیگی

سپریم کورٹ کے عبوری حکم کے بعد مدھیہ پردیش کے دھار میں واقع تاریخی بھوج شالہ تنازعہ کے سلسلے میں پہلی بار سروے نمبر ۶۱۲ پر جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔ اس دوران سخت سکیورٹی انتظامات کیے گئے تھے

دھار: مدھیہ پردیش کے ضلع دھار میں واقع تاریخی بھوج شالہ تنازع کے معاملے میں سپریم کورٹ کے عبوری حکم کے بعد جمعہ کو نئی انتظامی ترتیب کے تحت پہلی بار جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔ ضلع انتظامیہ نے مسلم برادری کے لیے سروے نمبر 612 پر نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا تھا، جہاں سخت حفاظتی انتظامات [illegible]

شام سے ہی مسلم برادری کے نمائندوں کے ساتھ مسلسل بات چیت جاری تھی تاکہ تمام انتظامات خوش اسلوبی سے مکمل کیے جاسکیں۔ انہوں نے کہا کہ نماز کی پرامن ادائیگی کے لیے تقریباً 800 سے 900 پولیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے، جبکہ اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کے اہلکار بھی سکیورٹی ڈیوٹی پر [illegible]

بامبے ہائیکورٹ سمیت وانکھیڈے کے خلاف محکمہ جاتی انکوائری پر روک

بامبے ہائیکورٹ نے آئی آر ایس افسر سمیر وانکھیڈے کے خلاف ڈپارٹمنٹل اور محکمہ جاتی انکوائری اور ہراسائی پر روک لگانے کا حکم دیا ہے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) بامبے ہائیکورٹ نے آئی آر ایس افسر سمیر وانکھیڈے کے خلاف ڈپارٹمنٹل اور محکمہ جاتی انکوائری اور ہراسائی پر روک لگانے کا حکم دیا ہے۔ سمیر وانکھیڈے نے این سی بی کی انکوائری کو چیلنج کیا تھا جس پر عدالت نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا کہ آیا ایک افسر کو ایک گمنام خط کی بنیاد پر متعدد انکوائریاں شروع کی گئی ہیں اس سے افسر کا حوصلہ پست ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی وانکھیڈے کو عدالت نے راحت دیتے ہوئے انکوائری پر روک کے ساتھ تحفظ فراہم کیا ہے۔ ایک اہم پیش رفت میں، بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس اے ایس گڈکری اور جسٹس کمل کھتا نے سخت تشویش کا اظہار کیا جس میں نارکوٹکس کنٹرول بیورو (این سی بی) نے گمنام شکایات کی بنیاد پر اپنے ہی سابق زونل ڈائریکٹر سمیر دنیا دیو وانکھیڑے کے خلاف متعدد انکوائریاں شروع کیں سماعت کے دوران، بنچ نے این سی بی کو وانکھیڈے کے خلاف شروع کی گئی کارروائی کی بنیاد پر وسیع سوالات کا نشانہ بنایا۔ عدالت نے سوال کیا کہ ایک تفتیشی افسر کے خلاف محض ایک ملزم شخص کی جانب سے لگائے گئے الزامات اور گمنام شکایات کی بنیاد پر کارروائی کیسے کی جا سکتی ہے، خاص طور پر جب اس طرح کی کارروائیوں سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے کام کو کمزور کرنے کا اثر ہو اس ادارہ کو بھی متاثر کیا جاسکتا ہے۔ رٹ پٹیشن گمنام شکایات سے پیدا ہونے والے وانکھیڈے کے خلاف جاری کردہ متعدد ابتدائی تحقیقاتی نوٹس کو چیلنج کرتی ہے۔ بنچ نے این سی بی سے ایک مناسب سوال بھی کیا کہ آیا ملزم نے یہ الزامات اپنی ابتدائی گرفتاری کے وقت یا تفتیش کے دوران لگائے تھے عدالت نے سوال کیا کہ اس طرح کے الزامات بعد میں ہی کیوں سامنے آئے اور وضاحت طلب کی کہ آخر میں ان پر کیوں غور کیا گیا۔ عدالت نے مزید مشاہدہ کیا کہ اگر ملزم کو تفتیشی افسران کے خلاف الزامات لگانے کی اجازت دی جائے اور محکمے کی جانب سے ایسے الزامات پر آسانی سے کارروائی کی جائے تو اس سے فوجداری انصاف کی انتظامیہ میں افراتفری پھیل جائے گی۔ بنچ نے ریمارکس دیئے کہ اس طرح کے کورس سے اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں ایماندار افسروں کے حوصلے پست ہوں گے اور یہ ایک خطرناک اور مکمل طور پر ناپسندیدہ مثال قائم ہوگی جس سے ملزم تفتیشی افسران کو محض اس لیے نشانہ بنا سکیں گے کہ انہوں نے اپنے قانونی فرائض سرانجام دیے تھے۔ بنچ نے این سی بی سے گمنام شکایات پر نافذ قوانین کے باوجود وانکھیڈے کے خلاف بار بار کارروائی شروع کرنے اور ایجنسی نے اپنے ہی ایک افسر کے خلاف کارروائی کرنے کے طریقہ پر بھی سوال کیا۔ عدالت نے جواب دہندہ ایجنسی کے اس طرح کے الزامات پر افسوس اور کارروائی کرنے کے طرز عمل پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ سماعت کے دوران، عدالت نے مشاہدہ کیا کہ سمیر وانکھیڑے کے خلاف شروع کی گئی بار بار کی جانے والی کارروائی درخواست گزار کو سراسر ہراساں کرنے کے مترادف ہے اور اس طرح کی شکایات کی بنیاد پر اسے لگاتار پوچھ گچھ کرنے کے جواز پر سوال اٹھایا۔ فریقین کو طوالت سے سننے کے بعد، بامبے ہائی کورٹ نے کہا کہ حتمی سماعت کے لیے رٹ پٹیشن کو قبول کیا جاتا ہے اس کے ساتھ ہی وانکھیڈے کو عبوری راحت اور تحفظ فراہم کیا جاتا ہے جب تک درخواست پر حتمی فیصلہ نہیں ہوگی یہ راحت برقرار رہے گی۔ آج کی کارروائی ایماندار سرکاری ملازمین کو من مانی اور پریشان کن کارروائیو ں سے بچانے میں ایک اہم پیشرفت کی نشاندہی کرتی ہے عدالت کی طرف سے دیے گئے مشاہدات اس بات کو یقینی بنانے کی وسیع تر عوامی اہمیت کی نشاندہی کرتے ہیں کہ تفتیشی افسران تاخیر یا گمنام الزامات کی بنیاد پر شروع کی جانے والی انتقامی کارروائیوں کے خطرے کے بغیر بلاخوف وخطر اپنے قانونی فرائض ادا کرنے کے قابل ہیں۔ سمیر وانکھیڈے نے مسلسل کہا ہے کہ ان کے خلاف شروع کی گئی کارروائی من مانی، بد دیانتی، قانونی طور پر غیر پائیدار اور انتظامی عمل کا غلط استعمال ہے۔ درخواست میں گمنام شکایات کی بنیاد پر ان کے خلاف جاری کیے گئے ابتدائی انکوائری نوٹس کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ممبئی ۸ سالہ خصوصی بچہ کے والدین کا ٹی شرٹ سے سراغ

جوگیشوری سے گمشدہ بچہ صحیح سلامت والدین کے سپرد، ممبئی پولس کا عظیم کارنامہ

ممبئی پولس نے ایسے گمشدہ بچہ کو والدین کو تلاش کر کے اس بچہ ان کے سپرد کیا جو خصوصی بچہ تھا اور نام و پتہ بتانے سے قاصر تھا ٹی شرٹ سے پولس نے بچہ کے والدین کا سراغ لگایا۔ ممبئی 30 جولائی، 2026 کو جوگیشوری پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں، پولیس نائیک مسل کی فوری کارروائی کے نتیجے میں لڑکے کے والدین کا کامیاب سراغ لگایا گیا گشت کے دوران گمشدہ بچہ برآمد کرلیا گیا۔ 30 جولائی 2026، تقریباً ۴ بجے یولے چائے کی دکان کے سامنے، سبھاش روڈ، جوگیشوری (مشرق)، ممبئی پیدل گشت کے دوران، پولیس نائیک مسال کو ایک لڑکا ملا، جس کی عمر تقریباً 7 سے 8 سال تھی، روتا ہوا اور اکیلا راستہ بھٹک گیا تھا۔ ابتدائی پوچھ گچھ کرنے اور اس کا نام اور پتہ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ لڑکا بول نہیں سکتا۔ وہ صرف ابا (باپ) اور اماں (ماں) کے الفاظ ادا کرنے کے قابل تھا۔ پولیس نائک میسل نے لڑکے کی ٹی شرٹ کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور اس پر لکھا ہوا پایا برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن ہندی اسکول، جوگیشوری ایسٹ، ممبئی۔ انہوں نے فوری طور پر مذکورہ میونسپل اسکول کا دورہ کیا اور وہاں کے ایک استاد لکش کمار نند یشور سے رابطہ کیا۔ ٹیچر نے بتایا کہ لڑکا اس وقت اس مخصوص اسکول میں کلاسز میں نہیں جا رہا تھا، داخلے کے وقت اسے ٹی شرٹ جاری کی گئی تھی۔ اگرچہ اس لڑکے کا فی الحال وہاں داخلہ نہیں ہوا تھا، لیکن اسکول کے داخلے کے ریکارڈ میں دستیاب معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس وقت سوپن اسپیشل انگلش میڈیم اسکول میں زیر تعلیم ہے۔ اس اسکول سے رابطہ کرنے پر، نیہا ٹنڈولکر نامی ایک ٹیچر نے لڑکے کی شناخت کی اور اس کے والدین کے بارے میں تفصیلات فراہم کیں والدین کی شناخت ریاض احمد اکبر علی انصاری کے نام سے ہوئی ہے۔ بچے کا نام محمد شہباز انصاری عمر: 8 سال کی اطلاع دی گئی ہے بچہ ٹھیک سے بول یا پڑھ نہیں سکتا۔ والدین کا بیان لڑکا سہ پہر 3:00 بجے کے قریب میگھواڑی علاقے کے باندرہ پلاٹ میں اپنے گھر سے نکلا تھا اور اس کے والدین اسے تلاش کر رہے تھے۔ بچے کے والدین کو فوری طور پر جوگیشوری پولیس اسٹیشن میں طلب کیا گیا۔ اس کے بعد بچے کو بحفاظت ان کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ اطلاع اقبال شکلگر سینئر پولیس انسپکٹر، جوگیشوری پولیس اسٹیشن نے دی ہے۔ ممبئی پولس نے جوگیشوری علاقے میں ایک لاپتہ ۸ سالہ خصوصی بچے کو اس کی ٹی شرٹ پر لکھے اسکول کے نام کی مدد سے محض چند گھنٹوں میں اس کے والدین سے ملا دیا ہے۔ پٹرولنگ کے دوران سراغ: جوگیشوری پولس کے نائک مسال جمعرات کو جوگیشوری (ایسٹ) کے سبھاش روڈ پر فٹ پٹرولنگ کر رہے تھے۔ انہوں نے وہاں ایک معصوم بچے کو اکیلے روتے اور ادھر ادھر بھٹکتے ہوئے دیکھا۔ بچہ بولنے اور بات چیت کرنے میں معذور تھا، جس کی وجہ سے وہ پولس کو اپنا نام یا گھر کا پتہ نہیں بتا پا رہا تھا۔ وہ صرف "اماں" اور ابا کے الفاظ ہی دہرا رہا تھا۔

بی جے پی لیڈر کی حنا گاوت اور رکھشا کھڑسے کے تعلق سے گالی

پارٹی کے شمالی مہاراشٹر کے کوآرڈی نیٹر وجے چودھری کا آڈیو کلپ وائرل ہونے کے بعد انہیں استعفیٰ دینا پڑا

مہاراشٹر بی جے پی کے اندر ان دنوں باہمی چپقلش جاری ہے۔ حتیٰ کہ ایک دوسرے کے تعلق سے گالی گلوج بھی ہو رہی ہے۔ شمال مہاراشٹر بی جے پی کے کوآرڈی نیٹر وجے چودھری کے ۲/ الگ الگ آڈیو کلپ وائرل ہونے کے بعد ریاست بھر میں کھلبلی مچ گئی۔ ایک میں بی جے پی کی سابق رکن پارلیمان حنا گاوت کو گالیاں دے رہے ہیں تو دوسرے کلپ میں مہاراشٹر سے تعلق رکھنے والی مرکزی وزیر رکھشا کھڑسے کے تعلق سے نازیبا الفاظ استعمال کرر ہے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان میں سے ایک کلپ میں وہ وزیر گریش مہاجن سے گفتگو کر رہے ہیں اور ان کے سامنے گالیاں دے رہے ہیں۔ آڈیو وائرل ہونے کے بعد انہوں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ وجے چودھری کا پہلا کلپ جو وائرل ہوا ہے اس میں وہ سینئر وزیر گریش مہاجن سے فون پر گفتگو کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ رکھشا کھڑسے نے پارٹی کے خلاف کام کیا ہے۔ ان کے والد (ایکناتھ کھڑسے) آپ کے خلاف بے بنیاد باتیں کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو پارٹی میں کیوں رکھا گیا ہے؟ رکھشا کھڑسے کو مرکز میں وزارت دی گئی ہے۔ انہیں پارٹی سے نکالا جانا چاہئے۔ آپ کچھ کیجئے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ گریش مہاجن گالی دینے پر وجے چودھری کو ٹوکنے کے بجائے ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں اور یہ بھی کہہ رہے ہیں "ہاں، میں کچھ کرتا ہوں۔" یاد رہے کہ رکھشا کھڑسے اور گریش مہاجن دونوں کا تعلق جلگاؤں سے اور کھڑسے خاندان کو گریش مہاجن ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ دوسرے کلپ میں وجے چودھری نندوربار کے کارپوریٹر سندیپ چودھری سے بات کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس (حنا گاوت) کو میں نے دیویندر بھاؤ (دیویندر فرنویس) سے بات کر کے وزیر بنوایا۔ اس کے بعد بھی میرے ساتھ اس کا رویہ وہی ہے۔ مجھے گھنٹوں بٹھا کر رکھا میرا فنڈ منظور نہیں کیا۔ ہم لوگ مل بیٹھتے ہیں اور اعلیٰ کمان سے بات کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو پارٹی سے نکال باہر کرنا ضروری ہے۔" وجے چودھری نے جمعرات کو یہ کہہ کر اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا کہ مجھے بدنام کرنے کیلئے میرے جھوٹے آڈیو کلپ وائرل کروائے جا رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان آڈیو کلپ کی جانچ ہو۔ اگر میں اپنے عہدے پر رہا تو جانچ متاثر ہوگی اسلئے میں اپنے عہدے سے استعفیٰ دیتا ہوں۔ گریش مہاجن یا کسی اور بڑے لیڈر کا اب تک اس پر ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

بی ایم سی سیاحوں کیلئے اعلیٰ معیار اور جامع سہولیات فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہے: میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے

ممبئی ملک کے اندر اور بیرون ملک سے آنے والوں سیاحوں اور مہمانوں کے لیے ایک اہم سیاحتی مقام ہے ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) شہر بھر کے مختلف سیاحتی مقامات پر اعلیٰ معیار کی اور جامع سہولیات جیسے کہ صفائی، خوبصورتی، حفاظتی اقدامات، اشارے، عوامی بیت الخلاء، پینے کے پانی کی سہولیات، اور ڈیجیٹل معلوماتی نظام فراہم کرنے پر خصوصی زور دے رہی ہے۔ ممبئی کے ثقافتی، تاریخی اور ورثے کے اثاثوں کو سیاحوں کے سامنے زیادہ مؤثر طریقے سے دکھانے کے لیے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے کہا کہ بی ایم سی کا مقصد ممبئی کی سیاحتی صلاحیت کو بڑھانا اور مقامی شہریوں اور ملک اور دنیا بھر سے آنے والے سیاحوں دونوں کے لیے ایک اعلیٰ معیار، اطمینان بخش تجربہ کو یقینی بنانا ہے۔ انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ سیاحوں کی رہنمائی اور سہولیات کے حوالے سے تمام ضروری اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ ممبئی ٹورازم ※ کے حوالے سے ایک مشترکہ میٹنگ آج (31 جولائی 2026) بی ایم سی ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی، جس میں ممبئی میونسپل کارپوریشن، مہاراشٹر ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن (MTDC) اور ممبئی سٹی کے کلکٹر شامل تھے۔ میٹنگ میں ممبئی سٹی ڈسٹرکٹ کلکٹر آنچل گوئل نے شرکت کی۔، ایڈیشنل کلکٹر بپا صاحب تھورات، بی ایم سی کے ڈپٹی کمشنر (کمشنر آفس) شری پرشانت گائیکواڑ، ضلع منصوبہ بندی افسر سنجے کمار شندے، ایم ٹی ڈی سی کے جنرل منیجر چندر شیکھر جیسوال، اور بزنس ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کی سربراہ مانسی کوٹھارے سمیت دیگر شریک تھے شروع میں مہاراشٹر ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن (ایم ٹی ڈی سی) کے جنرل منیجر مسٹر چندر شیکھر جیسوال نے ڈیجیٹل پریزنٹیشن کے ذریعے ممبئی کی سیاحت کے بارے میں معلومات پیش کیں۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے کہا کہ ممبئی کے باشندوں کو بنیادی سہولیات اور خدمات فراہم کرنا میونسپل کارپوریشن کا بنیادی فرض ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کارپوریشن سیاحت سے متعلق سرگرمیاں اور پروموشنل کوششیں بھی کر رہی ہے۔ ممبئی میں سیاحت کے شعبے میں بے پناہ صلاحیت اور طاقت ہے۔ میونسپل کارپوریشن سیاحوں کو راغب کرنے اور سیاحت کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات کر رہی ہے اور ایم ٹی ڈی سی کے ساتھ تعاون اور ہم آہنگی کے ذریعے ان کوششوں کو مزید بڑھایا جائے گا۔ شہر میں اضافی سیاحتی مقامات کو ترقی دینے کے لیے زیادہ سے زیادہ کوششیں کی جائیں گی۔ محترمہ بھیڈے نے یہ بھی تجویز کیا کہ ایم ٹی ڈی سی کو سیاحوں اور شہریوں کو قابل اعتماد معلومات فراہم کرنے کے لیے ایک سرشار ویب سائٹ تیار کرنی چاہیے۔ ایم ٹی ڈی سی کے جنرل منیجر چندر شیکھر جیسوال نے کہا کہ حکومت مہاراشٹر ریاست بھر میں سیاحت کو فروغ دینے اور ترقی دینے کے لیے پرعزم ہے۔ ایم ٹی ڈی سی کے بنیادی مقاصد میں سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کو بڑھانا، اسٹریٹجک منصوبے بنانا، اور پائیدار سیاحتی اقدامات کو نافذ کرنا شامل ہے۔

مالیگاؤں کی خوشبو برطانیہ تک، خیال اثر کی تاریخی تصنیف

یہ شہر حسین اپنا عالمی شناخت کی جانب ایک درخشاں قدم

مالیگاؤں: (اسٹاف رپورٹر) مالیگاؤں صرف ایک شہر کا نام نہیں بلکہ علم، ادب، تہذیب، دینی خدمات اور تاریخی ورثے کی ایک روشن علامت ہے۔ اسی شناخت کو لفظوں کا لازوال جامہ پہنانے والے معروف شاعر، صحافی اور مؤرخ خیال اثر کی تاریخی تصنیف یہ شہر حسین اپنا آج سرحدوں سے نکل کر عالمی سطح پر اپنی منفرد پہچان قائم کر رہی ہے۔ یہ وہ اعزاز ہے جو صرف ایک مصنف کا نہیں بلکہ پورے مالیگاؤں کی علمی، ادبی اور تہذیبی تاریخ کا اعزاز ہے۔ "یہ شہر حسین اپنا" محض ایک کتاب نہیں بلکہ مالیگاؤں کی روح، اس کی تاریخ، اس کی گلیوں، محلوں، مساجد، مدارس، علمی مراکز، تہذیبی روایات اور ان نابغۂ روزگار شخصیات کا ایک ایسا زندہ اور مستند دستاویزی سرمایہ ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کتاب میں شہر کی قدیم شناخت کو نہایت دلنشیں انداز میں محفوظ کیا گیا ہے، جس سے قاری نہ صرف مالیگاؤں کی تاریخ سے روشناس ہوتا ہے بلکہ اس شہر کی عظمت اور خدمات کا بھی اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ خصوصی طور پر اس تاریخی تصنیف میں عظیم مبلغِ اسلام، ممتاز عالمِ دین، بلند پایہ شاعر اور بے مثال مصلح حضرت مولانا محمد یونس مالیگؒ کی حیات وخدمات پر شامل تحقیقی اور مؤثر تحریریں اس کتاب کو مزید وقار عطا کرتی ہیں۔ ان کی دینی، علمی، اصلاحی اور ادبی خدمات کا جامع تعارف اس کتاب کو ایک قیمتی تاریخی دستاویز بنا دیتا ہے۔ ریاستی اور ملکی سطح پر غیر معمولی پذیرائی حاصل کرنے کے بعد اب یہ شاہکار تصنیف برطانیہ میں بھی اہلِ علم، اہلِ ذوق اور اردو دوست حلقوں کی توجہ کا مرکز بن چکی ہے۔ برطانیہ میں مقیم مالیگاؤں کے مخلص فرزند حضرت نیاز احمد مالیگ نے اپنے شہر سے محبت اور علمی ورثے سے وابستگی کا عملی ثبوت پیش کرتے ہوئے اس کتاب کے پچیس نسخے وہاں کی اہم علمی، سماجی اور باوقار شخصیات، ڈاکٹروں، اساتذہ، حفاظِ کرام اور اردو زبان وادب سے وابستہ افراد میں تقسیم کیے۔ یہی نہیں بلکہ برمنگھم کی معروف جامع مسجد انوار العلوم کے مصلیان کو بھی یہ قیمتی تصنیف بطورِ تحفہ پیش کی گئی، تاکہ مالیگاؤں کی تاریخ، تہذیب اور علمی خدمات کی خوشبو دنیا کے مختلف گوشوں تک پہنچتی رہے۔ یہ اقدام دراصل اس حقیقت کا مظہر ہے کہ شہر اپنی عمارتوں سے نہیں بلکہ اپنی علمی وتہذیبی شناخت سے زندہ رہتے ہیں، اور جب اپنے شہر سے محبت رکھنے والے افراد اس شناخت کو دنیا بھر میں متعارف کرانے کا جذبہ رکھتے ہوں تو فاصلے سمٹ جاتے ہیں اور شہر عالمی نقشے پر اپنی الگ پہچان بنا لیتا ہے۔

پونے شہر میں امکان کے خصوصی شمارے کی شاندار رسم اجرا

ظفر گورکھپوری کی ادبی خدمات کو بھرپور خراج عقیدت

پونے: گزشتہ دنوں ایم سی ای سوسائٹی، پونے، دکن مسلم انسٹی ٹیوٹ، پونے اور یارانِ اردو، ممبئی کے اشتراک سے مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکیڈمی کے سہ ماہی ادبی رسالہ امکان کے ظفر گورکھپوری کی پُروقار رسم اجرا اعظم کیمپس، پونے کے اسمبلی ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں اہلِ علم، شعرا، ادبا اور اردو کے شائقین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ خصوصی شمارے کا اجرا محترمہ عابدہ انعام دار (صدر، ایم سی ای سوسائٹی، پونے) کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا۔ تقریب کی صدارت ڈاکٹر شیخ عبداللہ (نائب صدر، انجمن اسلام، ممبئی) نے فرمائی، جبکہ مہمانانِ خصوصی میں شائستہ آپا (نائب صدر، ایم سی ای سوسائٹی) اور ڈاکٹر اسلم شیخ (صدر، یارانِ اردو، ممبئی) اور ممبئی سے تشریف لائے جناب حیدر راعی، شیخ عزیز، عارف انصاری شریک رہے۔ اس موقع پر پونے کے ممتاز شاعر اسلم چشتی اور ساتھ ہی امتیاز گورکھپوری، اختر کاظمی نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے ظفر گورکھپوری کی ادبی خدمات، ان کی شاعری کے فنی محاسن اور ان کی ہمہ گیر شخصیت پر روشنی ڈالی۔ مقررین نے اس خصوصی شمارے کو ظفر گورکھپوری کی خدمات کا ایک خوبصورت اعتراف قرار دیا۔ اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر شیخ عبداللہ نے ظفر گورکھپوری مرحوم سے اپنی دیرینہ وابستگی اور یادگار ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ نہ صرف ایک بلند پایہ شاعر تھے بلکہ ایک باوقار، شائستہ اور انسان دوست شخصیت بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ظفر گورکھپوری کی ادبی وتہذیبی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور نئی نسل ان کے فکروفن سے رہنمائی حاصل کرتی رہے گی۔ رسمِ اجرا کے بعد ایک باوقار شعری نشست منعقد ہوئی جس کی صدارت حسام الدین شولا نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض ضیاء باغبتی نے نہایت عمدگی سے انجام دیے۔ اس نشست میں ممبئی سے تشریف لائے نوجوان شاعر ارشاد عرش کے علاوہ پونے کے ممتاز شعرا عبدالحمید ہنر، امتیاز خان، تنویر احمد تنویر، حلیم حسین زیدی اور رفیق قاضی نے اپنا منتخب کلام پیش کیا۔ شعرا کے عمدہ کلام کو حاضرین نے بے حد پسند کیا اور بھرپور داد وتحسین سے نوازا، تقریب کے اختتام پر ڈاکٹر عظمت نے تمام معزز مہمانوں، شعرا، ادبا اور شرکائے محفل کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کامیاب ادبی اجتماع کے انعقاد میں تعاون کرنے والے تمام اداروں اور افراد کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس نوعیت کی ادبی سرگرمیاں اردو زبان وادب کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی رہیں گی۔

جلگاؤں میں تین دکانوں میں خوفناک آتش زدگی، لاکھوں کا نقصان

بارش اور فائر بریگیڈ کی بروقت کارروائی سے بڑا سانحہ ٹل گیا

جلگاؤں: شہر میں جمعہ کی دوپہر موسلا دھار بارش کے دوران اچھا دیوی چوک میں واقع تین دکانوں میں اچانک خوفناک آگ بھڑک اٹھی، جس سے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ لکڑی اور فائبر پارٹیشن ہونے کی وجہ سے آگ نے تیزی سے شدت اختیار کرلی اور فرنیچر، ٹائر پنکچر اور ٹیلرنگ کی تینوں دکانیں مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوگئیں۔ ابتدائی اندازے کے مطابق اس حادثے میں لاکھوں روپے مالیت کا نقصان ہوا ہے۔ تاہم مسلسل بارش اور فائر بریگیڈ کی بروقت کارروائی کے باعث آگ کو مزید پھیلنے سے روک لیا گیا، جس سے ایک بڑا سانحہ ٹل گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق بند دکانوں سے اچانک دھوئیں کے بادل اور آگ کے شعلے بلند ہوتے دیکھے گئے۔ مقامی شہری فوری طور پر موقع پر پہنچے اور دستیاب وسائل سے آگ بجھانے کی کوشش کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی پانچ گاڑیاں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ گاندھی مارکیٹ کے تہہ خانے سے پانی نکالنے والے پمپ اور مہابل سب اسٹیشن کے فائر فائٹنگ آلات کی مدد سے عملے نے مسلسل کوششوں کے بعد آگ پر مکمل قابو پالیا۔ ابتدائی جانچ میں آتش زدگی کی ممکنہ وجہ شارٹ سرکٹ بتائی جارہی ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی رکنِ اسمبلی سریش بھولے اور میونسپل کمشنر آدتیہ جیونے موقع پر پہنچے، حالات کا جائزہ لیا اور متعلقہ حکام سے تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ انتظامیہ کی جانب سے نقصان کا تخمینہ لگایا جا رہا ہے جبکہ آتش زدگی کی اصل وجہ جاننے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔

چالیس گاؤں کے فرض شناس سرکاری ملازم حمید پٹھان کی تقریبِ تکمیل ملازمت میں لیاقت شیداء سر کی باوقار شرکت

مالیگاؤں: (نامہ نگار) کل ہوٹل سکھ ساگر (دھولیہ روڈ، چالیس گاؤں) میں حکومتِ مہاراشٹر کے محکمۂ صحتِ عامہ کے تحت تحصیل صحت افسر دفتر چالیس گاؤں میں کوڑھ وجذام (Leprosy Technician) کے عہدے پر تقریباً 39 برس تک نہایت دیانت داری، اخلاص اور فرض شناسی کے ساتھ خدمات انجام دینے والے محترم جناب حمید پٹھان صاحب کی سبکدوشی (Retirement) کے موقع پر ایک شاندار اور پُروقار تقریبِ تکمیلِ ملازمت کا انعقاد عمل میں آیا۔ 30 جولائی 2026 کو اپنی سرکاری ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے والے جناب حمید پٹھان صاحب کی اس یادگار تقریب میں مالیگاؤں، چالیس گاؤں اور اطراف کے علاقوں سے سیکڑوں معزز شخصیات، سرکاری افسران، سماجی کارکنان، اہلِ علم اور مختلف مذاہب وطبقات سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کر کے ان کی بے مثال خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس تقریب کی سب سے نمایاں اور دلنشین خصوصیت گنگا جمنی تہذیب، باہمی محبت، بھائی چارے اور قومی یکجہتی کا وہ خوبصورت منظر تھا جو آج کے دور میں ایک روشن مثال بن کر سامنے آیا۔ مختلف مذاہب، زبانوں اور برادریوں سے تعلق رکھنے والے افراد ایک ہی چھت تلے جمع ہوئے اور یہ پیغام دیا کہ انسانیت، خدمت اور اچھا کردار ہر مذہب اور ہر فکر سے بلند مقام رکھتا ہے۔ موجودہ سماجی حالات میں ایسی تقریبات یقیناً معاشرے کے لیے قابلِ تقلید اور اتحاد ویگانگت کی بہترین مثال ہیں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

ایف ڈی اے ملازمین کی جانب سے تکارام منڈے کی وزیر سے شکایت

اورنگ آباد لیباریٹری کے ملازمین نے وزیر کو خط لکھ کر کہا ہے کہ انہیں دو شفٹوں میں کام کرنا پڑ رہا ہے اور چھٹی کے دن بھی دفتر بلایا جا رہا ہے۔

اشیائے خورد ونوش بنانے یا فروخت کرنے والوں کے خلاف مسلسل کارروائی کے سبب سرخیوں میں رہنے والے فوڈ اینڈ ڈرگس ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کے کمشنر تکارام منڈے کے خلاف انہی کے محکمے کے ملازمین نے شکایت کی ہے۔ اورنگ آباد میں واقع ریاستی فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی لیباریٹری کے ۲۹ افسران اور ملازمین نے وزیر برائے خوراک وادویات نرہری زروال کو خط لکھا ہے جس میں کام کے بوجھ اور چھٹی نہ ملنے کے سبب ناراضگی ظاہر کی گئی ہے۔ مکتوب کے مطابق، لیبارٹری میں اچانک دو شفٹوں میں کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا، مگر اس کیلئے نہ مطلوبہ افرادی قوت فراہم کی گئی نہ ہی ضروری تکنیکی سہولیات اور وسائل مہیا کئے گئے۔ نتیجتاً موجودہ ملازمین پر اضافی کام کا بوجھ بڑھ گیا ہے اور انہیں صبح ۹ ربجے سے رات گئے تک خدمات انجام دینی پڑ رہی ہیں۔ شکایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سنیچر، اتوار اور سرکاری تعطیلات کے دن بھی ملازمین کو کام پر حاضر ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔ لہٰذا ان کی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی کا توازن متاثر ہو رہا ہے۔ مزید یہ کہ اضافی سہولیات یا عملہ فراہم کئے بغیر کام کا دائرہ وسیع کئے جانے سے ملازمین میں بے چینی اور عدم اطمینان پیدا ہوا ہے۔ اس عرضداشت پر لیبارٹری کے ۲۹ افسران اور ملازمین، جن میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھی شامل ہیں، کے دستخط موجود ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دو شفٹوں کا نظام نافذ کرنے سے پہلے مطلوبہ افرادی قوت، جدید آلات اور دیگر ضروری وسائل فراہم کئے جائیں، تمام خالی اسامیوں کو فوری طور پر پُر کیا جائے اور دفتر کے اوقاتِ کار کو سابقہ نظام کے مطابق بحال کیا جائے۔ خوراک، ادویات اور کاسمیٹک کے زیرِ التوا نمونوں کی جلد از جلد جانچ مکمل کرنے کیلئے تجزیہ کاروں پر غیر معمولی دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ ملازمین نے کہا ہے کہ ادویات اور غذائی اشیا کی جانچ کیلئے انڈین فارماکوپیا، برٹش فارماکوپیا اور یو ایس فارماکوپیا جیسے معیارات کے مطابق مناسب وقت درکار ہوتا ہے، مگر جلد بازی میں کئے جانے والے تجزیوں سے معیار پر سمجھوتہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس معاملے میں وزیر نرہری زروال کی جانب سے ابھی تک کوئی سرکاری ردِعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ اب سب کی نظریں اس بات پر مرکوز ہیں کہ حکومت اس معاملے میں کیا موقف اختیار کرتی ہے اور ملازمین کے مطالبات پر کیا فیصلہ لیا جاتا ہے۔ مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FDA) کے ملازمین نے پرنسپل سیکریٹری تکارام منڈے کے خلاف وزیر نرہری زروال سے تحریری شکایت کی ہے۔ ملازمین کا الزام ہے کہ خوراک اور ادویات کے زیر التوا نمونوں کی جلد از جلد جانچ مکمل کرنے کے لیے ان پر غیر معمولی دباؤ ڈالا جا رہا ہے، جس سے جانچ کے معیار پر سمجھوتہ ہونے کا شدید اندیشہ ہے۔ ملازمین نے وزیر کو لکھے گئے خط میں کام کے شدید دباؤ، بشمول دو شفٹوں اور چھٹیوں کے دنوں میں کام کرنے پر مجبور کیے جانے کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ نمونوں کی فوری جانچ کے دباؤ کے باعث (بشمول انڈین، برٹش اور یو ایس فارماکوپیا معیارات) لیبارٹری ٹیسٹنگ کے معیار پر سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔

اسپین میں تارکینِ وطن کا بحران:

مراکش سے ہزاروں افراد سیوٹا پہنچے ملٹری طلب کر لی گئی ۳۴/ افراد ہلاک

اچانک بڑے پیمانے پر تارکین وطن کی آمد نے مقامی حکام اور استقبالی مراکز کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس کوشش کے دوران کم از کم ۳۴ تارکینِ وطن ہلاک ہوئے ہیں۔ زیادہ تر اموات ڈوبنے کی وجہ سے ہوئیں کیونکہ تارکینِ وطن تیز لہروں کے درمیان سرحدی لہر شکن کے گرد تیر کر جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ افریقی ملک مراکش سے ہزاروں افراد اسپین کے زیر ملکیت علاقے سیوٹا (Ceuta) میں داخل ہو رہے ہیں۔ حالیہ برسوں میں اس علاقے میں دیکھی جانے والی سب سے بڑی پیش قدمی کے دوران ہزاروں افراد مراکش سے سرحد پار کر اور سیوٹا میں داخل ہوئے ہیں۔ اسپین کی وزارت داخلہ نے بتایا کہ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر ۴۹۰۰۰ سے زیادہ افراد سیوٹا پہنچے۔ دوسرے ذرائع کے مطابق، یہ تعداد ۶۰ ہزار سے زیادہ ہوسکتی ہے۔ اس بڑے پیمانے پر تارکین وطن کی آمد نے مقامی حکام اور استقبالی مراکز کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس کوشش کے دوران کم از کم ۳۴ تارکینِ وطن ہلاک ہوئے ہیں۔ زیادہ تر اموات ڈوبنے کی وجہ سے ہوئیں کیونکہ تارکینِ وطن تیز لہروں کے درمیان سرحدی لہر شکن کے گرد تیر کر جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہسپانوی وزیرِ اعظم پیڈرو سانچیز نے وزیر داخلہ فرنانڈو گرانڈے-مارلاسکا کے ساتھ، صورتِ حال کا جائزہ لینے کیلئے جمعہ کے روز سیوٹا کا دورہ کیا۔ اسپین نے ساحلی سائلین کا گشت کرنے اور سول گارڈ کیلئے کمک کے طور پر فوجی اہلکار، اضافی فضائی اور بحری اثاثے اور غوطہ خوروں کی ٹیمیں تعینات کی ہیں، حالانکہ حکومت نے ابھی تک قومی ہنگامی صورتِ حال کا اعلان نہیں کیا ہے۔ افریقہ کے شمالی ساحل پر واقع ہسپانوی شہر سیوٹا اور میلیلا (Melilla)، افریقہ کے ساتھ یورپی یونین (EU) کی واحد زمینی سرحد ہے۔ مراکش ان میں سے کسی بھی علاقے پر اسپین کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کرتا۔ حکام نے اشارہ دیا ہے کہ انسانی اسمگلنگ کے نیٹ ورکس نے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے بعد اس تازہ ترین پیش قدمی کی حوصلہ افزائی کی ہوگی کہ سمندر میں پکڑے گئے تارکینِ وطن کو خود بخود مراکش واپس نہیں بھیجا جا سکتا، اگرچہ ابھی تک کسی سرکاری وجہ کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ اس بحران نے اسپین کے اندر سیاسی تقسیم کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ قدامت پسند اور شدید دائیں بازو کی جماعتوں نے سانچیز حکومت پر سرحد کو محفوظ بنانے میں ناکامی کا الزام لگایا۔ حکومت نے ان دعوؤں کو مسترد کر دیا ہے۔ اٹلی نے شینگن (Schengen) کھلی سرحد کے نظام کے پہلوؤں پر نظرِ ثانی کرنے جیسے "غیر معمولی اقدامات" کا امکان ظاہر کیا ہے جبکہ اسپین نے ایسے بیانات کی مذمت کرتے ہوئے یورپی یکجہتی کا مطالبہ کیا ہے۔ یورپی یونین نے اپنی بارڈر ایجنسی فرنٹیکس (Frontex) کے ذریعے تعاون کی پیشکش کی ہے۔ اسپین کے تارکینِ وطن کے بحران کے درمیان، ایلون مسک نے ایکس پر یورپی ملک کی ہجرت سے متعلق پالیسیوں پر مبنی ایک ڈاکومنٹری شیئر کی۔ یہ ڈاکیومنٹری "اسپین میں تارکینِ وطن کی یلغار" کے تناظر میں بنائی گئی تھی۔ نیتھن فریڈمین کی میزبانی میں بننے والی یہ ڈاکیومنٹری، ۵ لاکھ تارکینِ وطن کو دستاویزات کے بغیر قانونی حیثیت دینے کے ہسپانوی حکومت کے فیصلے کا جائزہ لیتی ہے۔ اس میں ووکس (Vox) پارٹی کے اراکین کے انٹرویوز شامل ہیں۔ یہ ڈاکیومنٹری قانونی حیثیت دینے کے اقدام کے پیچھے سیاسی مقاصد، عوام کی حفاظت کے خدشات مثلاً بارسلونا میں چاقو زنی کے ایک واقعے، راول جیسے محلوں میں آبادیاتی تبدیلیوں، اور تارکینِ وطن کے اسپین آنے کی وجوہات کے بارے میں ان کے اپنے بیانات پر محیط ہے۔ مراکش سے ہزاروں تارکینِ وطن کی ہسپانوی خطے سیوٹا میں اچانک اور بڑے پیمانے پر آمد کے بعد اسپین نے امن و امان بحال کرنے کے لیے فوج (ملٹری) طلب کر لی ہے، جبکہ سرحد عبور کرنے کی اس کوشش کے دوران کم از کم 34 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ شمالی افریقہ میں مراکش سے متصل اسپین کے اس خودمختار علاقے میں غیر قانونی ہجرت کے اس غیر معمولی بہاؤ نے ایک سنگین انسانی اور انتظامی بحران پیدا کر دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران تقریباً 60,000 تارکینِ وطن سرحدی باڑ توڑ کر اور سمندری راستے سے سیوٹا میں داخل ہوئے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد اس چھوٹے سے علاقے کی گنجائش اور انتظامی صلاحیت سے کہیں زیادہ ہے۔

تائیوان کا چین نواز سیاسی جماعت کو قومی سلامتی

کے خدشات پر تحلیل کرنے کیلئے عدالت سے رجوع کرنے کا فیصلہ

تائی پے: تائیوان کی وزارتِ داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اگست کے آغاز میں آئینی عدالت سے چین نواز چائنیز یونیفکیشن پروموشن پارٹی (CUPP) کو تحلیل کرنے کی درخواست دائر کرے گی۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ جماعت کی سرگرمیاں قومی سلامتی، جمہوری آئینی نظام اور انتخابی عمل کے لیے خطرہ بن چکی ہیں۔ وزیرِ داخلہ لیو شیہ فنگ کے مطابق وزارت نے شواہد کا جائزہ مکمل کر لیا ہے، جن کے مطابق جماعت کے منظم جرائم پیشہ گروہوں سے دیرینہ روابط رہے ہیں اور اس پر قومی سلامتی، انسدادِ دراندازی، انتخابی قوانین اور منظم جرائم کی روک تھام سے متعلق قوانین کی متعدد خلاف ورزیوں کے الزامات ہیں۔ نائب وزیرِ داخلہ ماشیہ یوآن نے کہا کہ جماعت کا چین کے ساتھ اتحاد کا مقصد درحقیقت تائیوان کے موجودہ ریاستی و آئینی نظام کو ختم کرنا ہے۔ وزارت کے مطابق آئین اور سیاسی جماعتوں سے متعلق قانون حکومت کو ایسی جماعتوں کے خلاف کارروائی کا اختیار دیتے ہیں جو ریاست کے وجود یا جمہوری نظام کے لیے خطرہ بنیں۔ وزارت نے دعویٰ کیا ہے کہ CUPP نے مبینہ طور پر بیجنگ کے ساتھ مل کر تائیوان میں مختلف تنظیمیں قائم کیں، متحدہ محاذ کی سرگرمیوں کو فروغ دیا، جاسوسی کے لیے فوجی اہلکاروں کی بھرتی کی کوشش کی، انتخابات میں مداخلت کی اور سماجی تنظیموں و مذہبی اداروں میں اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش کی۔ حکام کے مطابق تحقیقات میں سات شہروں اور کاؤنٹیوں کے 15 مندروں میں جماعت کی مبینہ دراندازی کا بھی سراغ ملا ہے، جبکہ 2010 سے اب تک جماعت کے ارکان سے منسلک 98 منظم جرائم کے مقدمات درج کیے گئے، جن میں 141 مشتبہ افراد شامل ہیں، جن میں 32 سینئر رہنما بھی شامل ہیں۔ CUPP کی بنیاد 2005 میں چانگ آن لے، المعروف "وائٹ وولف"، نے رکھی تھی، جو ماضی میں ایک جرائم پیشہ گروہ سے وابستہ رہ چکے ہیں۔ یہ جماعت بیجنگ کے "ایک ملک، دو نظام" ماڈل کے تحت تائیوان اور چین کے اتحاد کی حامی ہے۔ تائیوان کی وزارتِ داخلہ نے قومی سلامتی کے خدشات پر چین نواز سیاسی جماعت چائنیز یونیفکیشن پروموشن پارٹی" (CUPP) کو تحلیل کرنے کے لیے اگست 2026 کے آغاز میں آئینی عدالت سے رجوع کرنے کا باضابطہ فیصلہ کیا ہے۔ تائیوانی حکام کا مؤقف ہے کہ اس سیاسی جماعت کی سرگرمیاں ملک کی سلامتی، جمہوری نظام اور خودمختاری کے لیے براہِ راست خطرہ بن چکی ہیں۔ چین کی جانب سے حال ہی میں متعارف کروائے گئے "نگرانی قوانین" اور "قومی اتحاد" کے اقدامات کے بعد تائیوان نے اپنے دفاع میں داخلی سطح پر چین نواز عناصر کے خلاف گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔

امریکہ نے شی جن پنگ اور ٹرمپ کی متوقع ملاقات

سے قبل چین پر نایاب معدنیات کی برآمدات سے متعلق وعدے پورے کرنے پر زور دیا

واشنگٹن: امریکہ نے چینی صدر شی جن پنگ اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی متوقع ملاقات سے قبل بیجنگ پر زور دیا ہے کہ وہ نایاب معدنیات اور زرعی مصنوعات سے متعلق اپنے تجارتی وعدوں پر مکمل عمل درآمد کرے۔ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے کہا کہ انہوں نے امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریئر کے ساتھ چینی نائب وزیر اعظم ہی لی فینگ سے ملاقات کے دوران نایاب معدنیات کی برآمدات اور امریکی زرعی مصنوعات کی خریداری سے متعلق معاملات اٹھائے۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ چین نے سابقہ تجارتی مفاہمت کے تحت کیے گئے بعض وعدوں پر مکمل عمل نہیں کیا۔ امریکی حکام کے مطابق، حالیہ مہینوں میں چین کی جانب سے نایاب معدنیات اور ان سے متعلقہ برآمدات پر سخت پابندیوں نے امریکی صنعتوں، بالخصوص دفاعی اور ہائی ٹیک شعبوں، کے لیے خدشات پیدا کیے ہیں۔ واشنگٹن نے ان پابندیوں کو "تشویشناک" قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان جاری تجارتی مذاکرات میں یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ دوسری جانب، چینی حکام نے مذاکرات کو تعمیری قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں فریقوں نے تجارتی اختلافات پر کھل کر تبادلۂ خیال کیا اور رابطے برقرار رکھنے پر اتفاق کیا۔ تاہم بیجنگ نے اپنی برآمدی پالیسیوں کو قومی سلامتی اور اقتصادی مفادات سے جوڑا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، نایاب معدنیات عالمی سپلائی چین کا اہم حصہ ہیں اور ان کا استعمال دفاعی ساز و سامان، برقی گاڑیوں، سیمی کنڈکٹرز اور جدید الیکٹرانکس کی تیاری میں ہوتا ہے۔ چین اس شعبے میں دنیا کا سب سے بڑا پروڈیوسر اور ریفائنر ہے، جس کے باعث یہ معاملہ امریکہ اور چین کے درمیان جاری تجارتی کشیدگی کا مرکزی نکتہ بن چکا ہے۔

تربت میں ۱۹/ سالہ نوجوان جبری گمشدگی کا شکار

وی بی ایم پی کا احتجاجی کیمپ ۶۳۱۱/ ویں روز بھی جاری

بلوچستان: بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے کلاتک، تربت سے 19 سالہ نوجوان منیب بلوچ ولد منیر احمد جبری گمشدگی کا شکار ہو گئے۔ اہلِ خانہ کے مطابق انہیں 12 جولائی 2026 کی صبح تقریباً 4 بجے ان کے گھر سے حراست میں لیا گیا، جس کے بعد سے ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ اہلِ خانہ کے مطابق انہیں فرنٹیئر کور (FC) کے اہلکار اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ دوسری جانب بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے خلاف وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز (VBMP) کے زیرِ اہتمام کوئٹہ پریس کلب کے سامنے قائم احتجاجی کیمپ 6311 ویں روز بھی جاری رہا۔ اس دوران مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے احتجاجی کیمپ کا دورہ کیا اور لاپتہ افراد کے لواحقین سے اظہارِ یکجہتی کیا۔ اس موقع پر وی بی ایم پی کے چیئرمین نصر اللہ بلوچ نے کہا کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے، جس کے باعث متعدد خاندان برسوں سے اپنے پیاروں کی واپسی کے منتظر ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تمام جبری لاپتہ افراد کو فوری طور پر بازیاب کیا جائے، جبکہ جن افراد پر کسی قسم کا الزام ہے انہیں عدالتوں میں پیش کر کے قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جبری گمشدگیوں کے خاتمے کے لیے مؤثر اور عملی اقدامات اٹھانا ریاست کی ذمہ داری ہے، جبکہ لاپتہ افراد کے اہلِ خانہ کو انصاف کی فراہمی بھی آئین اور قانون کے مطابق یقینی بنائی جانی چاہیے۔

چین کی فیکٹری کی سرگرمیوں کو پانچ ماہ میں پہلی بار گراوٹ کا سامنا

بیجنگ: چین کی فیکٹری کی سرگرمی غیر متوقع طور پر پانچ مہینوں میں پہلی بار سکڑ گئی، جس سے معاشی رفتار میں کمی کے آثار شامل ہوئے۔ سرکاری مینوفیکچرنگ پرچیزنگ مینیجرز کا انڈیکس جولائی میں 49.2 تھا، جو جون میں 50.3 کے مقابلے میں، قومی ادارہ شماریات نے جمعہ کو بتایا۔ بلومبرگ کے سروے میں ماہرین اقتصادیات کا اوسط تخمینہ 50.1 تھا۔ شماریات کے دفتر نے کہا کہ تعمیرات اور خدمات میں سرگرمی کی غیر مینوفیکچرنگ پیمائش پیشن گوئی سے زیادہ گر کر 49 ہوگئی جو دسمبر 2022 کے بعد سب سے کم ہے۔ کمی بتاتی ہے کہ اقتصادی کمزوری مزید مضبوط ہوتی جا رہی ہے، نرم گھریلو طلب برآمدات میں لچک سے زیادہ ہے۔ حالیہ مہینوں میں حکومت کی جانب سے انفراسٹرکچر پر اخراجات کو کم کرنے کے بعد سرمایہ کار تیزی سے اس بات پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں کہ آیا پالیسی ساز معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے محرک اقدامات کریں گے۔ چین کی معیشت کی صحت کے بارے میں خدشات اپریل سے شدت اختیار کر رہے ہیں کیونکہ ترقی کمزور اور غیر متوازن ہوگئی ہے۔ اگرچہ ایران میں جنگ کی وجہ سے توانائی کے جھٹکے نے چین کو اس کے سالوں سے جاری افراطِ زر سے باہر نکالنے میں مدد کی ہے، لیکن صارفین اور کاروباری اعتماد اب بھی سست ہے۔ 2025 سے دوسری سہ ماہی میں اقتصادی ترقی کی رفتار کم ہو کر 4.3 فیصد ہوگئی۔

عمران خان کی بہن نے بے شرم پاکستانی اسٹیبلشمنٹ پر تنقید کی

طلبہ کے احتجاج پر مودی حکومت کا حوالہ دیا

اسلام آباد: پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی بہن علیمہ خان نے پاکستان کی سیاسی قیادت کو تنقید کا نشانہ بنانے کے لیے بھارت کے حالیہ طلبہ کے احتجاج کا حوالہ دینے کے بعد سیاسی تنازع کو جنم دیا ہے، اور کہا ہے کہ بھارت میں بچے اپنے حقوق مانگنے کے لیے سڑکوں پر نکلے اور وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت نے بالآخر ان کے مطالبات کا جواب دیا۔ علیمہ نے کہا، "بھارت کو دیکھو، جہاں بچے اپنے حقوق مانگنے نکلے، اور مودی کو انہیں ان کے حقوق دینے پڑے۔ یہاں پاکستان میں ایک بھی بے شرم شخص استعفیٰ نہیں دیتا۔ ان کے تبصرے پاکستان کی سیاسی صورتحال کے ساتھ طلباء کی زیرِ قیادت حالیہ مظاہروں پر ہندوستانی حکومت کے ردِعمل سے متصادم دکھائی دیتے ہیں، جہاں انہوں نے الزام لگایا کہ عوامی تنقید کے باوجود احتساب بہت کم ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ علیمہ خان کے تبصرے ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب پاکستان میں سیاسی بحران جاری ہے۔ وہ بارہا ملک کی اسٹیبلشمنٹ پر جمہوری آوازوں کو دبانے اور سیاسی مخالفین کو نشانہ بنانے کا الزام لگا چکی ہے۔ بھارت نے حال ہی میں نیٹ امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں پر جوابدہی کا مطالبہ کرتے ہوئے طلبہ کی قیادت میں بڑے پیمانے پر احتجاج دیکھا۔ ملک کے کئی حصوں میں مظاہرے کیے گئے، طلباء ذمہ داروں کے خلاف کارروائی، امتحانی عمل میں زیادہ شفافیت اور نظام پر اعتماد بحال کرنے کے اقدامات کا مطالبہ کر رہے تھے۔ بڑھتے ہوئے عوامی دباؤ کے درمیان، مرکز نے کئی اقدامات کا اعلان کیا، جس میں انتظامی اصلاحات، این ٹی اے حکام کے خلاف کارروائی، پیپر لیک کے معاملات کی سماعت کے لیے فاسٹ ٹریک عدالتوں کا قیام اور امتحانی بدعنوانیوں سے نمٹنے کے لیے ایک مجوزہ قانون شامل ہے۔ ایک اہم سیاسی پیش رفت میں، دھرمیندر پردھان نے مبینہ پیپر لیک کی اخلاقی ذمہ داری لیتے ہوئے مرکزی وزیر تعلیم کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ پاکستان کے وزیر داخلہ محسن نقوی نے بھی سیاسی جماعتوں کو ملک کے سیاسی نظام کو ترتیب دینے کی تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر یہ کا کروچ متحد ہو گئے تو وہ پورے نظام کو الٹ پلٹ" سکتے ہیں۔ پاکستان کی پہلی اقتصادی چوٹی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نقوی نے کہا کہ ملک کے نوجوان مواقع اور بنیادی سہولیات کا مطالبہ کر رہے ہیں، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ حکومت ان توقعات کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ عمران خان کی ہمشیرہ علیمہ خان نے حال ہی میں ایک بیان میں پاکستانی حکام اور اسٹیبلشمنٹ پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہاں کوئی بے شرم استعفیٰ بھی نہیں دیتا"۔ انہوں نے بھارت میں طلبہ کے احتجاج کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں عوامی دباؤ کے باعث حکومت کو جوابدہ ہونا پڑا اور وزیر نے استعفیٰ دیا، جبکہ پاکستان میں مینڈیٹ اور پیسوں کی چوری کے باوجود کوئی اخلاقی ذمہ داری قبول کرنے کو تیار نہیں ہے۔

مکاؤ میں مذہب کی "سینی سائزیشن" مہم کا آغاز، مذہبی سرگرمیوں پر ریاستی کنٹرول بڑھانے کی کوشش

مکاؤ: چین کے خصوصی انتظامی علاقے مکاؤ میں مذہب کی "سینی سائزیشن" (چینی ریاستی پالیسی کے مطابق مذہبی سرگرمیوں کی تشکیلِ نو) کے فروغ کے لیے پہلا مکاؤ سمٹ برائے سینی سائزیشن آف ریلیجن منعقد کیا گیا، جسے مبصرین نے مذہبی اداروں پر ریاستی نگرانی اور کنٹرول بڑھانے کی وسیع حکمت عملی کا حصہ قرار دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، کانفرنس میں چینی عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس، مرکزی حکومت کے رابطہ دفتر، یونائیٹڈ فرنٹ ورک ڈیپارٹمنٹ اور سرکاری سرپرستی میں قائم چائنیز بدھسٹ ایسوسی ایشن کے اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ ان اداروں کی موجودگی اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ مذہبی سرگرمیوں کو ریاستی ترجیحات اور چینی کمیونسٹ پارٹی کی پالیسیوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کانفرنس کا مرکزی موضوع "مقامی دانش اور عالمی ہم آہنگی" رکھا گیا، جبکہ چائنیز بدھسٹ ایسوسی ایشن کے صدر وینریبل یانجوئے نے اپنے خطاب میں مذہبی تعلیمات کو تاریخ، مقامی سماجی حالات اور سوشلسٹ اقدار سے ہم آہنگ کرنے پر زور دیا۔ رپورٹ کے مطابق، "سینی سائزیشن" کا مقصد مذہب کو زیادہ چینی بنانا نہیں بلکہ اسے ریاست اور کمیونسٹ پارٹی کی پالیسیوں کے مطابق ڈھالنا ہے۔

کوئٹہ کے قریب کوئلے کی کان میں دھماکہ سے ۳۴/ افراد جاں بحق

کوئٹہ: جمعرات کو کوئلے کی کان میں میتھین گیس کے زوردار دھماکے میں کوئلے کی کان میں کم از کم 34 کان کن ہلاک ہو گئے جب کہ دو درجن سے زائد دیگر صوبائی دارالحکومت سے 30 کلومیٹر شمال مشرق میں واقع سورنج کول فیلڈ میں کان کے اندر پھنسے ہوئے ہیں۔ حکام نے بتایا کہ دھماکا دوپہر کے وقت ایک نجی کوئلے کی کان میں اس وقت ہوا جب کان کن تقریباً 4000 فٹ زیر زمین کام کر رہے تھے۔ دھماکے کے فوراً بعد کان کے اندر آگ بھڑک اٹھی جس سے ڈھانچے کے کچھ حصے منہدم ہو گئے۔ دھماکے کی آواز سورنج کے وسیع علاقے میں سنی گئی۔ دھماکے نے مرکزی مقام کے قریب واقع ایک اور کان کو شدید متاثر کیا۔ دوسری کان میں کام کرنے والے بارہ کان کن بھی پھنس گئے۔ چیف انسپکٹر آف مائنز محمد عاطف نے ڈان کو بتایا، جب دھماکہ ہوا تو دونوں کانوں کے اندر کل 36 کوئلے کے کان کن موجود تھے۔" انہوں نے کہا کہ مائنز اینڈ منرلز ڈیپارٹمنٹ اور صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی ٹیموں نے سورنج پہنچنے کے بعد ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جمعرات کی رات گئے تک 21 کان کن لاپتہ تھے کیونکہ آپریشن جاری تھا۔ عاطف نے کہا، ہم پھنسے ہوئے کان کنوں کی زندگی کے لیے دعا کرتے ہیں، لیکن زندہ بچ جانے کے امکانات تاریک نظر آتے ہیں کیونکہ دھماکے کے فوراً بعد کوئلے کی کانوں میں آگ لگ گئی، جس سے کان کے داخلی راستوں تک رسائی بند ہو گئی۔ چیف انسپکٹر نے کہا کہ خیال کیا جاتا ہے کہ دھماکہ تقریباً 4000 فٹ کی گہرائی میں میتھین گیس کے جمع ہونے سے ہوا، جس سے آگ بھڑک اٹھی اور کان میں خطرناک گیسیں بھر گئیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں کوئلے کی کان میں زیادہ تر دھماکے میتھین گیس کی موجودگی کی وجہ سے ہوئے۔ کان کنی کے انجینئروں اور کارکنوں نے متاثرہ کانوں تک رسائی کے لیے متبادل راستے بنائے لیکن میتھین گیس کی بڑی مقدار کی موجودگی اور جاری آگ نے لاشوں تک پہنچنے میں بڑی رکاوٹیں کھڑی کیں اور کان کن زمین کے اندر گہرائی میں پھنس گئے۔ صوبائی وزیر برائے مائنز اینڈ معدنیات میر شعیب نوشیروانی نے کہا کہ ریسکیورز نے 15 کان کنوں کی لاشیں نکال لی ہیں اور زہریلی گیسوں، آگ اور منہدم ہونے والی سرنگوں کی وجہ سے سنگین چیلنجوں کے باوجود کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ باقی پھنسے ہوئے کارکنوں کو بچانے کے لیے تمام دستیاب وسائل کو متحرک کر دیا گیا ہے۔

پاکستانی جیلوں سے رہائی کے بعد ۸۸۰/ افغان شہری واپس آئے

جیسا کہ مختلف ممالک سے افغان تارکین وطن کی حراست اور واپسی کا سلسلہ جاری ہے

کابل: جیسا کہ مختلف ممالک سے افغان تارکین وطن کی حراست اور واپسی کا سلسلہ جاری ہے، امارت اسلامیہ کی وزارت برائے مہاجرین اور وطن واپسی کا کہنا ہے کہ 880 افغان شہری پاکستان کی جیلوں سے رہا ہونے کے بعد ننگرہار اور قندھار کے صوبوں کے راستے وطن واپس آئے ہیں۔ وزارت کے ایک بیان کے مطابق، واپس آنے والوں میں خاندان، بچے اور واحد فرد شامل ہیں جنہیں مختلف وجوہات کی بنا پر پاکستان میں حراست میں لیا گیا تھا۔ پاکستان میں ایک افغان تارک وطن پیکر نے کہا: حالیہ دنوں میں، ہم نے افغان تارکین وطن کے لیے بدترین صورتحال دیکھی ہے۔ بدقسمتی سے، پاکستان کے مختلف صوبوں میں پولیس نے تارکین وطن کے گھروں پر چھاپے مارے، اگرچہ ان کا رویہ پنجاب اور اسلام آباد کی پولیس کے مقابلے میں کچھ زیادہ انسانی تھا، لیکن پھر بھی انہوں نے کسی بھی عذر یا دستاویز کو قبول کرنے سے انکار کیا۔" دریں اثنا، ترک کوسٹ گارڈ نے صوبہ چانکلے کے ضلع ایزین میں 32 غیر دستاویزی تارکین وطن کو حراست میں لینے کا اعلان کیا۔ ترک حکام کا کہنا ہے کہ حراست میں لیے گئے افراد میں سات بچے بھی شامل ہیں اور یہ تمام افغان شہری ہیں۔ مہاجرین کے حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ میزبان ممالک کی طرف سے افغان شہریوں کی مسلسل حراست اور ملک بدری نے سنگین انسانی خدشات کو بڑھا دیا ہے اور اس پر بین الاقوامی اداروں کی زیادہ توجہ اور مدد کی ضرورت ہے۔ مہاجرین کے حقوق کے ایک کارکن عبدالرازق عادل نے کہا کہ ترکی میں بار بار گرفتاریاں اور پاکستان اور ایران سے مسلسل بڑے پیمانے پر ملک بدری یہ ظاہر کرتی ہے کہ سکیورٹی پر مبنی نقطہ نظر نے انسانی ہمدردی کے حل کی جگہ لے لی ہے۔ اقتصادی تجزیہ کار، عبدالظہور مدبر نے کہا کہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور واپس آنے والوں کی صلاحیتوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ خوراک، لباس اور رہائش سمیت ان کے ذریعہ معاش کے لیے بھی فوری مدد فراہم کی جانی چاہیے۔ حالیہ مہینوں میں پاکستان، ایران اور کئی دیگر ممالک سے افغان تارکین وطن کی واپسی میں اضافہ ہوا ہے، جب کہ بین الاقوامی تنظیموں نے بارہا اس بات کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا ہے کہ واپسی رضاکارانہ، محفوظ اور باوقار ہو۔

پی ٹی آئی نے پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر کے انتخابات کو "پہلے سے طے شدہ" قرار دے دیا

پاکستان تحریک انصاف نے پاکستان کے زیر انتظام جموں وکشمیر میں حالیہ انتخابات کو مسترد کرتے ہوئے انتخابی عمل کو دھاندلی پر مبنی قرار دیا ہے۔

مظفر آباد: پاکستان تحریک انصاف نے پاکستان کے زیر انتظام جموں وکشمیر میں حالیہ انتخابات کو مسترد کرتے ہوئے انتخابی عمل کو دھاندلی پر مبنی قرار دیا ہے۔ جماعت نے خطے میں پیش آنے والے پرتشدد واقعات پر بھی شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ صورتحال عالمی برادری کے سامنے ایک منفی پیغام دے رہی ہے۔ ایکسپریس ٹریبیون کے مطابق پیر سے راولاکوٹ، میرپور اور دیگر علاقوں سے ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاعات سامنے آ رہی ہیں۔ سماجی ذرائع ابلاغ پر گردش کرنے والی متعدد ویڈیوز میں کشیدگی اور پرتشدد مناظر دکھائے گئے ہیں تاہم ان اطلاعات کی آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہوسکی۔ رپورٹ کے مطابق سیکیورٹی فورسز اور کالعدم جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی دونوں نے اپنے اپنے کارکنوں کی ہلاکتوں کا دعویٰ کیا ہے۔ منگل کو پاکستان انسانی حقوق کمیشن اور حزبِ اختلاف کی جماعتوں نے مبینہ ہلاکتوں اور زخمیوں کی غیر جانبدار اور آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین بیرسٹر گوہر علی خان کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سابق وزیر اعظم سردار قیوم نیازی نے الزام لگایا کہ کشمیر کے عوام کو غیر معمولی جبر اور تشدد کا سامنا ہے۔ نیازی نے کہا کہ مظاہرین نے اپنے مطالبات کے حل کے لیے ہر ممکن کوشش کی لیکن جب انہیں محسوس ہوا کہ ان کی بات نہیں سنی جا رہی تو انہوں نے 9 جون کو احتجاج کا اعلان کیا۔ ان کے بقول مظاہرین پرامن تھے اور آج بھی پرامن ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا وہاں سیکیورٹی فورسز کا کوئی اہلکار گولی یا لاٹھی لگنے سے ہلاک ہوا۔ ان کا کہنا تھا کہ مظاہرین گولیاں کھا رہے ہیں لیکن اس کے باوجود پرامن انداز میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے تین مرحلوں میں انتخابات کرانے کے فیصلے پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے زیر انتظام جموں وکشمیر کی آبادی صرف 35 سے 40 لاکھ کے درمیان ہے جبکہ 25 کروڑ آبادی والا پاکستان ایک ہی مرحلے میں انتخابات کراتا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر یہاں تین مرحلوں میں انتخابات کرانے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور کشمیر میں کس منصوبے پر عمل کیا جا رہا ہے۔ سردار قیوم نیازی نے مزید الزام عائد کیا کہ کشمیر میں مظاہرین کو قتل کیا جا رہا ہے اور ان کی لاشیں غائب کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں وہ کشمیری وفود کو دنیا بھر میں بھیجتے تھے اور اقوام متحدہ سمیت برطانیہ کی پارلیمنٹ کے باہر مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں پر ہونے والے مظالم کو اجاگر کرتے تھے لیکن آج موجودہ صورتحال کی وجہ سے انہیں دنیا کے سامنے جانے میں دشواری محسوس ہو رہی ہے۔ انہوں نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ احتجاج کرنے والے شہریوں کے خلاف طاقت کا استعمال کسی صورت قابل قبول نہیں اور ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے تھا۔ سردار قیوم نیازی نے کہا کہ پاکستان تحریک انصاف نے انتخابات کا بائیکاٹ اس لیے کیا کیونکہ جماعت کے نزدیک یہ انتخابی عمل متنازع اور پہلے سے طے شدہ تھا۔ ان کے مطابق پہلے ہی یہ فیصلہ کیا جا چکا تھا کہ حکومت پاکستان مسلم لیگ نون کے حوالے کی جائے گی اور موجودہ سیاسی نظام جوں کا توں برقرار رکھا جائے گا۔ نوٹ۔ اس خبر میں شامل الزامات اور دعوے پاکستان تحریک انصاف اور دیگر متعلقہ فریقوں کے بیانات پر مبنی ہیں۔ ان دعوؤں کی آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔

HRCP کا حکومت سے احتساب کا مطالبہ

تشدد مخالف قانون کے باوجود بدسلوکی جاری

اسلام آباد: پاکستان کے 2022 میں انسدادِ تشدد کے قانون کے نفاذ کے باوجود، کمزور عمل درآمد، ناکافی تحفظات اور احتساب کے فقدان کی وجہ سے تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک برقرار ہے۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) نے آج شروع ہونے والی ایک گول میز کانفرنس میں متنبہ کیا۔ یورپی یونین کے تعاون سے، مشاورت نے قانونی ماہرین، حکومتی نمائندوں اور سول سوسائٹی کو اکٹھا کیا تاکہ ٹارچر اینڈ کسٹوڈیل ڈیتھ (روک تھام اور سزا) ایکٹ 2022 کے نفاذ میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کی جا سکے اور ملک کے انسدادِ تشدد کے فریم ورک کو مضبوط بنانے کے لیے سفارشات تیار کی جا سکیں۔ ایچ آر سی پی کونسل کی رکن اور سابق چیئرپرسن حنا جیلانی نے مشاہدہ کیا کہ دوسرے ظالمانہ، غیر انسانی یا ذلت آمیز سلوک یا سزا کو روکنا اور ان کا تدارک کرنا بھی اتنا ہی اہم ہے کہ اس کے نتائج جسمانی اذیت کی طرح شدید اور دیرپا ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے واضح طریقہ کار اور عملی رہنمائی کے بغیر کہ تشدد اور بدسلوکی کے کیسوں کی شناخت، تفتیش، دستاویز اور جواب کیسے دیا جائے، قانون کو مؤثر طریقے سے نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ شرکاء نے یہ بھی نوٹ کیا کہ تشدد اور ناروا سلوک صرف ریاستی عناصر کی طرف سے نہیں کیا گیا بلکہ اس بات پر زور دیا کہ ریاست ایسی کارروائیوں کو روکنے، متاثرین کی حفاظت اور احتساب کو یقینی بنانے کی ذمہ دار ہے۔ تشدد کے خلاف اقوام متحدہ کی کمیٹی کے نتائج کا حوالہ دیتے ہوئے، وکیل اسد جمال نے نوٹ کیا کہ اس نے 2017 میں پاکستان کے آخری جائزے کے دوران جن خدشات کا اظہار کیا تھا، ان میں سے بہت سے خدشات کو 2026 میں ملک کے حالیہ جائزے میں دہرایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بنیادی ڈھانچہ جاتی مسائل جنہوں نے تشدد کے عمل کو جاری رکھنے کے قابل بنایا، ان پر ابھی تک توجہ نہیں دی گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کو من مانی حراست کو روکنے کے لیے واضح پروٹوکول قائم کرنا چاہیے، انسانی حقوق کے اصولوں کے مطابق جیل کے قوانین میں ترمیم کرنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ اس کا قانونی اور ادارہ جاتی فریم ورک بین الاقوامی معیارات کے مطابق ہو۔ وزارت قانون کے مشیر عثمان علی نے ایچ آر سی پی کو انسدادِ تشدد کے فریم ورک کے نفاذ کو مضبوط بنانے کے لیے سفارشات پیش کرنے کی دعوت دی۔

ایسے لوگ یا تو جاہل ہیں یا متعصب اور بدترین خائن ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا عظیم ترین معجزہ قرآن مجید ہے اور اس میں شک بھی کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر معجزاتِ رسول (ﷺ) کا انکار کر دیا جائے، غیر ناطق مخلوقات سے رسول اللہ (ﷺ) کا کلام فرمانا اور ان مخلوقات کا حضور (ﷺ) کے حکم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کی طرف رغبت و محبت کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کو پہچاننا بھی معجزات نبوی (ﷺ) میں شامل ہے۔ معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔

سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

بکھرتا خاندانی نظام معاشرے کا سب سے بڑا المیہ

خاندان کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی، تہذیب کا مرکز اور انسانی کردار سازی کی پہلی درس گاہ ہوتا ہے۔ یہی وہ ادارہ ہے جہاں انسان محبت، احترام، ایثار، قربانی، برداشت اور ذمہ داری جیسے اوصاف سیکھتا ہے۔ مضبوط خاندان ہی مضبوط معاشرے اور مستحکم قوموں کی بنیاد بنتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ جدید دور میں خاندانی نظام تیزی سے بکھرتا جا رہا ہے۔ مادہ پرستی، انفرادیت، مصروف طرزِ زندگی، سوشل میڈیا کا بے جا استعمال، اخلاقی اقدار کی کمزوری اور رشتوں میں بڑھتی ہوئی بے اعتمادی نے اس مضبوط ادارے کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ آج یہ مسئلہ صرف ایک خاندان یا ایک ملک تک محدود نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک سنگین سماجی چیلنج بن چکا ہے۔ ماضی میں خاندان صرف خون کے رشتوں کا مجموعہ نہیں بلکہ محبت، اخوت اور باہمی تعاون کا حسین نمونہ ہوتا تھا۔

مولانا محمد معروف سید نپوری

خاندان کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی، تہذیب کا مرکز اور انسانی کردار سازی کی پہلی درس گاہ ہوتا ہے۔ یہی وہ ادارہ ہے جہاں انسان محبت، احترام، ایثار، قربانی، برداشت اور ذمہ داری جیسے اوصاف سیکھتا ہے۔ مضبوط خاندان ہی مضبوط معاشرے اور مستحکم قوموں کی بنیاد بنتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ جدید دور میں خاندانی نظام تیزی سے بکھرتا جا رہا ہے۔ مادہ پرستی، انفرادیت، مصروف طرزِ زندگی، سوشل میڈیا کا بے جا استعمال، اخلاقی اقدار کی کمزوری اور رشتوں میں بڑھتی ہوئی بے اعتمادی نے اس مضبوط ادارے کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ آج یہ مسئلہ صرف ایک خاندان یا ایک ملک تک محدود نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک سنگین سماجی چیلنج بن چکا ہے۔ ماضی میں خاندان صرف خون کے رشتوں کا مجموعہ نہیں بلکہ محبت، اخوت اور باہمی تعاون کا حسین نمونہ ہوتا تھا۔ ایک ہی چھت کے نیچے کئی نسلیں رہتی تھیں، بزرگوں کا احترام کیا جاتا تھا، بچوں کی تربیت مشترکہ ذمہ داری سمجھی جاتی تھی اور ہر فرد دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا تھا۔ خاندانی فیصلے مشاورت سے ہوتے تھے اور اختلافات کو صبر و تحمل کے ساتھ حل کیا جاتا تھا۔ یہی خاندانی نظام معاشرے میں استحکام، امن اور خوش حالی کی ضمانت سمجھا جاتا تھا۔

وقت کے ساتھ زندگی کی رفتار تیز ہوئی تو خاندانی اقدار بھی متاثر ہونے لگیں۔ جدید معاشرہ سہولتوں، آسائشوں اور ذاتی آزادی کو ترجیح دینے لگا۔ مشترکہ خاندانوں کی جگہ چھوٹے خاندانوں نے لے لی اور پھر یہ دائرہ مزید سکڑتا چلا گیا۔ آج بہت سے لوگ اپنے والدین، بہن بھائیوں اور دیگر عزیزوں سے صرف رسمی تعلق رکھنا کافی سمجھتے ہیں۔ اس تبدیلی نے اگرچہ بعض سہولتیں فراہم کیں، لیکن اس کے نتیجے میں خاندانی رشتوں کی مضبوطی کمزور پڑ گئی۔ معاشی دباؤ بھی خاندانی نظام کے انتشار کا ایک اہم سبب ہے۔ مہنگائی، بے روزگاری، ملازمت کا عدم تحفظ اور بہتر روزگار کی تلاش میں شہروں یا بیرون ملک ہجرت نے خاندانوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ جب میاں بیوی دونوں ملازمت کرتے ہیں تو بچوں کو مطلوبہ وقت نہیں مل پاتا۔ والدین کی مصروفیات بچوں کی شخصیت، اخلاق اور ذہنی نشوونما پر منفی اثر ڈالتی ہیں۔ ایسے ماحول میں جذباتی فاصلے بڑھتے ہیں اور خاندان صرف ایک رہائشی یونٹ بن کر رہ جاتا ہے۔

سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے جہاں انسانی زندگی کو آسان بنایا ہے، وہیں خاندانی تعلقات پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ایک ہی گھر میں رہنے والے افراد گھنٹوں موبائل فون اور انٹرنیٹ میں مصروف رہتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے بات کرنے کا وقت نہیں نکال پاتے۔ حقیقی ملاقاتوں کی جگہ ورچوئل تعلقات نے لے لی ہے۔ نتیجتاً محبت، خلوص اور اعتماد کی وہ فضا متاثر ہوئی ہے جو مضبوط خاندان کی پہچان ہوتی تھی۔ جدید معاشرے میں برداشت کا فقدان بھی خاندانی بکھراؤ کا ایک بڑا سبب ہے۔ معمولی اختلافات کو سنجیدگی سے برداشت کرنے کے بجائے فوری ردعمل، غصہ اور انا کو ترجیح دی جاتی ہے۔ میاں بیوی کے درمیان معمولی تنازعات عدالتوں تک پہنچ جاتے ہیں، والدین اور اولاد کے درمیان فاصلے بڑھ جاتے ہیں اور بھائی بہن جائیداد یا مالی معاملات پر ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ برداشت، معافی اور ایثار جیسی اقدار کمزور ہونے

سے رشتے بھی کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ خاندانی نظام کے کمزور ہونے کا سب سے زیادہ نقصان بچوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔ جن بچوں کو والدین کی مکمل توجہ، محبت اور رہنمائی نہیں ملتی، وہ اکثر ذہنی دباؤ، احساسِ تنہائی، عدم اعتماد اور شخصیت کے مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچے بعض اوقات منفی صحبت، نشے، تشدد یا دیگر سماجی برائیوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یہی بچے مستقبل میں معاشرے کے ذمہ دار شہری بنتے ہیں، اس لیے خاندانی تربیت کا فقدان پورے معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔ بزرگوں کی تنہائی بھی جدید خاندانی بحران کا دردناک پہلو ہے۔ ایک زمانہ تھا جب بزرگ خاندان کی عزت، تجربے اور حکمت کی علامت سمجھے جاتے تھے۔ آج بہت سے بزرگ اولاد کے ہوتے ہوئے بھی تنہائی، بے توجہی اور احساسِ محرومی کا شکار ہیں۔ بعض کو اولڈ ایج ہومز میں چھوڑ دیا جاتا ہے اور بعض اپنے ہی گھروں میں اجنبی زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہ صورت حال نہ صرف ہماری سماجی اقدار بلکہ انسانی ہمدردی پر بھی ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔

طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح بھی خاندانی نظام کے بکھرنے کی اہم علامت ہے۔ معمولی اختلافات، جلد بازی میں فیصلے، عدم برداشت، معاشی کشیدگی اور بیرونی مداخلت کی وجہ سے ازدواجی زندگی عدم استحکام کا شکار ہو رہی ہے۔ ایک طلاق صرف دو افراد کی جدائی نہیں بلکہ بچوں کی نفسیات، خاندان کی عزت اور پورے معاشرتی ڈھانچے پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس لیے ازدواجی زندگی میں صبر، مکالمہ، احترام اور باہمی اعتماد کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اسلام نے خاندانی نظام کو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ والدین کے احترام، صلہ رحمی، حسنِ سلوک، بچوں کی بہترین تربیت، میاں بیوی کے حقوق اور بزرگوں کی خدمت پر جس قدر زور دیا گیا ہے، اس کی مثال دنیا کے کسی اور نظام میں مشکل سے ملتی ہے۔ اسلامی تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ خاندان صرف معاشرتی ضرورت نہیں بلکہ دینی ذمہ داری بھی ہے۔ اگر ان تعلیمات پر عمل کیا جائے تو خاندانی تنازعات میں نمایاں کمی آ سکتی ہے۔ تعلیمی اداروں، مذہبی مراکز، سماجی تنظیموں اور ذرائع ابلاغ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خاندانی اقدار کے فروغ میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ نصاب میں اخلاقی تعلیم، والدین کے احترام، رشتوں کی اہمیت اور سماجی ذمہ داریوں کو مؤثر انداز میں شامل کیا جائے۔ میڈیا کو بھی ایسے پروگرام، ڈرامے اور مواد پیش کرنا چاہیے جو خاندان کو جوڑنے کا پیغام دیں، نہ کہ اختلافات اور بے راہ روی کو فروغ دیں۔ معاشرے میں خاندانی اقدار کے احترام کو اجتماعی تحریک بنانا ہوگا۔ یہ حقیقت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ مضبوط خاندان ہی مضبوط قوموں کی پہچان ہوتے ہیں۔ اگر خاندان بکھر جائیں تو معاشرہ اپنی اخلاقی بنیاد، تہذیبی شناخت اور سماجی استحکام کھو دیتا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مادہ پرستی، انا اور بے حسی سے نکل کر محبت، احترام، برداشت، ایثار اور صلہ رحمی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ والدین اپنی اولاد کو وقت دیں، اولاد اپنے بزرگوں کی قدر کرے، میاں بیوی ایک دوسرے کا سہارا بنیں اور معاشرہ خاندانی رشتوں کی حفاظت کو اپنی اجتماعی ذمہ داری سمجھے۔ جب ہر گھر محبت، اعتماد اور اخلاقی اقدار کا گہوارہ بنے گا تو خاندان مضبوط ہوں گے، پورا معاشرہ امن، خوش حالی اور باہمی اخوت کی روشن مثال پیش کرے گا۔

خاندانی زندگی انسان کی بنیادی ضرورت اور معاشرتی استحکام کی ضامن ہے۔ اس کی بنیاد والدین، اولاد اور دیگر رشتہ داروں کے باہمی تعاون، محبت اور احترام پر قائم ہوتی ہے۔ جب تک یہ روابط مضبوط اور فعال ہیں، فرد کی زندگی میں اطمینان اور سکون کا عنصر برقرار رہتا ہے۔ تاہم دورِ جدید کا سرمایہ دارانہ نظام اور مادہ پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحانات نے خاندانی نظام کو کمزور کر دیا ہے۔ جس کے نتیجے میں افراد خصوصاً بزرگ والدین تنہائی اور بے بسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کے لیے معمولی باتیں، جیسے کسی کا دروازے پر دستک دینا یا بات چیت کرنا، بے پناہ اہمیت اختیار کر جاتی ہیں۔ حفیظ میرا ایک بہترین دوست ہے جو حیات آباد میں ہر گھر کو روزانہ اخبار پہنچاتا ہے۔ ایک دن وہ مجھ سے کہنے لگا، میں جن گھروں میں اخبار دیتا ہوں، ان میں ایک چچا کریم بھی ہیں۔ چچا کریم ایک نہایت ضعیف العمر، شریف النفس بزرگ ہیں۔ ان کے گھر کے باہر بھی لیٹرز اور اخبار رکھنے کے لیے ایک بڑا سا لیٹر باکس لگا ہوا ہے۔ عموماً میں ہر روز اخبار اس لیٹر باکس میں ڈال کر چلا جاتا ہوں، لیکن ایک دن جب میں ان کے گھر پہنچا، تو دیکھا کہ لیٹر باکس پہلے ہی خطوط اور اخبارات سے بھرا ہوا ہے۔ اس لیے مجھے کئی بار ان کے گھر کی گھنٹی بجانی پڑی۔ کچھ دیر بعد چچا کریم آہستہ آہستہ دروازے کی طرف آئے۔ جب انھوں نے دروازہ کھولا اور مجھے دیکھا، تو ان کے چہرے پر ایک عجیب سی خوشی اور سکون نظر آیا۔ میں نے حیران ہو کر پوچھا، "چچا! آپ کا لیٹر باکس اتنا بھرا ہوا کیوں ہے؟ کیا آپ اخبار نہیں اٹھاتے؟" وہ مسکراتے ہوئے بولے، "بیٹا میں نے یہ جان بوجھ کر کیا ہے۔" میں نے مزید حیرت سے پوچھا، "لیکن چچا! ایسا کیوں؟" چچا کریم نے ایک گہرا سانس لیا اور کہا، "میں چاہتا ہوں کہ تم روزانہ مجھے ذاتی طور پر اخبار پہنچاؤ یا گھنٹی بجا کر دروازے پر دے دیا کرو۔" میں نے کہا، "چچا میں یہ ضرور کروں گا، لیکن کیا اس سے آپ کو تکلیف نہیں ہوگی اور وقت کا زیاں نہیں ہوگا؟" انہوں نے افسردہ انداز میں کہا، "ہوسکتا ہے، لیکن میں تمھیں اس کام کے لیے اضافی 500 روپے ہر ماہ دوں گا، صرف اس لیے کہ تم دروازے پر دستک دیا کرو۔" یہ سن کر میرے دل میں ایک عجیب سی ہلچل ہوئی۔ میں نے پھر سوال کیا، "لیکن چچا، آخر ایسا کیوں؟" چچا کریم نے لرزتی آواز میں جواب دیا، حالیہ دنوں میری بیوی کا انتقال ہوا ہے اور میرا بیٹا بیرون ملک رہتا ہے اور وہاں بچوں کے ساتھ اپنی مصروف زندگی میں مگن ہے۔ میں یہاں اکیلا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میرا آخری وقت کبھی بھی آسکتا ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ کوئی روزانہ میرے دروازے پر دستک دے، تاکہ اگر کبھی میں جواب نہ دوں، تو تم پولیس یا میرے بیٹے کو اطلاع دے سکو۔" یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، اور مجھے محسوس ہوا کہ ان کی اس التجا کے پیچھے کتنی بے بسی اور تنہائی چھپی ہوئی ہے۔ انھوں نے میرے ہاتھ میں ایک کاغذ دیا، جس پر ان کے بیٹے کا بیرون ملک فون نمبر لکھا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگے، بیٹا، اگر کسی دن میں دروازہ نہ کھولوں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

مبارک ہو اے ہمارے مشفق و مربی!

الحمدللہ! آج دل خوشی، محبت اور تشکر کے جذبات سے لبریز ہے کہ ہمارے نہایت مشفق، مربی، بااخلاق اور مخلص استاذِ محترم حضرت حافظ عبدالماجد صاحب عثمانی ملی دامت برکاتہم (سابق استاذِ شعبۂ حفظ، مدرسہ عثمانیہ؛ استاذِ شعبۂ حفظ، مدرسہ امام غزالی، رابعہ مسجد، باغِ محفوظ، مالیگاؤں) کی گراں قدر دینی، تعلیمی اور تربیتی خدمات کے اعتراف میں آپ کے جملہ فضلاء نے آپ کو عمرۂ سعادت کا بیش قیمت تحفہ پیش کیا ہے۔ مورخہ 30 جولائی 2026، بروز جمعرات، بعد نمازِ عشاء، رابعہ مسجد، باغِ محفوظ کے فوقانی ہال میں ایک نہایت پروقار، روح پرور اور جذبات سے بھرپور تقریب منعقد ہوئی۔ اس بابرکت محفل میں حضرت والا کے زیرِ تربیت رہنے والے تقریباً تمام فضلاء جمع تھے۔ انہی شاگردوں نے باہمی مشاورت سے ایک گروپ تشکیل دیا، اپنے رفقائے درس اور دیگر ساتھیوں سے محبت و عقیدت کے جذبے کے تحت مالی تعاون جمع کیا، اور اپنے محسنِ حقیقی حضرت حافظ عبدالماجد صاحب دامت برکاتہم اور ان کی اہلیۂ محترمہ کی خدمت میں عمرۂ سعادت کے ٹکٹ پیش کیے۔ یہ صرف ٹکٹ پیش کرنے کی تقریب نہیں تھی، بلکہ ایک استاد کے اخلاص، محبت، محنت اور برسوں کی بے لوث تربیت کا وہ حسین صلہ تھا جس نے ہر آنکھ کو نم اور ہر دل کو خوشی سے بھر دیا۔ یہ صرف ایک سفر کا تحفہ نہیں، بلکہ ان بے شمار دعاؤں، محبتوں، احترام اور احسان شناسی کا اظہار ہے جو آپ نے برسوں اپنے شاگردوں کے دلوں میں بوئے ہیں۔ حضرت والا نے صرف قرآن کریم حفظ نہیں کروایا، بلکہ قرآن کو زندگی میں اتارنے کا سلیقہ بھی سکھایا۔ آپ نے صرف سبق نہیں سنایا، بلکہ کردار سنوارے، اخلاق نکھارے، اور طلبہ کے دلوں میں دین کی محبت پیدا کی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے شاگرد فراغت کے بعد بھی اپنے آپ کو آپ کی شفقت سے بے نیاز نہیں سمجھتے، کیونکہ آپ آج بھی ان کی خیر خبر لیتے ہیں، ان کی کامیابیوں پر خوش ہوتے ہیں اور مشکلات میں ان کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ یہی ایک حقیقی مربی کی پہچان ہے۔ بلاشبہ ایسے اساتذہ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں جن کی محنت کا اثر صرف مدرسے کی چار دیواری تک محدود نہیں رہتا بلکہ پوری زندگی شاگردوں کے کردار میں جھلکتا ہے۔ 30 جولائی کی یہ بابرکت شام اس حقیقت کی زندہ تفسیر بن گئی کہ جو استاد اپنے شاگردوں کے دلوں میں اخلاص، محبت اور کردار کے چراغ روشن کرتا ہے، ایک دن وہی چراغ وفاداری، ادب اور احسان شناسی کی روشنی بن کر اس کے دامن میں لوٹ آتے ہیں۔ استاد کی اصل کمائی نہ دولت ہوتی ہے، نہ شہرت؛ بلکہ ایسے شاگرد ہوتے ہیں جو اپنے محسن کو کبھی فراموش نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب استاذِ محترم کا یہ عمرہ اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ہر قدم کو باعثِ اجر بنائے، صحت، عافیت، درازئ عمر اور اخلاص کے ساتھ مزید دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ کے فیوض و برکات سے امت کو ہمیشہ مستفید فرماتا رہے۔ تمام فضلاء کو بھی دل کی گہرائیوں سے مبارک باد کہ انہوں نے اپنے محسن استاذ کی خدمت اور قدر شناسی کی ایک خوبصورت مثال قائم کی۔

یقیناً جو قوم اپنے اساتذہ کی عزت کرتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے عزت، ترقی اور برکت سے نوازتا ہے۔ یہ تقریب اس بات کا عملی ثبوت تھی کہ اخلاص کے ساتھ کی گئی تعلیم و تربیت کبھی رائیگاں نہیں جاتی، بلکہ ایک دن شاگردوں کی محبت، دعاؤں اور وفاداری کی صورت میں اپنے استاد کی دہلیز پر لوٹ آتی ہے۔ یہی ایک استاد کی سب سے بڑی کامیابی اور اس کی زندگی کا حقیقی سرمایہ ہے۔ خیر مبارک! آپ کی اس محبت، شفقت اور خوبصورت الفاظ کے لیے میں آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ بطور ایک معاون میرا مقصد ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ آپ کی بہترین رہنمائی اور مدد کر سکوں۔ اگر آپ کسی خاص موقع، کامیابی یا خوشخبری کے حوالے سے یہ مبارکباد دے رہے ہیں تو مجھے ضرور بتائیں۔

بارک اللہ لکم، وتقبل اللہ عمرتکم، وجعلھا عمرةً مبرورةً وسعیاً مشکوراً وذنباً مغفوراً۔ آمین یارب العالمین۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

یکم اگست ۔ ۲۰۲۶

نظامِ تعلیم پر راہل گاندھی کا بیان

قائد اپوزیشن راہول گاندھی ویسے تو ہر مسئلہ پر آر ایس ایس کی مخالفت اور شدت سے اظہار خیال میں کبھی کوئی عار محسوس نہیں کرتے اور وہ سنگھ کے خلاف بیان بازی کرتے رہتے ہیں۔ چاہے پارلیمنٹ کے ایوان میں ہو یا پھر ایوان کے باہر ہو وہ اپنے تبصروں سے گریز نہیں کرتے۔ لوک سبھا میں اینٹی پیپر لیک بل کے خلاف مباحث چل رہے ہیں۔ راہول گاندھی نے قائد اپوزیشن کی حیثیت سے آج ان مباحث میں حصہ لیا۔ انہوں نے اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے دعوی کیا کہ ملک کی وزارت تعلیم کو دراصل آر ایس ایس کی جانب سے چلایا جا رہا ہے۔ راہول گاندھی کا کہنا تھا کہ آر ایس ایس ہی وزارت تعلیم چلا رہی ہے اور ملک کے طلباء کو ہندوستان میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع نہیں دئے جا رہے ہیں۔ انہیں وہ کچھ کہنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے جو وہ کرنا چاہتے ہیں۔ طلباء کو سوال پوچھنے تک کی بھی آزادی نہیں ہے۔ راہول گاندھی یہ بھی کہنا تھا کہ طلباء کو وہ بیوقوفانہ تاریخ بتائی جا رہی ہے جو آر ایس ایس پھیلانا چاہتی ہے۔ سارے نظام تعلیم کو اس طرح کی شکل دیدی گئی ہے کہ یہ غریبوں سے رقومات لوٹ رہے ہیں۔ ملک کے ہر بڑے تعلیمی ادارے کی قیادت آر ایس ایس ورکرس کو سونپ دی گئی ہے۔ راہول گاندھی نے اپنی تقریر میں طلباء کے احتجاج اور ان کے خلاف کی گئی کارروائیوں پر بھی تبصرے کئے اور یہ دعوی کیا کہ ملک کے وزیر داخلہ نے ہی طلباء کے خلاف طاقت کے استعمال اور آنسو گیس کے شیلس داغنے اور پیلٹ گن استعمال کرنے کی ہدایت دی تھی۔ بی جے پی ارکان کی جانب سے اس الزام پر شدید اعتراض کیا گیا اور راہول گاندھی کی تقریر میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ مرکزی وزیر کرن رجیجو نے بھی راہول گاندھی کے ان ریمارکس کی مذمت کی اور کہا کہ وزیر داخلہ کے خلاف اس طرح کے ریمارکس نہیں کئے جانے چاہئیں۔ اسپیکر لوک سبھا اوم برلا نے بھی راہول گاندھی کے کچھ الفاظ اور ریمارکس پر تحفظات کا اظہار کیا۔ ایوان میں کچھ دیر کیلئے ہنگامہ بھی ہوا۔ راہول گاندھی کے دیگر ریمارکس سے قطع نظر جہاں تک نظام تعلیم پر آر ایس ایس کے غلبہ کا سوال ہے تو حقیقت ہے کہ ملک میں ہر اہم تعلیمی ادارے کی ذمہ داری یا پھر قیادت آر ایس ایس کو سونپ دی گئی ہے۔ تعلیم کے شعبہ کو کسی نظریاتی یا سیاسی سوچ سے آزاد رکھنے کی پالیسی اور روایت کو ترک کر دیا گیا ہے اور ایک مخصوص سوچ کو مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آر ایس ایس قائدین اور اسے وابستہ افراد لگاتار یہ کہنے سے گریز نہیں کرتے کہ وہ اپنے مطابق ملک کی تاریخ لکھنا چاہتے ہیں۔ تاحال تعلیمی اداروں میں جو تاریخ پڑھائی جاتی رہی ہے اس سے آر ایس ایس کو اتفاق نہیں ہے اور وہ مختلف واقعات کو اپنے انداز میں توڑ مروڑ کر پیش کرنے میں ہی یقین رکھتے ہیں۔ یہ بھی شبہات ظاہر کئے جاتے ہیں کہ تعلیمی اداروں اور جامعات میں جو تقررات کئے جاتے ہیں وہ بھی ایک مخصوص سوچ و فکر کو پیش نظر رکھ کر کئے جاتے ہیں اور اسی سوچ اور نظریہ سے اتفاق کرنے اور اسے آگے بڑھانے والوں کو ہی مواقع دئے جاتے ہیں۔ جو لوگ معیاری تعلیم، مساوی مواقع اور بہتر ماحول فراہم کرنے میں یقین رکھتے ہیں انہیں مواقع فراہم کرنے سے گریز کیا جاتا ہے۔ اسی کے نتیجہ میں ملک کا تعلیمی نظام متاثر ہوا ہے۔ حالیہ چند برسوں میں کئی ایسے واقعات پیش آئے ہیں جن کو قابل تشویش کہا جا سکتا ہے۔ نظام تعلیم کو کسی مخصوص سوچ یا نظریہ سے دور رکھتے ہوئے محض تعلیم تک محدود رکھا جانا چاہئے۔ تعلیمی اداروں میں کھلے ماحول اور آزاد فضاء ہونی چاہئے جہاں طلباء اپنی ذہنی سوچ کے مطابق نئی اختراعات پر توجہ دے سکیں، ملک کا نام ساری دنیا میں روشن کر سکیں۔ انہیں بہتر تعلیمی مواقع اور سہولیات فراہم کرنے پر توجہ دی جانی چاہئے۔ محض کسی ایک نظریہ یا سوچ کا پابند نہیں بنایا جانا چاہئے۔ حکومت کو تعلیمی شعبہ پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس شعبہ کو اس سوچ کے ساتھ آگے بڑھایا جانا چاہئے کہ اسی کے ذریعہ ہندوستان ساری دنیا پر غلبہ حاصل کر سکتا ہے اور اپنا لوہا منوا سکتا ہے۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

ملک میں ہر سال ۱۰ ہزار سے زائد کسانوں کی خودکشی، ذمہ دار کون؟

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

پچھلے دنوں شہر حیدرآباد کے علاقے شمس آباد کے قریب بہادر گوڑہ گاؤں میں مجوزہ بلیٹ ٹرین ہب کے لیے 650 ایکڑ اراضی کی باڑبندی کے دوران، پیدا ہونے والی کشیدگی ایک بار پھر اس بنیادی سوال کو سامنے لے آئی ہے کہ کیا ترقیاتی منصوبوں کو مقامی لوگوں کے حقوق اور معاشی تحفظ کو نظرانداز کر کے آگے بڑھایا جاسکتا ہے؟ یہ کیسی حکومت ہے جو عوام کے بنیادی حقوق اور انکے معاشی تحفظ کا بالکل کوئی خیال نہیں رکھنا چاہتی؟ آخر یہ کیسی ترقی ہے جو عوامی مفاد سے پرے ہے؟ پھر ایسی ترقی کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ ترقی ہر ریاست کی اہم ضرورت ہے لیکن اگر اس کی قیمت کسانوں کے روزگار اور سماجی استحکام کی صورت میں ادا کی جائے تو یہ ترقی اپنے مقصد سے کوسوں دور ہوجاتی ہے، پھر ایسی ترقی کا کوئی مطلب نہیں رہ جاتا، مرکزی حکومت کی جانب سے حیدرآباد کو پونے (مہاشٹرا) چنئی (تامل ناڈو) اور بنگلور (کرناٹک) یعنی تین ریاستوں سے جوڑنے والی تیز رفتار ریل راہداری منصوبے، مستقبل کے ہندوستان کی جدید انفراسٹرکچر پالیسی کا اہم حصہ ہیں، اسی منصوبے کے تحت شمس آباد کے راجیو گاندھی بین الاقوامی ایئرپورٹ کے قریب، بلیٹ ٹرین ہب قائم کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ بلا شبہ ایسے منصوبے، سرمایہ کاری، روزگار اور اقتصادی ترقی کے نئے مواقع پیدا کرتے ہیں لیکن ان کی کامیابی کا انحصار اس بات پر بھی ہے کہ متاثرہ آبادی کو کس حد تک اعتماد میں لیا جاتا ہے؟ بہادر گوڑہ کے کسانوں کا موقف ہے کہ اگرچہ ان کے پاس اراضی کی ملکیت کے سرکاری دستاویزات نہیں ہیں لیکن وہ برسوں سے اس زمین پر کاشتکاری کرتے آرہے ہیں اور یہی ان کی روزی روٹی کا واحد ذریعہ ہے۔ دوسری جانب سرکاری ادارے، خصوصاً ریوینیو محکمہ اور ہائیڈرا سرکاری ریکارڈ کی بنیاد پر اس زمین کو سرکاری ملکیت قرار دے رہے ہیں۔ یہ قانونی تنازع اپنی جگہ اہم ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم سوال ان درجنوں خاندان کے مستقبل کا ہے جو پچھلے کئی دہائیوں سے اس زمین اور اسکی کاشت کاری پر انحصار کرتے رہے ہیں، تشدد، جھڑپیں، گرفتاریاں اور احتجاج کسی مسئلے کا پائیدار حل نہیں ہوتے۔ اگر مظاہرین نے قانون ہاتھ میں لیا تو یہ قابل مذمت ہے لیکن ریاستی اداروں کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ طاقت کے استعمال سے پہلے بات چیت اور اعتماد سازی کو ترجیح دیں۔ ترقیاتی منصوبوں میں، عوامی رضامندی اور شفافیت ہی دیرپا کامیابی کی ضمانت ہوتی ہے۔ حکومت اگر واقعی اس منصوبے کو عوامی مفاد کا منصوبہ سمجھتی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ متاثرہ کسانوں کے لیے منصفانہ، معاوضہ، متبادل زمین یا مناسب بعض آبادکاری کا جامع پیکیج پیش کرے۔ صرف یہ کہنا کہ یہ سرکاری زمین ہے، اس سے سرکار کی ذمہ داری ہرگز ختم نہیں ہوسکتی، یہ ان لوگوں کے معاشی نقصان کا ازالہ نہیں کرسکتا، جنہوں نے برسوں اس زمین کو قابل کاشت بنایا اور اپنی زندگی اس سے وابستہ رکھی، ایک عرصے تک انکے پاس رہی، محنت، جدوجہد، جانفشانی کی یہ کیسی قیمت ہے جو انھیں ادا کرنی پڑرہی ہے؟ کیا حکومت اپنی مرضی سے جب اور جس وقت چاہے گی اسطرح کی زمین اپنے قبضے میں لیکر اسکیم بنائے گی اور عوام کے دکھ درد کا کوئی خیال نہیں کیا جائے گا؟ آخر یہ کیسے ملک میں ہم لوگ رہ رہے ہیں؟ جہاں عوام، غریب، مزدور اور کسانوں کے خوابوں کو پیروں تلے روندا جارہا ہے، غریبوں کی ساری کمائی ایک جھٹکے میں ہوا ہور ہی ہے۔ اوپر کے اس واقعے سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ہندوستان میں زمین کے ریکارڈ کو جدید اور شفاف بنانے کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے، زمین کی ملکیت اور استعمال سے متعلق ابہام اکثر ایسے تنازعات کو جنم دیتے ہیں، اسلئے ضرورت ہے کہ ملک بھر کے گوشے گوشے میں زمین کے ریکارڈ کو جدید اور شفاف بنایا جائے، اس سے متعلق کاغذات کے لئے شفافیت برتی جائے تاکہ زمین سے متعلق ملکیت اور اسکے استعمال میں جو ابہام رہتا ہے وہ ختم ہو، صرف زمین کی ملکیت اور اسکے استعمال کا مسئلہ ہی غور طلب نہیں ہیں بلکہ کئی دیگر ایسے مسائل ہیں جو فوری حل طلب ہیں اور پیچیدہ ہوتے جارہے ہیں، موسمی تبدیلی اور فصلوں کو نقصانات کے نتیجے میں ملک میں کسانوں کی خودکشی کے واقعات کوئی نئی بات نہیں ہے، مرکزی و ریاستی حکومتوں کی جانب سے کسانوں اور زرعی شعبے کی بھلائی کے بلند بانگ دعوے تو کیے جاتے ہیں لیکن حکومت کی جانب سے جاری کئے جانے والے اسکیمات کے فوائد حقیقی کسانوں تک نہیں پہنچ پارہے ہیں، اسکی کیا وجہ ہے؟ ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ ایک دہے کے دوران ملک میں ہر سال 10 ہزار سے زائد کسان خودکشی کررہے ہیں، گزشتہ چند برسوں میں کسانوں کی خودکشی کے واقعات میں ہر سال معمولی فرق دیکھا گیا۔ 2015 میں 12602 کسانوں نے خودکشی کی تھی، اسکے بعد کے برسوں میں خودکشی کرنے والے کسانوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے اور 2024 میں 10546 کسانوں کی خودکشی کے واقعات منظر عام پر آئے، زرعی شعبے کے ماہرین کا کہنا ہے کہ معاشی دباؤ، فصلوں کو نقصان، قرض اور غیرمتوقع موسمی حالات کے نتیجے میں کسان ہر سال بھاری نقصانات کا سامنا کررہے ہیں، حکومتوں کی جانب سے قرض معافی کا اعلان کیا جاتا ہے لیکن اسکیم سے استفادہ کے لیے سخت شرائط کے سبب چھوٹے اور متوسط کسان قرض کی ادائیگی کے پوزیشن میں نہیں ہوتے ہیں اور فائنانس کے بڑھتے دباؤ کے نتیجے میں وہ خودکشی پر مجبور ہورہے ہیں، قومیائے ہوئے بینکوں اور کوآپریٹیو بینک کی جانب سے قرض کی ادائیگی کے لیے قانونی طریقہ سے دباؤ بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ ہر سال 10 ہزار کسانوں کی خودکشی کے سرکاری اعداد و شمار پر ماہرین کو شبہات ہیں، ان کا کہنا ہے کہ کئی ایسے واقعات ہیں جو عہدے داروں کے علم میں آنے کے باوجود، انہیں خودکشی کے زمرے میں شامل نہیں کیا جاتا، دیہی سطح پر زرعی شعبے کے لیے ایک مستحکم امدادی نظام اور فصلوں کے مناسب معاوضے کو یقینی بناتے ہوئے، زرعی شعبے کو خوشحال بنایا جاسکتا ہے، زرعی شعبے کو مفت برقی سربراہی کے باوجود کسانوں کے معاشی بوجھ میں کوئی خاص کمی نہیں آئی ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب اتنی بڑی تعداد میں پورے ملک میں کسانوں کی خودکشی ہورہی ہے اور وہ اپنی جان سے ہاتھ دھورہے ہیں تو آخر اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اور حکومت اس سلسلے میں کیا اقدام کررہی ہے؟ کیا حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اس طرح کے حالات سے نمٹنے کے لیے جنگی خطوط پر کام کرے اور لوگوں کی زندگیوں کے تحفظ کو یقینی بنائے آخر اتنی بڑی تعداد میں

کسانوں کی خودکشی کا ذمہ دار کون ہے؟ کئی ریاستوں میں آج بھی کسان سڑکوں پر ہیں، مدھیہ پردیش کے بھوپال اور دیگر کئی شہروں سے یہ خبر آرہی ہے کہ وہاں کسان سڑکوں پر ہیں سراپا احتجاج ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آخر انکے مسائل کب حل ہونگے؟ کسان آندولن تحریک کے دوران 700 سے زائد کسانوں نے خودکشی کی تھی۔ حکومت نے کسانوں سے کیے گئے وعدے پورے نہیں کیے، جن میں فصلوں کی کم از کم امدادی قیمت (MSP) کی قانونی ضمانت اور کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کے مطالبات ہنوز تشنۂ طلب ہیں، اگرچہ حکومت نے ایم ایس پی کی شرح میں باقاعدہ اضافہ اور کسان سمان ندھی جیسی اسکیمیں جاری رکھی ہیں۔ لیکن حکومتی اقدامات اور دعوے بڑا فرق نظر آتا ہے، حکومت ہر سال فصلوں کی پیداواری لاگت سے کم از کم 50 فیصد زیادہ منافع کے تحت ایم ایس پی میں اضافہ کرتی ہے۔ پی ایم کسان سمان ندھی کے ذریعے کسانوں کے بینک اکاؤنٹ میں براہ راست مالی امداد منتقل کی جاتی ہے۔ زرعی بجٹ میں اضافہ اور خوراک کے غلے کی پیداوار میں ریکارڈ بہتری آئی ہے۔ یہ حکومت کا دعویٰ ہے جبکہ کسان تنظیمیں ایم ایس پی پر خریداری کی قانونی ضمانت کا مطالبہ کررہی ہیں، جواب تک منظور نہیں ہوا۔ 2021-2020 کی کسان آندولن تحریک کے دوران حکومت نے جو وعدے (جیسے قرض معافی اور سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات پر عمل) کیے تھے، وہ اب تک پورے نہیں کیے گئے، متنازع زرعی قوانین 2021ء میں واپس لینے کا حکومت نے اعلان کیا تھا اور باضابطہ طور پر اسے پارلیمنٹ سے منسوخ کردیا گیا تھا۔ 19 نومبر 2021ء کو وزیراعظم نریندر مودی نے قوم سے خطاب میں تینوں زرعی قوانین واپس لینے کا اعلان کیا تھا۔ پھر 29 نومبر 2021ء کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں (لوک سبھا اور راجیہ سبھا) نے فارم لاز ریپیل بل 2021 پاس کرکے ان قوانین کو منسوخ کردیا تھا۔ لیکن اسکے باوجود کسانوں کے یہاں کچھ نہیں بدلا اور اسی لئے خودکشی کا سلسلہ رکا نہیں ہے اب بھی جاری ہے۔

عالمی ادارے کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کی ہر ایک لاکھ آبادی میں سے 12 لوگ خودکشی کرتے ہیں، عام طور پر سمجھا یہی جاتا ہے کہ خودکشی کم لوگ کرتے ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ اس کے خلاف کوئی بڑی عالمگیر تحریک نہیں چلائی جارہی ہے، جبکہ کرونا وائرس کے بعد کئی ملکوں کی اقتصادی حالت خستہ ہوئی ہے، بڑی تعداد میں لوگوں کو بے روزگار ہونا پڑا ہے، جسکی وجہ سے خودکشی کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھی ہے، حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے، حال ہی میں کچھ سال پہلے برطانیہ اور جاپان نے باضابطہ طور پر وزیر تنہائی بنا دیا ہے تاکہ وہ لوگوں کو تنہائی سے بچائے، ان کے خودکشی کرنے کی وجوہات کا پتہ لگا کر ان وجوہات کو ختم کریں اور لوگوں کو اپنے قیمتی زندگی کی اہمیت کا احساس دلائیں، جاپانی حکومت نے اپنا پہلا وزیر تنہائی مقرر کیا ہے، وزیر تنہائی کی اہمیت ہر ملک کے لیے اس لیے بھی نظر آتی ہے کیونکہ خودکشی کرنے والوں کی تعداد کرونا کی آمد سے پہلے ہی اچھی خاصی تھی، مہذب دنیا کا ایک ڈراؤنا سچ یہ بھی ہے کہ ہر 40 سیکنڈ میں خودکشی کے ایک سے زائد واقعات رونما ہوتے ہیں، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے کئی سال قبل ایک رپورٹ جاری کی تھی، اس رپورٹ کو 10 سال کے ریسرچ کے بعد تیار کیا گیا تھا، ریسرچ کرنے والوں نے پوری دنیا سے اس کے لیے اعداد و شمار یکجا کیے تھے اور انھیں کی بنیاد پر ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے یہ چونکانے والی بات کہی تھی کہ دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں ایک سے زائد آدمی خودکشی کر لیتا ہے، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے لیے 10 سال تک ریسرچ کرنے کے بعد ریسرچ کرنے والوں نے اندازہ لگایا تھا کہ پوری دنیا میں ہر سال تقریباً 800,000 لوگ خودکشی کرتے ہیں، 15 سے 29 سال کی عمر کے لوگوں کی موت کی ایک دوسری وجہ خودکشی ہے، چنانچہ برطانیہ میں خودکشی کے خلاف مہم چلانے والے جونی بنجامن کی اس بات سے عدم اتفاق کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس سلسلے میں عوام میں زیادہ بیداری ہونی چاہیے، اسکولوں میں بھی اس سلسلے میں زیادہ تعلیم دی جانی چاہیے، مگر ان باتوں کے ساتھ گھر میں بہتر ماحول رکھنا ضروری ہے، بچوں سے محبت کرنی چاہیے مگر انہیں زیادہ حساس نہیں بننے دینا چاہیے، زیادہ حساس بچے باتوں کو جلدی دل پر لیتے ہیں، ان کے لیے چھوٹی باتیں بھی بڑی بن جاتی ہیں، آرگنائزیشن کی رپورٹ سے یہ بات بھی سامنے آئی تھی کہ دنیا بھر میں ہونے والی خودکشی کی مجموعی تعداد میں سے تین چوتھائی خودکشی کم یا متوسط آمدنی والے ملکوں کے لوگ کرتے ہیں، امیر ملکوں میں عورتوں کے مقابلے تین گنا زیادہ مرد خودکشی کرتے ہیں، اس کے باوجود ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی خودکشی کی روک تھام کے لئے صرف 28 ملکوں میں ہی قومی سطح پر اسٹریٹیجی موجود ہے لیکن دنیا بھر کے ملکوں کی مجموعی تعداد کو دیکھتے ہوئے یہ تعداد برائے نام ہے، خودکشی کی روک تھام کے لیے محلے واری سطح پر سوشل ایکٹیوسٹ کو بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہیے، سماجی تنظیموں کو بھی اپنے پلیٹ فارم سے لوگوں کی ذہن سازی اور شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ زندگی اللہ کی جانب سے عطا کی گئی بہت بڑی امانت ہے، اس لیے اس دنیا کی چھوٹی چھوٹی معمولی چیزوں سے متاثر ہوکر اپنی زندگی کو ختم کرنا اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے، ہر حال میں جان کا تحفظ ہونا چاہئے یہ ہر شخص کی بنیادی ذمہ داری اور اخلاقی فریضہ ہے، کسانوں سمیت اسٹوڈینس، مہنگائی اور بے روزگاری وغیرہ سے متاثر ہونے والے لوگوں کی بڑی تعداد خودکشی کررہی ہے اور ایسے لوگوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے جو یقیناً افسوسناک ہے، سوال پھر یہی ہے کہ ان واقعات اور حوادث کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا کوئی اسکی ذمہ داری قبول کرے گا؟

کاکروچ جنتا پارٹی کی اہمیت اور مستقبل

جسٹس (ریٹائرڈ) مارکنڈے کاٹجو

کاکروچ جنتا پارٹی تحریک اصل میں ہمارے موجودہ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریا کانت کے ایک ریمارکس، ایک تبصرہ کے نتیجہ میں وجود میں آئی۔ ایک مقدمہ کی سماعت کے دوران چیف جسٹس نے ملک کے بیروزگار نوجوانوں کے بارے میں کہا تھا کہ وہ جھنگروں کی طرح ہے، اگرچہ بعد میں انہوں نے اپنے ریمارکس سے متعلق صفائی پیش کرنے کی کوشش کی لیکن جو نقصان ہونا تھا وہ ہوچکا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ بوسٹن یونیورسٹی کے ایک ہندوستانی طالب علم ابھجیت دیپکے نے طنزیہ طور پر کاکروچ پارٹی کا قیام عمل میں لایا اور دیکھتے ہی دیکھتے کاکروچ جنتا پارٹی سوشل میڈیا پر بے پناہ مقبولیت حاصل کرلی اور چند دنوں میں ہی کاکروچ جنتا پاٹی کے فالوورس کی تعداد 20 ملین سے زائد ہوگئی جس پر ابھجیت دیپکے اور کاکروچ جنتا پارٹی کو ایک نیا عزم وحوصلہ ملا اور انہیں یقین ہوگیا کہ اگلے چند ماہ یا ایک سال میں سی جے پی فالوورس کی تعداد 500 ملین تک پہنچ سکتی ہے۔ اس نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ بی جے پی کے نام کی طرز پر سی جے پی رکھی۔ شائد انہوں نے سوچا کہ اگر چند دنوں میں دو کروڑ فالوورس مل سکتے ہیں تو چند ماہ یا ایک سال میں فالوورس کی تعداد 50 کروڑ (500 ملین) تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہندوستان واپس آکر ایک تحریک شروع کرنے کا فیصلہ کیا جو شائد انہیں مستقبل میں عہدہ وزارت عظمی تک پہنچا سکے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ سی جے پی کا احتجاج 6 جون 2026ء سے دہلی کے جنتر منتر پر جاری ہے اور اہم بات یہ ہیکہ جنتر منتر کو ہندوستان کا Hyde Park سمجھا جاتا ہے، جہاں فی الوقت نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد جمع ہے۔ وہاں لداخ سے تعلق رکھنے والے سماجی جہدکار سونم وانگچک نے بھی بھوک ہڑتال شروع کی اور طلبہ تحریک کی تائید وحمایت کا اعلان کیا۔ ان کی عوام نے بالخصوص نوجوانوں نے زبردست تائید کی لیکن 26 دن کے بعد سونم وانگچک نے اپنی بھوک ہڑتال ختم کردی۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس تمام صورتحال کا کیا مطلب ہے؟۔ کاکروچ جنتا پارٹی دراصل ہندوستانی نوجوانوں کی مایوسی اور بے چینی کی پیداوار ہے جو ملک میں آسمان کو چھوتی مہنگائی اور انتخابی پرچوں کے لیک ہونے کے واقعات سے بہت پریشان ہیں لیکن صرف جذبات سے ان مسائل کا حل ممکن نہیں۔ کاکروچ جنتا پارٹی

مطالبہ کررہی ہے کہ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان استعفیٰ دیں کیونکہ امتحانی پرچے لیک ہوئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہیکہ پرچہ لیک ہونا ہندوستان میں موجود وسیع پیمانہ پر بدعنوانی کا صرف ایک نمونہ ہے اگر صرف وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کی جگہ کوئی دوسرا وزیر تعلیم آبھی جائے تب بھی یہ مسئلہ ختم نہیں ہوگا، کیونکہ جب تک ملک میں بڑے پیمانے پر کرپشن موجود ہے ایسے واقعات جاری رہیں گے۔ بدعنوانی بھی اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک موجودہ نظام برقرار ہے جیسا کہ 2011 کی انا ہزارے کی تحریک نے ثابت کردیا۔ اس تحریک میں بھی لاکھوں مرد و خواتین اور نوجوان شریک ہوئے تھے، اسی طرح جس طرح سی جے پی کے احتجاجی مظاہرے میں نوجوانوں کی کثیر تعداد اُمڈ پڑی ہے مگر بعد میں وہ دم توڑ گئی اور کرپشن کے انسداد میں اس کا کوئی خاص اثر نہیں پڑا، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ رشوت خوری یا کرپشن کے خلاف انا ہزارے تحریک کے بعد بدعنوانی کے رجحان میں مزید اضافہ ہوا، جہاں تک بیروزگاری کا سوال ہے ہندوستان میں یہ ریکارڈ سطح تک پہنچ چکی ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر سال زائد از 20.1 کروڑ نوجوان ملازمت کی مارکٹ میں داخل ہورہے ہیں لیکن منظم شعبہ میں 5 لاکھ سے بھی کم نئی ملازمتیں پیدا ہوتی ہیں پھر باقی ایک کروڑ پندرہ لاکھ نوجوان کہاں جاتے ہیں۔ وہ ہاکرس بن جاتے ہیں، سڑکوں پر ٹھیلہ بنڈی لگانے پر مجبور ہوجاتے ہیں، باؤنسرس، اسٹریگرس، مجرم اور بھکاری بن جاتے ہیں یہاں تک وہ خودکشی کے ذریعہ اپنی زندگیوں کا خاتمہ کرلیتے ہیں جبکہ کئی لڑکیاں بازار حسن میں آجاتی ہیں۔ آپ کو بتادوں کہ اگر درجہ چہارم جیسے چپراسی کی سرکاری ملازمت کا ایک اشتہار دیا جاتا ہے تو ہزاروں کی تعداد میں نوجوان درخواستیں دیتے ہیں جن میں پی ایچ ڈی، ایم ایس سی، ایم بی اے یا انجنیئر نگ کی ڈگریاں رکھنے والے امیدوار بھی شامل ہوتے ہیں اور جب کبھی فوج بھرتی مہم کا انعقاد عمل میں لاتی ہے نوجوان درخواست گزاروں کی ایک بڑی تعداد جمع ہوجاتی ہے بعض اوقات تو بڑے پیمانہ پر جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں لیکن پیپر لیک کے انسداد کے ذریعہ بیروزگاری کا مسئلہ حل نہیں کیا جاسکتا یا پھر چیخ و پکار کے ذریعہ بیروزگاری کے مسئلہ کو حل نہیں جاسکتا جب تک ہندوستان میں بڑے پیمانہ پر کرپشن رہے گا تب تک پیپر لیک کو نہیں روکا جاسکتا۔ اگر بالغرض یہ رک بھی جائے تو اس سے صرف یہ ہوگا کہ ملازمتیں زیادہ مستحق افراد کو حاصل ہوں گی، نااہل لوگوں کو نہیں لیکن اس سے ملک میں مجموعی ملازمتوں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ ملک میں بیروزگاری کا خاتمہ اس وقت ہی ممکن ہے جب ہماری معیشت تیزی سے ترقی کرے، ملک معاشی طور پر مستحکم ہو اور مختلف شعبوں میں روزگار کے لاکھوں نئے مواقع پیدا ہوں اور میرے خیال میں ایک نئے نظام میں یہ ہی ممکن ہوسکتا ہے اور وہ بھی ایک انقلاب کے بعد ہوسکتا ہے۔ تاہم سی جے پی تحریک کوئی انقلاب نہیں ہے بلکہ یہ صرف ان ہندوستانی نوجوانوں کی جذباتی برہمی کا اظہار ہے جنہیں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد بیروزگاری کا خدشہ لاحق ہے یا بیروزگار ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ہمارے نوجوان Home Line کے بچوں کی طرح ہیں جو اپنی تباہی تک پہنچنے کیلئے پائڈ پائپر کو فالو کیا ہے۔

ماضی کی سیاسی تحریکوں سے ملے سبق:۔ اندرا گاندھی نے غریبی ہٹاؤ کا نعرہ دیا اور ہندوستان بشمول ملک کے نوجوان ان کی تائید وحمایت میں اتر آئے اور کانگریس کے حق میں اپنے ووٹوں کا استعمال کیا۔ اندرا گاندھی کو عہدہ وزارت عظمی پر فائز کیا۔ 2011ء میں انا ہزارے نے کرپشن ہٹاؤ کا نعرہ دیا ان کے اطراف بھی بہت بڑا ہجوم بشمول نوجوان جمع ہوئے، ان کو فالو کرنے لگے لیکن بعد میں وہ تحریک بھی پھیکی پڑ گئی اور آج ہندوستان میں اس قدر زیادہ کرپشن ہے جو پہلے کبھی نہیں تھا۔ 2014ء کے لوک سبھا انتخابات میں نریندر مودی نے سب کا وکاس جیسا نعرہ لگایا، نوجوانوں نے ان کی تائید کی اور یہ سوچ کر بی جے پی کو اقتدار عطا کیا کہ ترقی کروڑہا نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرے گی، تاہم فی الوقت ہندوستان میں بیروزگاری ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی۔ جنتر منتر پر کاکروچس کا احتجاج شائد آپ کو قبول ہو لیکن پارلیمنٹ تک مارچ قبول نہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہیکہ پارلیمنٹ ایک خودمختار ادارہ ہے اور دنیا کی کوئی بھی حکومت اس قسم کے مارچ کی اجازت نہیں دے گی یا اسے برداشت نہیں کرے گی۔ بہرحال توقع کے عین مطابق پارلیمنٹ کی جانب مارچ کرنے والے مظاہرین کو راستے میں ہی روک لیا گیا اور انہیں منتشر کرنے کیلئے طاقت کا استعمال کیا گیا۔ تاہم سی جے پی تحریک اگرچہ صرف ایک جذباتی برہمی یا غصہ ہے لیکن اس کی اپنی اہمیت ہے۔ اس سے پہلے راقم نے ایک مضمون تحریر کیا تھا جس میں سی جے پی کو ایک Joke قرار دیا تھا، ایک بلبلا قرار دیا تھا جو جلد ہی پھٹ جائے گا، بخارات میں تبدیل ہوجائے گا۔

غزل

جینا عذاب کیوں ہے یہ کیا ہو گیا مجھے
کس شخص کی لگی ہے بھلا بد دعا مجھے

میں اپنے آپ سے تو لڑا ہوں تمام عمر
اے آسمان تو بھی کبھی آزما مجھے

نکلے تھے دونوں بھیس بدل کے تو کیا عجب
میں ڈھونڈتا خدا کو پھرا اور خدا مجھے

پوچھیں گے مجھ کو گاؤں کے سب لوگ ایک دن
میں اک پرانا پیڑ ہوں تو مت گرا مجھے

اس گھر کے کونے کونے میں یادوں کے بھوت ہیں
الماریاں نہ کھول بہت مت ڈرا مجھے

سلمان اختر

کرپٹوکرنسی: شرعی نقطۂ نظر اور معاصر فقہی مباحث کا جامع خاکہ

اس سلسلے کی آخری قسط میں ہم کرپٹو مارکیٹ کے پھیلاؤ، اس کے معاشرتی و اخلاقی اثرات اور عالمی فقہی اداروں کی حتمی آراء کا جائزہ لیں گے، ڈیجیٹل اثاثوں کی دنیا میں ایک بڑا حیرت انگیز پہلو ان کی تعداد میں ہونے والا بے پناہ اور تیز ترین اضافہ ہے۔ معاصر معاشی رپورٹس میں اس حوالے سے دو مختلف دائرے سامنے آتے ہیں۔ ایک مروجہ عدد کے مطابق عالمی سطح پر فعال کرپٹو کرنسیوں کی تعداد تقریباً ۳۵ ہزار سے ۴۰ ہزار کے درمیان بیان کی جاتی ہے۔ جبکہ دوسرے وسیع تر معاشی تجزیوں کے مطابق، عالمی بلاک چین ایکو سسٹم میں چھوٹے بڑے ڈیجیٹل ٹوکنز اور کرپٹو اثاثوں کی کل تعداد تین کروڑ سے پانچ کروڑ تک جا پہنچتی ہے، جن میں سے تقریباً دس ہزار سے ۱۷ ہزار ٹوکنز ایسے ہیں جو قابلِ ذکر ویلیو یا لیکویڈیٹی کے ساتھ ایکٹیو ٹریڈنگ کا حصہ ہیں۔ اس تعداد میں اتنی تیزی سے اضافے کا بنیادی سبب لو کوڈ پلیٹ فارمز (Low-code Platforms) کا آنا ہے، جس کی وجہ سے اب محدود تکنیکی وسائل رکھنے والا کوئی بھی عام شخص یا ادارہ اپنا نیا ٹوکن منٹوں میں لانچ کرسکتا ہے۔ اس آسانی نے مارکیٹ میں ایسے خطرات پیدا کردیے ہیں کہ روزانہ ہزاروں ایسے ٹوکن جاری ہوتے ہیں جن کے پیچھے نہ کوئی معتبر کاروبار ہوتا ہے، نہ شفاف گورننس ہوتی ہے، نہ کوئی پائیدار افادیت ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی مینجمنٹ کسی فورم پر جواب دہ ہوتی ہے۔ اسی ساختی کمزوری کی وجہ سے کرپٹو مارکیٹ کا ایک بڑا حصہ فراڈ، دھوکے دہی اور گمراہ کن اسکیموں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ ان میں پونزی اسکیمیں (Ponzi Structures) اور پیرامڈ اسکیمیں (Pyramid Schemes) عام ہیں، جہاں کسی حقیقی کاروبار کے بغیر نئے سرمایہ کاروں کا پیسہ پرانے سرمایہ کاروں کو منافع کے نام پر دے دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ملٹی لیول مارکیٹنگ (MLM)، پمپ اینڈ ڈمپ آپریشنز (Pump-and-Dump) جہاں ٹوکن کی قیمت مصنوعی طور پر بڑھا کر عام لوگوں کو پھنسایا جاتا ہے اور انویسٹرز خود بھاری منافع لے کر نکل جاتے ہیں اور یقینی منافع (Guaranteed Returns) کے جھوٹے وعدے شامل ہیں۔ مزید برآں، فرضی انویسٹمنٹ پروجیکٹس، جعلی ایکسچینجز، اور 'رگ پلز' (Rug Pulls) جہاں سرمایہ جمع کرنے کے بعد پوری مینجمنٹ راتوں رات غائب ہوجاتی ہے، جیسے واقعات نے لاکھوں معصوم لوگوں کی جمع پونجی کو برباد کیا ہے۔ چونکہ یہ پورا نظام حقیقی معیشت سے کٹا ہوا ہے اور پیداوار، روزگار یا حقیقی اثاثہ سازی (Real Asset Creation) میں کوئی حصہ نہیں ڈالتا، اس لیے اس کا نفع صرف چند افراد تک محدود رہتا ہے جبکہ معاشرے کو کوئی اجتماعی فائدہ پہنچنے کے بجائے صرف مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایکسچینجز کی ناکامی (Exchange Failure) اور دیوالیہ پن (Bankruptcy) کا خطرہ بھی صارفین کے فنڈز کے ضائع ہونے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ جب ایکسچینجز صارفین کے اثاثوں کو اپنے ذاتی فنڈز سے الگ نہیں رکھتیں، یا ان ٹوکنز کو کسی تیسرے فریق کو قرض پر دے دیتی ہیں، تو ہیکنگ، فراڈ یا ناقص مینجمنٹ کی وجہ سے پوری ایکسچینج دیوالیہ ہوجاتی ہے اور انویسٹرز کے پاس کوئی قانونی راستہ باقی نہیں رہتا۔ یہ صورتحال صارفین کو شدید کسٹڈی رسک (Custody Risk)، کاؤنٹر پارٹی رسک، اور گورننس رسک میں مبتلا کردیتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، کرپٹو ٹرانزیکشنز میں پائی جانے والی نام نہاد گمنامی یا نیم گمنامی (Pseudonymity) جہاں بلاک چین پر ایڈریس تو ظاہر ہوتا ہے مگر اس کے پیچھے موجود حقیقی شخص کا نام چھپا رہتا ہے بی اسے منی لانڈرنگ، منشیات کی اسمگلنگ، تاوان کی ادائیگی (Ransomware) اور ٹیکس چوری جیسی حرام و ناجائز سرگرمیوں کا آسان ذریعہ بنا دیتی ہے۔ اگرچہ ممانعت پر مبنی فتاویٰ (جیسے مصر کے دارالافتاء کی رولنگ) میں اس پہلو کو بہت نمایاں کیا گیا ہے، مگر فقہی باریکی یہ ہے کہ کسی نیوٹرل انسٹرومنٹ کا صرف ناجائز استعمال اسے فی نفسہ حرام نہیں بناتا، کیونکہ نقد رقم اور انٹرنیٹ بھی غلط کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے دیکھا یہ جائے گا کہ کیا اس ٹوکن کا بنیادی ڈیزائن ہی حرام کاموں کے لیے ہے یا اس کا غالب استعمال (Dominant Use) ناجائز امور میں ہورہا ہے۔ انہی تمام وجوہات اور خطرات کی بنیاد پر، جب ہم مقاصدِ شریعت کے عظیم الشان اصول 'حفظِ مال' (مال کی حفاظت) کا جائزہ لیتے ہیں، تو یہ واضح ہوتا ہے کہ غیرمعمولی اور غیر قابو شدہ رسک لوگوں کی عمر بھر کی کمائی کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر اور عالمی سطح کے معتبر ترین اداروں نے اس پر سخت موقف اختیار کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کا موقف یہ ہے کہ مروجہ کرپٹو کرنسی ایک خیالی اور فرضی (Fictitious) چیز ہے، یہ شرعاً معتبر مال ہے نہ عرفی کرنسی، اس میں صحیح شرعی قبضہ موجود نہیں اور اس کا قریبی تعلق سود اور قمار (جوا) سے ہے، اس لیے اس میں انویسٹمنٹ اور ٹریڈنگ ناجائز ہے۔ اسی موقف کو جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نے بھی من و عن نقل اور اینڈورس (Endorse) کیا ہے۔ مزید برآں، جون ۲۰۲۶ء میں عالمی میڈیا (بشمول رائٹرز اور ڈان) میں دارالعلوم کراچی کا ایک تازہ فتویٰ رپورٹ ہوا، جس پر شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اور دارالعلوم کراچی کے دیگر جلیل القدر علماء کے دستخط منسوب تھے۔ اس فتوے میں پیش کردہ مخصوص کرپٹو اسٹرکچر اور ٹرانزیکشنز (بشمول USDT) کا جائزہ لیتے ہوئے علماء نے اسے شرعاً معتبر مال اور جائز آلۂ ادائیگی تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ حال ہی میں مفتی تقی عثمانی صاحب کے وائرل ہونے والے ارشادات سے بھی عوام میں یہ سوال ابھرا کہ کیا یہ اب حرام ہوا ہے؟ تو حقیقت یہ ہے کہ ان کے ہاں حرمت اور عدم جواز کا حکم پہلے سے ہی قائم تھا اور اب بھی برقرار ہے۔ دوسری طرف، اس موضوع پر علمی و ادارہ جاتی تحقیق اب بھی مسلسل جاری ہے۔ جیسا کہ جولائی ۲۰۲۶ء میں مفتی فراز آدم صاحب کی ایک علمی اطلاع کے مطابق، مفتی محمد تقی عثمانی صاحب ہی کی ہدایت پر انہوں نے دارالعلوم کراچی میں ایک تفصیلی ریسرچ پیش کی، جس میں ڈیجیٹل اثاثوں کی ملکیتی حیثیت (Proprietary Status)، مال کی فقہی حقیقت اور فنانشل رائٹس کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دارالعلوم کراچی اس وقت مختلف کیٹیگریز کے ڈیجیٹل اثاثوں کا ایک وسیع تر ادارہ جاتی جائزہ لے رہا ہے اور پاکستان کے ورچوئل اسسٹ ریگولیٹر کے ساتھ بھی علمی گفت وشنید جاری ہے۔ اس لیے موجودہ صورتحال میں محتاط علمی موقف یہ ہے کہ جون ۲۰۲۶ء کا فتویٰ اس مخصوص کرپٹو اسٹرکچر پر تھا جو علماء کے سامنے پیش کیا گیا تھا، جبکہ مختلف ڈیجیٹل اثاثوں کا وسیع تر مطالعہ ابھی جاری ہے۔ یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ مستقبل کے ہر ریگولیٹڈ یا اثاثوں کی پشت پناہی رکھنے والے ٹوکن پر پہلے ہی سے ایک حتمی حکم صادر ہوچکا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہندوستان میں موجود مایہ ناز فقہی ادارے 'اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا' کے سالانہ سیمینار میں، جہاں ملک بھر کے تقریباً ۳۰۰ سے ۴۰۰ جلیل القدر علماء کرام جمع ہوئے تھے، انہوں نے اس موضوع پر تفصیلی سیشنز اور طویل مباحث کے بعد فی الحال 'توقف' (عجلت میں کوئی حکم نہ لگانے اور انتظار کرنے) کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اکیڈمی کے علماء کا موقف یہ ہے کہ اس کی حقیقت ابھی تک مکمل طور پر واضح نہیں ہے بلکہ کئی پہلو مبہم اور غیر واضح ہیں، لہٰذا جب تک اس کے تمام معاشی و تکنیکی رخ کھل کر سامنے نہیں آجاتے، تب تک انتظار کیا جائے۔ ممانعت کے قائلین جہاں غرر، قمار، فراڈ، معیشت سے عدم تعلق اور مقاصدِ شریعت کو بنیاد بناتے ہیں، وہاں جواز یا مشروط قبولیت کی گنجائش دیکھنے والے علماء اس بات پر زور دیتے ہیں کہ غیر مادی چیز بھی مال ہوسکتی ہے اور ہر کرپٹو پروجیکٹ کو ایک لاٹھی سے نہیں ہانکا جاسکتا۔ ہمارا مقصد یہاں کوئی حتمی حکم لگانا نہیں، بلکہ ان تمام علمی مباحث کو سامنے لانا ہے جو تحقیق کے محتاج ہیں اور جن پر غور وفکر کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسے جیسے وقت کے ساتھ اس کے پہلو مزید واضح ہوں گے، ان شاء اللہ علماء کرام کے مواقف میں بھی مزید نکھار اور تفصیل آتی جائے گی۔ تاہم، ایک مسلمان کے لیے مروجہ غیر مستحکم اور غیر واضح کرپٹو مارکیٹ میں کودنے سے پہلے تقویٰ، احتیاط اور اپنے مال کے تحفظ کا تقاضا یہی ہے کہ وہ ایسے مشتبہ معاملات سے دور رہے جن کے نقصانات نفع سے کہیں زیادہ ظاہر ہوچکے ہیں۔ شریعتِ اسلامیہ کا مزاج یہ ہے کہ جب حلال و حرام یا نفع و نقصان کے ترازو میں ابہام پیدا ہوجائے، تو عافیت شبہات سے بچنے میں ہی مضمر ہوتی ہے۔

زمینی سطح کی اختراعات معاشرے کی

ضروریات سے ہم آہنگ ہوتی ہیں: صدر مرمو

نئی دہلی: اٹل انوویشن مشن سے وابستہ زمینی سطح کے اختراع کاروں کے ایک وفد نے آج راشٹرپتی بھون کلچرل سینٹر میں صدر جمہوریہ ہند، محترمہ دروپدی مرمو سے ملاقات کی۔ صدر جمہوریہ نے ان اختراع کاروں کی جانب سے منعقد کی گئی نمائش کا بھی دورہ کیا، ان کی اختراعات کا مشاہدہ کیا اور ان سے تبادلۂ خیال کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستان اپنے وسیع پیمانے اور اختراعی جذبے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زمینی سطح کی اختراعات کے میدان میں عالمی طاقت بننے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ زمینی سطح کی اختراعات معاشرے کی ضروریات سے بھرپور مطابقت رکھتی ہیں، کیونکہ ان میں مقامی تجربے، سائنسی سوچ اور انفرادی تخلیقی صلاحیت کو سماجی ذمہ داری کے احساس کے ساتھ یکجا کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ملک بھر کے اختراع کار مقامی مسائل کے ایسے حل تیار کر رہے ہیں جو قومی سطح پر بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کی یہ نمائش اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ زمینی سطح کے اختراع کار کچرے کو دولت میں تبدیل کرنے، توانائی کے تحفظ، خواتین اور خصوصی ضروریات کے حامل افراد کے لیے سہولتوں میں اضافہ، ماحولیاتی تحفظ، زراعت اور فنون کے تحفظ جیسے اہم شعبوں میں قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ صدرِ جمہوریہ نے کہا کہ معاشرتی تبدیلی صرف خیالات سے ممکن نہیں ہوتی، بلکہ ان خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایسا سازگار ماحول درکار ہوتا ہے جو باصلاحیت افراد کی رہنمائی کرے اور انہیں مناسب پلیٹ فارم اور وسائل فراہم کرے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ اٹل کمیونٹی انوویشن سینٹر زمینی سطح کے اختراع کاروں کو رہنمائی، تکنیکی معاونت اور ان کے اختراعی خیالات کو پائیدار کاروباری منصوبوں میں تبدیل کرنے کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ وکست بھارت کا خواب اسی وقت حقیقت کی شکل اختیار کر سکے گا جب ہر شہری مسائل کے حل کے لیے اختراعی سوچ کے ساتھ کام کرے گا۔ انہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ مختلف ادارے اور شہری ایک مشترکہ مقصد کے تحت مل کر کام کر رہے ہیں اور ملک میں اختراع کا فروغ مسلسل مضبوط ہو رہا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ایسی کوششوں کے ثمرات معاشرے کے وسیع طبقے تک پہنچیں گے۔ صدر جمہوریہ نے اس بات کا ذکر کیا کہ بہت سے اختراع کار محدود وسائل، غیر یقینی حالات اور بار بار پیش آنے والے چیلنجز کے باوجود اپنے عزم پر قائم رہے۔ انہوں نے ان کی اس لگن کو سراہا کہ وہ اختراع کے ذریعے افراد، خاندانوں اور معاشروں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے پُرعزم ہیں۔ صدر جمہوریہ نے اختراع کاروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی اختراعات کو مسلسل بہتر بناتے رہیں، تحقیقی اداروں، صنعت اور دیگر اختراع کاروں کے ساتھ تعاون کو فروغ دیں اور اپنی اختراعات کو زیادہ وسیع سطح تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں۔ معاشرے کی ضروریات سے ہم آہنگی: صدر مرمو نے زور دیا کہ نچلی سطح کی اختراعات معاشرے کی حقیقی ضروریات کے عین مطابق ہوتی ہیں۔ ان میں مقامی تجربہ، سائنسی سوچ، ذاتی تخلیق اور سماجی ذمہ داری کا احساس یکجا ہوتا ہے۔ عالمی طاقت بننے کی صلاحیت: انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے پاس اپنے وسیع تنوع اور اختراعی جذبے کو بروئے کار لا کر گراس روٹ انوویشن (زمینی سطح کی جدت) میں دنیا کی سب سے بڑی طاقت بننے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔

بھارت اور بھوٹان نے ترقیاتی تعاون کا جائزہ لیا

اس موقع پر ۳۳۲ کروڑ مالیت کے ۱۲ نئے پروجیکٹ ٹائیڈ اسسٹنس منصوبوں کی منظوری دی گئی

تھمپو/نئی دہلی: ہندوستان اور بھوٹان نے بھوٹان کے 13ویں پانچ سالہ منصوبے (2024-29) کے تحت جاری دوطرفہ ترقیاتی تعاون کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر 332 کروڑ روپے مالیت کے 12 نئے پروجیکٹ ٹائیڈ اسسٹنس (PTA) منصوبوں کی منظوری دی گئی۔ خارجہ سکریٹری وکرم مصری اپنے بھوٹانی ہم منصب پیما لیکیتوپ دورجی کی دعوت پر 30 اور 31 جولائی کو بھوٹان کے سرکاری دورے پر ہیں، جہاں وہ پانچویں ہند-بھوٹان ترقیاتی تعاون مذاکرات کی مشترکہ صدارت کر رہے ہیں۔ دورے کے دوران وکرم مصری نے بھوٹان کے شاہ سے ملاقات کی، جبکہ وزیر اعظم شیرنگ ٹوبگے اور وزیر خارجہ و بیرونی تجارت ڈی این دھنگیل سے بھی تبادلۂ خیال کیا۔ دونوں ممالک کے مشترکہ بیان کے مطابق، مذاکرات میں ترقیاتی شراکت داری، توانائی، تجارت و سرمایہ کاری، رابطہ کاری، عوامی روابط اور باہمی دلچسپی کے دیگر علاقائی امور پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ دونوں فریقوں نے بھوٹان کے 13ویں پانچ سالہ منصوبے کے لیے ہندوستان کی جانب سے فراہم کیے جانے والے 10 ہزار کروڑ روپے کے امدادی پیکیج پر عمل درآمد کا بھی جائزہ لیا۔ اس امداد میں پروجیکٹ ٹائیڈ اسسٹنس ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹس، اقتصادی محرک پروگرام اور پروگرام گرانٹ شامل ہیں۔ 12 نئے منصوبوں کی منظوری کے بعد اب تک 82 پی ٹی اے منصوبے منظور کیے جا چکے ہیں، جن کی مجموعی مالیت 860,6 کروڑ روپے ہے۔ ان منصوبوں کا تعلق بنیادی ڈھانچے، صحت، زراعت، شہری سہولیات اور آفات سے نمٹنے جیسے شعبوں سے ہے۔ ہندوستان اب تک 250,1 کروڑ روپے اقتصادی محرک پروگرام، 20.735 کروڑ روپے ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ منصوبوں اور 200 کروڑ روپے پروگرام گرانٹ کے طور پر جاری کر چکا ہے۔ اجلاس میں ان فنڈز کے استعمال کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ ہندوستانی وفد نے بھوٹان کی ترقیاتی ترجیحات کی حمایت جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا، جبکہ بھوٹانی فریق نے ہندوستانی تعاون کو اپنے 13ویں پانچ سالہ منصوبے کے لیے نہایت اہم قرار دیا۔ دورے کے دوران دونوں ممالک کے خارجہ سکریٹریوں نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے تھمپو ایکولوجیکل پارک اور اولاکھا پارک کا افتتاح بھی کیا، جو ''تھمپو میں گرین انفراسٹرکچر اور کھلی جگہوں'' کے منصوبے کے تحت تعمیر کیے گئے ہیں۔ اسی موقع پر ''بھوٹان میں برقی گاڑیوں کے فروغ'' کے منصوبے کے تحت خریدی گئی 45 الیکٹرک گاڑیاں بھی بھوٹانی حکومت کے حوالے کی گئیں۔ دونوں فریقوں کی موجودگی میں دو اہم دستاویزات کا تبادلہ بھی ہوا۔ ان میں پہلی، بھوٹان کی حکومت اور ایگزم بینک آف انڈیا کے درمیان 4,000 کروڑ روپے کی رعایتی لائن آف کریڈٹ کے معاہدے سے متعلق تھی، جس کا مقصد بھوٹان میں توانائی کے منصوبوں کو فروغ دینا ہے۔ دوسری دستاویز ایمس، نئی دہلی اور کھیسر گیالپو یونیورسٹی آف میڈیکل سائنس، بھوٹان کے درمیان صحت کی تعلیم، تربیت اور تحقیق میں تعاون کے لیے مفاہمتی یادداشت تھی۔ بھوٹان میں ہندوستانی سفارت خانے کے مطابق، شاہِ بھوٹان سے ملاقات کے دوران وکرم مصری نے ترقیاتی تعاون کی پیش رفت سے آگاہ کیا۔

اے پی سی آر کو سپریم کورٹ سے بڑی قانونی کامیابی

کھنڈوا میں ۲۵ مکانات کے انہدام پر کورٹ نے لگائی عبوری روک

نئی دہلی: ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (اے پی سی آر) نے مدھیہ پردیش کے ضلع کھنڈوا میں 25 رہائشی مکانات کو منہدم کیے جانے کے خلاف سپریم کورٹ آف انڈیا سے فوری عبوری تحفظ حاصل کر لیا ہے، جس کے نتیجے میں مجوزہ انہدامی کارروائی فی الحال روک دی گئی ہے۔ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کی جبل پور بنچ کی جانب سے ان مکانات کو منہدم کرنے سے متعلق نوٹس اور حکم جاری ہونے کے بعد اے پی سی آر نے متاثرہ خاندانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے فوری طور پر سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ معاملے کی سنگینی اور فوری نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اے پی سی آر کی قانونی ٹیم، جس میں ایڈووکیٹ نظام پاشا، احمد ابراہیم، کبیر پال، اوستیکا داس اور ایڈووکیٹ آن ریکارڈ لطفیر احمد بی ایف شامل ہیں، نے ہنگامی بنیادوں پر اسپیشل لیو پٹیشن تیار کی۔ یہ عرضی گزشتہ روز تیار کی گئی اور آج صبح سپریم کورٹ میں فوری سماعت کے طریقۂ کار کے تحت دائر کر دی گئی۔ یہ مقدمہ کمرون نشا و دیگر بنام میونسپل کارپوریشن، کھنڈوا و دیگر کے عنوان سے ڈائری نمبر 45938/2026 کے تحت درج کیا گیا ہے۔ اگرچہ مقدمہ ابھی باقاعدہ سماعت کے لیے فہرست میں شامل نہیں ہوا ہے، تاہم سپریم کورٹ نے عبوری تحفظ فراہم کرتے ہوئے ہدایت دی ہے کہ جب تک عدالت اس معاملے پر غور نہیں کر لیتی ہے، اس وقت تک کسی بھی مکان کو منہدم نہ کیا جائے۔ اس عدالتی حکم کے بعد 25 رہائشی مکانات کے خلاف مجوزہ بلڈوزر کارروائی فی الحال روک دی گئی ہے۔ اس فیصلے سے ان تمام 25 متاثرہ خاندانوں کو فوری ریلیف ملا ہے، جو اپنے گھروں سے محروم ہونے کے شدید خطرے سے دوچار تھے۔ اے پی سی آر اپنی قانونی ٹیم کی بروقت، مؤثر اور انتھک کوششوں کو سراہتی ہے، جن کی بدولت متاثرہ خاندانوں کو فوری قانونی تحفظ حاصل ہوا۔ تنظیم اس مقدمے میں سپریم کورٹ کے سامنے متاثرہ خاندانوں کی نمائندگی جاری رکھے گی اور قانون کے مطابق ان کے حقوق کے مکمل تحفظ کے لیے ہر ممکن قانونی اقدام کرے گی۔

بھارت کے ۱۰۱ کروڑ شہریوں کو سماجی تحفظ کے دائرہ میں لایا گیا ہے: ڈاکٹر منسکھ

ہندوستان کے سماجی تحفظ کے نظام میں اب تقریباً ۱۰۱ کروڑ افراد، یا آبادی کے ۶۸ فیصد سے زیادہ کا احاطہ کیا گیا ہے

نئی دہلی: ہندوستان کے سماجی تحفظ کے نظام میں اب تقریباً 101 کروڑ افراد، یا آبادی کے 68 فیصد سے زیادہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر برائے محنت و روزگار اور نوجوانوں کے امور اور کھیل ڈاکٹر منسکھ منڈاویہ نے آج نئی دہلی میں چوتھی عالمی صنعتی تعلقات کی چوٹی کانفرنس میں یہ بات کہی۔ وزیر نے کہا کہ اس اعداد و شمار کو انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (آئی ایل او) نے گزشتہ ہفتے حیدرآباد میں برکس لیبر منسٹرس میٹنگ میں اجاگر کیا تھا، جو ہندوستان کے سماجی تحفظ کی کوریج کی عالمی سطح پر پہچان کی گواہی دیتا ہے۔ اس سمٹ کا اہتمام آل انڈیا آرگنائزیشن آف ایمپلائرز نے فیڈریشن آف انڈین چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور آئی ایل او کے اشتراک سے کیا ہے۔ ڈاکٹر منسکھ منڈاویہ نے کہا کہ ہم آہنگ صنعتی تعلقات کے لیے حکومتوں، صنعتوں، آجروں، کارکنوں اور ٹریڈ یونینوں کے درمیان مسلسل تال میل کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ معاشی ترقی اور روزگار کی فراہمی ایک ساتھ آگے بڑھ سکے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ صنعت کاری قومی ترقی کے لیے ضروری ہے کیونکہ اس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں، مرکزی وزیر نے معاش کے مواقع کو بڑھانے، معیشت کو مضبوط بنانے اور خواتین کو بااختیار بنانے میں سیلف ہیلپ گروپس اور کوآپریٹو ماڈلز، خاص طور پر خواتین کی زیر قیادت اقدامات کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ متوازن ترقیاتی ماڈل کا ہونا ضروری ہے جو کارکنوں کی فلاح و بہبود اور سماجی تحفظ کو آگے بڑھانے کے ساتھ ساتھ آجروں کے لیے کاروبار کرنے میں آسانی کو یقینی بنائے۔ ڈاکٹر منڈاویہ نے اس بات پر زور دیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، پائیدار اقتصادی ترقی، مستحکم ٹیکسیشن، بڑھتی ہوئی بچت، اعلیٰ قوت خرید اور مینوفیکچرنگ میں اضافہ، نے ترقی اور روزگار کا ایک اچھا دور بنایا ہے۔ روزگار کی لچک کو بہتر بنانے کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ جی ڈی پی میں ہر ایک فیصد اضافے سے 1.11 فیصد روزگار میں اضافہ ہو رہا ہے، جب کہ بارہ سال پہلے روزگار میں 0.008 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ڈاکٹر منڈاویہ نے یہ بھی اشارہ کیا کہ ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس کارپوریشن کو اپنی اسکیم کے تحت نگہداشت کا واحد فراہم کنندہ رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کارپوریشن کی آئندہ اصلاحات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اچھی طرح سے چلنے والے نجی ہسپتالوں کو ای ایس آئی سی سہولیات کے طور پر نامزد کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے ایمپلائیز پروویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن (ای پی ایف او) کے مکمل ڈیجیٹل دعووں اور واحد UAN پر اکاؤنٹس کی خودکار منتقلی کی طرف بھی اشارہ کیا، جس میں یو پی آئی کی بنیاد پر واپسی زیر غور ہے۔ ای شرم پورٹل اس ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے کروڑوں غیر منظم مزدوروں (جیسے ہاکرز، تعمیراتی مزدور، اور گھریلو ملازمین) کی رجسٹریشن کی گئی ہے تاکہ انہیں براہ راست سرکاری فوائد مل سکیں۔ اس دائرے میں پینشن، حادثاتی انشورنس، صحت کی دیکھ بھال (جیسے آیوشمان بھارت)، اور دیگر فلاحی اسکیمیں شامل ہیں۔

بھارت نے پی او جی کے میں پاکستان کے ظالمانہ کریک ڈاؤن کی مذمت کی

عالمی برادری سے مداخلت کا مطالبہ کیا

نئی دہلی: بھارت نے جمعہ کے روز پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر (پی او جے کے) میں سکیورٹی کریک ڈاؤن پر پاکستان پر اپنی تنقید کو تیز کرتے ہوئے بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ اسلام آباد کے اقدامات کا جائزہ لے اور اسے شہریوں کے خلاف مظالم کے طور پر بیان کرنے کے لئے اسے ذمہ دار ٹھہرائے۔ یہ تبصرہ ان رپورٹس کے درمیان سامنے آئے ہیں کہ 27 جولائی سے لے کر اب تک 40 کے قریب افراد مارے جا چکے ہیں کیونکہ سکیورٹی فورسز نے علاقے میں بلدیاتی انتخابات کے دوران مظاہرین کے خلاف کارروائی کی تھی۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ پرامن مظاہرین کے خلاف طاقت کے استعمال سے متعدد ہلاکتیں ہوئیں اور متعدد زخمی ہوئے۔ ہفتہ وار میڈیا بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ پاکستانی اسٹیبلشمنٹ نے پاک مقبوضہ جموں و کشمیر میں شہریوں کے خلاف ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال جاری رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اطلاع دی گئی ہلاکتوں اور زخمیوں سے خطے میں لوگوں کے تئیں اسلام آباد کے نقطہ نظر کی عکاسی ہوتی ہے اور بین الاقوامی توجہ کی ضرورت ہے۔ پاک مقبوضہ جموں و کشمیر نے گزشتہ کئی ہفتوں کے دوران مسلسل مظاہروں کا مشاہدہ کیا ہے، جو کہ زندگی کے بڑھتے ہوئے اخراجات، انتظامی غفلت کے الزامات، سیاسی پسماندگی اور اقلیتی برادریوں کے خلاف امتیازی سلوک کے دعووں پر عوامی غصے کی وجہ سے ہے۔ مظاہروں کی زیادہ تر قیادت مشترکہ عوامی ایکشن کمیٹی نے کی ہے، جس نے علاقے کے کئی حصوں میں احتجاج کو متحرک کیا ہے۔ ہندوستان نے کہا کہ اس پیش رفت نے رہائشیوں میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو اجاگر کیا اور پاکستان کے حالات سے نمٹنے پر سوال اٹھایا۔ وزارت خارجہ کے مطابق، انتخابی مدت کے دوران مبینہ کریک ڈاؤن کے نتیجے میں نمایاں شہری ہلاکتیں ہوئیں۔

مرکزی کابینہ نے ۵ ہزار میگاواٹ کے فلوٹنگ سولر پروجیکٹس کیلئے 5,070 کروڑ روپئے کی پی ایم سوریا سروور یوجنا کو منظوری دی

نئی دہلی: پریس انفارمیشن بیورو (PIB) کے مطابق، وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے جمعہ کو پردھان منتری سوریہ سروور یوجنا (PM-SSY) کو منظوری دی، ایک نئی اسکیم جس کا مقصد توانائی ذخیرہ کرنے والے نظام کے ساتھ مربوط فلوٹنگ سولر فوٹو وولٹک پروجیکٹوں کو تیار کرنا ہے۔ اسکیم کا کل مالیاتی خرچہ 070,5 کروڑ روپے ہے۔ پی آئی بی کے مطابق، اس اقدام کا ہدف 5,000 میگاواٹ تیرتی شمسی صلاحیت کے ساتھ ساتھ مشترکہ توانائی کے ذخیرہ کرنے والے نظاموں کی ترقی ہے جس میں کم از کم دو گھنٹے ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے، جو کہ 10,000 میگاواٹ گھنٹہ کے برابر ہے۔ منصوبوں کو مالی سال 2026-27 اور مالی سال 2030-31 کے درمیان منظور کیا جائے گا، جبکہ اسکیم کے تحت مالی امداد مالی سال 2032-33 تک جاری رہے گی۔ پی آئی بی نے کہا کہ یہ منظوری نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سولر انرجی (این آئی ایس ای) کے ایک جائزے کے بعد سامنے آئی ہے، جس نے آبی ذخائر اور دیگر مناسب اندرون ملک آبی ذخائر میں ملک کی تیرتی شمسی صلاحیت کا تخمینہ 102.18 GWp کے قریب لگایا تھا۔

۲۱ ویں صدی ایسے نوجوانوں کا خیر مقدم کرے گی جو متعدد شعبوں سے علم کو یکجا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں: منوج سنہا

جموں: جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جمعہ کے روز کہا کہ 21 ویں صدی نوجوانوں کی ہوگی جو متعدد شعبوں سے علم کو یکجا کر سکتے ہیں اور پیچیدہ چیلنجوں کا اختراعی حل تلاش کر سکتے ہیں۔ یہ باتیں انہوں نے کلسٹر یونیورسٹی جموں میں نئے تعلیمی پروگراموں کے سلسلے کا افتتاح کرتے ہوئے کہیں۔ سنہا نے کہا کہ آج دنیا کسی ایک موضوع تک محدود ماہرین کے بجائے کثیر الشاخاتی مفکرین کا مطالبہ کرتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ 21 ویں صدی ان نوجوانوں کا خیر مقدم کرے گی جو صرف ایک مضمون کے ماہر نہیں ہیں لیکن متعدد شعبوں سے علم کو اکٹھا کر سکتے ہیں اور نئے حل تلاش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہاں لوک بھون میں یونیورسٹی کے ڈیزائن یور ڈگری پروگرام اور دیگر تعلیمی اقدامات کے آغاز کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل ان لوگوں کا ہے جو امکانات کو پہچانتے ہیں، نہ کہ حدود۔ یہ اقدام طلباء کو اپنے تعلیمی سفر کو اپنی دلچسپیوں، صلاحیتوں اور خواہشات کے مطابق یکجا کرنے کے لیے بااختیار بناتا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ علم کی سرحدیں پھیل رہی ہیں اور معاشرے کو درپیش مسائل کثیر جہتی ہیں، جن کے بامعنی حل کے لیے کثیر الجہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ سنہا نے فزکس، کیمسٹری، نباتیات، حیوانیات، ریاضی اور جغرافیہ میں مربوط پروگراموں کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے کورسز پیچیدہ مسائل سے نمٹنے کے قابل جامع محققین کو تیار کرنے میں مدد کریں گے۔

جنرل دھیرج سیٹھ نے آج مقامی طور پر تیار کردہ ایکسٹریم ویدر گریڈ (ایکس ڈبلیو جی) ڈیزل لانچ کیا

آرمی چیف نے ملک میں ہی تیار کردہ 'ایکسٹریم ویدر گریڈ ڈیزل' لانچ کیا

نئی دہلی: چیف آف دی آرمی اسٹاف جنرل دھیرج سیٹھ نے آج نئی دہلی میں مقامی طور پر تیار کردہ ایکسٹریم ویدر گریڈ (ایکس ڈبلیو جی) ڈیزل لانچ کیا۔ بھارتی فوج اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے مشترکہ تعاون سے تیار کیا گیا یہ خصوصی ایندھن انتہائی موسمی حالات میں جنگی اور لاجسٹک گاڑیوں کی نقل و حرکت، حفاظت اور آپریشنل دستیابی کو بہتر بنائے گا۔ یہ ٹیکنالوجی بلند پہاڑی اور شدید سردی والے علاقوں میں وسیع تر شہری استعمال کے لیے بھی مؤثر ہے اور آتم نربھر بھارت کی جانب ایک اہم قدم کی نمائندگی کرتی ہے۔ روایتی ڈیزل انتہائی کم درجہ حرارت میں گاڑھا ہو سکتا ہے اور ایندھن کے فلٹرز کو بند کر سکتا ہے، جس سے بلند پہاڑی اور برف سے ڈھکے علاقوں میں گاڑیوں کے آپریشن پر اثر پڑتا ہے۔ ایکس ڈبلیو جی ڈیزل اس چیلنج پر قابو پاتا ہے اور منفی 42 ڈگری سیلسیس تک کے درجہ حرارت میں بھی مؤثر رہتا ہے۔ بی ایس-VI معیارات اور آئی ایس 1460:2025 وضاحتوں کے مطابق اسے بھارتی فوج کے موجودہ گاڑیوں کے بیڑے میں انجن میں کسی ترمیم یا دوبارہ منظوری کے بغیر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے سی او اے ایس نے ایکس ڈبلیو جی ڈیزل کو ایک ایسی تبدیلی لانے والی مقامی اختراع قرار دیا جو انتہائی موسمی حالات میں نقل و حرکت، آپریشنل تیاری اور مشن کی قابل اعتماد کارکردگی کو بہتر بنائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ایندھن ان طریقوں کو ختم کرے گا جو شدید سردیوں کے دوران گاڑیوں کو فعال رکھنے کے لیے پہلے ضروری ہوتے تھے، جس سے اہلکاروں کو تحفظ فراہم ہوگا اور ان کے حوصلے بلند رہیں گے۔ سی او اے ایس نے بھارتی فوج کی ٹیم اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کو ایک سال کے اندر یہ حل تیار کرنے پر ستائش کی اور اعتماد ظاہر کیا کہ یہ تعاون مختلف آپریشنل ضروریات کے لیے مزید خصوصی ایندھن تیار کرنے کا باعث بنے گا۔ فوجی استعمال کے علاوہ، یہ ٹیکنالوجی بلند پہاڑی اور انتہائی سردی والے علاقوں میں شہری صارفین کو بھی فائدہ پہنچائے گی، کیونکہ یہ سخت موسمی حالات میں کام کرنے والی گاڑیوں اور آلات کی قابل اعتماد کارکردگی اور حفاظت کو بہتر بنائے گی۔

ہند-برطانیہ تجارتی معاہدہ سے کیرالہ کو فائدہ ہوگا

انہوں نے کہا، ہم دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت میں اضافے کو لے کر بہت پُرجوش ہیں

ترواننت پورم۔ برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر برائے تمل ناڈو، کیرالہ اور پڈوچیری ستاپا چودھری نے کہا ہے کہ ہند-برطانیہ جامع اقتصادی و تجارتی معاہدہ (سی ای ٹی اے) کے تحت محصولات (ٹیرف) میں کمی سے کیرالہ کی برآمدات پر مبنی کئی صنعتوں کو فائدہ پہنچے گا اور ریاست اور برطانیہ کے درمیان تجارت مزید تیز، آسان اور کم لاگت والی ہو جائے گی۔ ترواننت پورم کے دورے کے دوران اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے ستاپا چودھری نے کہا کہ 15 جولائی سے نافذ ہونے والا یہ معاہدہ طویل مدت میں ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان دوطرفہ تجارت میں نمایاں اضافہ کرے گا۔ انہوں نے کہا، ''ہم دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت میں اضافے کو لے کر بہت پُرجوش ہیں، جس کے طویل مدت میں 25.5 ارب پاؤنڈ تک بڑھنے کی توقع ہے۔ کیرالہ کو سمندری مصنوعات، ٹیکسٹائل، یوگا اور صحت و تندرستی جیسے کئی شعبوں میں فائدہ ہوگا، کیونکہ ان شعبوں میں محصولات یا تو مکمل طور پر ختم کر دیے جائیں گے یا نمایاں طور پر کم کیے جائیں گے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اس معاہدے سے ''کیرالہ اور برطانیہ کے درمیان تجارت زیادہ آسان، تیز اور کم خرچ ہو جائے گی۔'' کیرالہ کے برآمدی ڈھانچے کا ذکر کرتے ہوئے ستاپا چودھری نے کہا کہ ریاست اس تجارتی معاہدے سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی بہترین صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا، ''کیرالہ کے پاس اس نوعیت کے تجارتی معاہدے سے فائدہ اٹھانے کے لیے مضبوط بنیادی ڈھانچہ موجود ہے۔ گزشتہ رات میں نے خود وژنجم بندرگاہ کا دورہ کیا اور دیکھا کہ اس میں نہ صرف ریاست بلکہ پورے ہندوستان اور جنوبی ایشیا کے لیے بھی بے پناہ امکانات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جن شعبوں میں کیرالہ پہلے ہی مضبوط مقام رکھتا ہے، ان کے برآمدکنندگان کو اس معاہدے سے نمایاں فائدہ حاصل ہوگا۔ واضح رہے کہ ہند-برطانیہ جامع اقتصادی و تجارتی معاہدہ (سی ای ٹی اے) 15 جولائی سے نافذ العمل ہے۔ اس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان منڈیوں تک رسائی بہتر بنانا، مختلف شعبوں میں محصولات کم کرنا، اور تجارت، سرمایہ کاری و کاروباری مواقع کو فروغ دینا ہے۔

وندے ماترم کو قانونی لزوم دینا مذہبی و آئینی آزادی پر حملہ ہے: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

بورڈ کے مطابق قانون سازی کے ذریعے کسی مخصوص مذہبی تصور یا عقیدے کو ملک کے تمام شہریوں پر مسلط کرنا دستورِ ہند کی بنیادی روح سے متصادم ہے

نئی دہلی: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے ترمیمی بل منظور کر کے وندے ماترم کی توہین کو قابلِ سزا جرم قرار دینے کے اقدام پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک کے آئینی، سیکولر اور جمہوری مزاج کے منافی اور شہریوں کی مذہبی آزادی پر ایک سنگین حملہ قرار دیا ہے۔ بورڈ کے مطابق قانون سازی کے ذریعے کسی مخصوص مذہبی تصور یا عقیدے کو ملک کے تمام شہریوں پر مسلط کرنا دستورِ ہند کی بنیادی روح سے متصادم ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے جاری کردہ اپنے بیان میں کہا کہ وندے ماترم کو قانونی جبر کے ذریعے تمام طبقات اور مذہبی برادریوں پر لازم کرنے کی کوشش نہ صرف نازیبا بلکہ دستور کے بنیادی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ دستور سازی کے مرحلے میں دستور ساز اسمبلی نے گہرے غور و خوض کے بعد وندے ماترم کے ابتدائی دو بندوں کو ہی قومی سطح پر قبول کیا تھا، جبکہ اس کے دیگر حصوں کے مذہبی مفاہیم کو ملک کے سیکولر کردار کے ساتھ ہم آہنگ نہیں سمجھا گیا تھا۔ ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ وندے ماترم کے بعض مندرجات ایسے مذہبی تصورات پر مبنی ہیں جن میں وطن کو ایک دیوی کی صورت میں پیش کر کے اس کی وندنا کی دعوت دی گئی ہے۔ مسلمان کے لیے یہ تصور اس کے بنیادی عقیدۂ توحید سے صریحاً متصادم ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مسلمان صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرتا ہے اور اس کی ذات، صفات، حقوق و اختیارات میں کسی بھی درجے کا شرک اس کے ایمان کے منافی ہے۔ چنانچہ کسی مسلمان کو اس کے عقیدے کے خلاف کسی مذہبی مفہوم کے حامل گیت، نعرے یا عمل میں شرکت پر مجبور کرنا ناقابلِ قبول ہے۔ انہوں نے کہا کہ دستورِ ہند کی دفعہ 25 ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل اور اس کی پیروی کی آزادی عطا کرتی ہے، جبکہ دفعہ 19 اظہارِ رائے کی آزادی کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ ان آئینی ضمانتوں کا واضح تقاضا ہے کہ کسی شہری کو اس کے مذہبی عقیدے اور ضمیر کے خلاف کسی گیت، نعرے، نظریے یا علامت کو اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ترجمان نے سپریم کورٹ کے معروف فیصلہ Bijoe Emmanuel بنام ریاستِ کیرالہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عدالتِ عظمیٰ نے حتیٰ کہ قومی ترانے جن گن من کے معاملے میں بھی یہ اصول تسلیم کیا کہ اگر کسی شخص کا مذہبی عقیدہ اسے کسی مخصوص عمل میں شرکت سے روکتا ہو تو اسے محض عدمِ شرکت کی بنیاد پر سزا نہیں دی جا سکتی۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ اظہارِ رائے کی آزادی میں بعض حالات میں خاموش رہنے کا حق بھی شامل ہے اور احترام کے ساتھ عدمِ شرکت کو بے احترامی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ وطن سے محبت اور وطن کی پوجا دو الگ تصورات ہیں۔ مسلمان اپنے وطن سے محبت کو اپنے دینی و شہری فریضے کا حصہ سمجھتے ہیں، لیکن وہ وطن کو معبود یا دیوی کا درجہ نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ حب الوطنی کا معیار کسی مخصوص نعرے یا گیت کی ادائیگی نہیں بلکہ ملک، اس کے آئین، عوام اور ان کے حقوق کے ساتھ وفاداری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ ایسے حساس اور تقسیم پیدا کرنے والے اقدامات کے بجائے ملک کو درپیش حقیقی مسائل ہی بے روزگاری، مہنگائی، غربت، تعلیم، صحت، معاشی عدمِ مساوات اور سماجی ناانصافی ہی کے حل پر توجہ مرکوز کرے۔ عوام کی توجہ بنیادی مسائل سے ہٹا کر جذباتی اور مذہبی تنازعات کو ہوا دینا نہ ملک کے مفاد میں ہے اور نہ ہی جمہوریت کے۔ ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ ایک مضبوط اور متحد ہندوستان وہی ہوگا جہاں ہر شہری کو مساوی عزت، انصاف اور آزادی حاصل ہو، جہاں کسی کی حب الوطنی کو اس کے مذہبی عقیدے کے ترازو میں نہ تولا جائے اور جہاں آئین کی بالادستی، مذہبی آزادی اور شہری حقوق کا تحفظ ہر حال میں یقینی بنایا جائے۔

گجرات کے منڈرا بندرگاہ نے ارجنٹینا سے آنے والی بھارت کی تاریخ کی سب سے بڑی خوردنی تیل کی کھیپ کو کامیابی کے ساتھ سنبھال کر نیا ریکارڈ قائم کیا

احمد آباد: گجرات کی منڈرا بندرگاہ نے ارجنٹینا سے آنے والی خوردنی تیل کی بھارت کی تاریخ کی سب سے بڑی سنگل ویسل کھیپ کو کامیابی سے سنبھال کر ایک نیا ریکارڈ قائم کردیا ہے۔ اڈانی پورٹس اینڈ اسپیشل اکنامک زون کے مطابق، ایم ٹی بنگش نامی بحری جہاز نے ارجنٹینا کے شہر سان لورینزو سے 66,800 میٹرک ٹن ڈی گمڈ سویا بین آئل منڈرا بندرگاہ پہنچایا، جو کسی بھی بھارتی بندرگاہ پر ایک ہی جہاز کے ذریعے لائی گئی خوردنی تیل کی سب سے بڑی کھیپ ہے۔ حکام کے مطابق، 229 میٹر طویل اس بحری جہاز سے اتنی بڑی مقدار میں مائع کارگو کی کامیاب نقل وحمل منڈرا بندرگاہ کے جدید انفراسٹرکچر، گہرے ڈرافٹ، مربوط کارگو ہینڈلنگ نظام اور اعلیٰ آپریشنل صلاحیتوں کا مظہر ہے۔ اڈانی پورٹس کا کہنا ہے کہ یہ سنگِ میل نہ صرف منڈرا بندرگاہ کی مائع کارگو سنبھالنے کی صلاحیت کو اجاگر کرتا ہے بلکہ بھارت کی خوردنی تیل کی درآمدی سپلائی چین کو مزید مضبوط اور مؤثر بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ ماہرین کے مطابق، یہ کامیابی منڈرا بندرگاہ کی عالمی معیار کی سہولیات اور بھارت کی بڑھتی ہوئی بندرگاہی صلاحیتوں کی عکاس ہے، جس سے ملک کی بین الاقوامی تجارتی سرگرمیوں کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔

دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام تحصیل کارنجہ کا ایک روزہ تربیتی کیمپ اختتام پذیر، نئی کمیٹی بھی تشکیل

مکاتب کا مضبوط نظام نئی نسل کے ایمان اور اسلامی تشخص کی ضمانت ہے

کارنجہ، ضلع واشم (پریس ریلیز) بچوں، نوجوانوں اور بڑوں تک قرآن، عقائد، عبادات، اخلاق اور اسلامی تعلیمات کو منظم انداز میں پہنچانے، مکاتب کے قیام، نگرانی اور بہتری کے ذریعے دینی تعلیم کو ہر محلے اور گاؤں تک عام کرنے، معلمین ومعلمات کے لیے تربیتی کیمپ، ورکشاپس اور رہنمائی کرنے کے لئے صوبائی صدر محترم حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (سرپرست دینی تعلیمی بورڈ وصدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی ہدایت پر علاقہ ودربھ میں دینی تعلیمی بیداری مہم پروگرام چلائے جارہے ہیں، اسی بابت دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء تحصیل کارنجہ کا ایک روزہ تربیتی کیمپ 15 صفر المظفر 1448ھ، مطابق 30 جولائی 2026ء بروز جمعرات دار العلوم زکریا تجوید القرآن، کارنجہ میں نہایت کامیابی اور روحانی ماحول میں منعقد ہوا۔ صبح 11 بجے سے نمازِ ظہر تک جاری رہنے والے اس تربیتی اجتماع میں تحصیل بھر کے ائمہ کرام، معلمینِ مکاتب، دینی کارکنان اور ذمہ داران نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تربیتی کیمپ کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے فرمائی، جبکہ حضرت مولانا مظہر صاحب مظاہری، شیخ الحدیث دار العلوم فرقانیہ، امراوتی اور حضرت حافظ عبد العظیم صاحب، مہتمم جامعہ انوار الاسلام، مسلہ بطورِ مہمانانِ خصوصی شریک ہوئے۔ اپنے صدارتی خطاب میں حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی نے کہا کہ موجودہ دور میں امتِ مسلمہ کو سب سے بڑا چیلنج اپنی نئی نسل کے ایمان، دینی شناخت اور اسلامی کردار کی حفاظت کا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر بچوں کو دین سے وابستہ رکھنا ہے، قرآن کریم کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کرنی ہے اور انہیں اسلامی تہذیب واخلاق کا عملی نمونہ بنانا ہے تو ہر بستی اور ہر محلے میں مکاتب کے مضبوط اور فعال نظام کو فروغ دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ موبائل فون، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور دیگر غیر ضروری مصروفیات نے بچوں اور نوجوانوں کی دینی واخلاقی زندگی کو متاثر کیا ہے، اس لیے والدین، ائمہ کرام، معلمین اور سماج کے ذمہ دار افراد پر لازم ہے کہ وہ نئی نسل کی نگرانی کریں، انہیں مسجد اور مکتب سے جوڑیں اور ان کی دینی تربیت کو اپنی اولین ترجیح بنائیں۔ مفتی صاحب نے مستورات کے مکاتب کی اہمیت پر خصوصی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جب گھروں کی خواتین دینی تعلیم سے آراستہ ہوں گی تو اس کے مثبت اثرات پوری نسل پر مرتب ہوں گے، کیونکہ ماں بچے کی پہلی درسگاہ ہے۔ اسی طرح بالغ مردوں کے لیے بھی منظم دینی تعلیم کا انتظام ناگزیر ہے تاکہ معاشرے میں دینی شعور مضبوط ہو اور اسلامی اقدار فروغ پائیں۔ انہوں نے نوجوانوں میں گٹکا، تمباکو، سگریٹ، نشہ آور اشیاء اور دیگر برائیوں کے بڑھتے ہوئے رجحان پر سخت تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ان مہلک عادات سے حفاظت کا واحد مؤثر ذریعہ دینی تربیت، صالح ماحول، مسجد سے مضبوط تعلق اور مکاتب کا فعال نظام ہے۔ اجلاس میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ ہر علاقے میں نئے مکاتب قائم کیے جائیں، موجودہ مکاتب کو مزید فعال بنایا جائے، معلمین کی مسلسل تربیت کا اہتمام ہو اور بچوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں، بالغ مردوں اور مستورات کو بھی دینی تعلیم سے جوڑنے کی منظم کوشش کی جائے۔ اس موقع پر ایک اہم پیش رفت کے طور پر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء تحصیل کارنجہ کی نئی کمیٹی تشکیل دی گئی، جس میں مختلف ذمہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ نئی کمیٹی نے تحصیل بھر میں مکاتب کے قیام، ان کی نگرانی، تعلیمی معیار کی بہتری اور دینی تعلیمی سرگرمیوں کو مؤثر انداز میں منظم کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ پروگرام کے اختتام پر حضرت مولانا امداد خان صاحب، صدر جمعیۃ علماء تحصیل کارنجہ نے تمام معزز مہمانانِ کرام، علماء، ائمہ، معلمین اور شرکائے کیمپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ تربیتی اجتماع دینی تعلیم کے فروغ کی جانب ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوگا۔

طلبا احتجاج میں زخمی دہلی پولیس اہلکاروں کے اہلِ خانہ کی پریس کانفرنس جنتر منتر احتجاج کے دوران پولیس پر تشدد کے الزامات

نئی دہلی: کانسٹی ٹیوشن کلب آف انڈیا میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں دہلی پولیس کے زخمی اہلکاروں کے اہلِ خانہ نے جنتر منتر پر حالیہ طلبہ احتجاج کے دوران پولیس اہلکاروں پر ہونے والے مبینہ تشدد پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ اہلِ خانہ کا کہنا تھا کہ احتجاج کے دوران متعدد پولیس اہلکار زخمی ہوئے، جن میں بعض کو شدید چوٹیں آئیں، تاہم ان کی قربانیوں اور مشکلات کو مناسب توجہ نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ قانون وامن برقرار رکھنے کے لیے تعینات اہلکار بھی تشدد کا نشانہ بنے اور ان کے اہلِ خانہ بھی اس کے اثرات سے متاثر ہوئے۔ پریس کانفرنس کے دوران اہلِ خانہ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ طلبہ کے احتجاج میں بعض سماج دشمن عناصر شامل ہوگئے تھے، جنہوں نے مبینہ طور پر طلبہ کو پولیس اہلکاروں کے خلاف تشدد پر اکسایا، جس کے باعث صورتحال مزید کشیدہ ہوگئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ احتجاج کے دوران پیش آنے والے تمام پُرتشدد واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں، ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے اور زخمی پولیس اہلکاروں کو مناسب طبی سہولیات اور معاونت فراہم کی جائے۔ پریس کانفرنس کے دوران پیش کیے گئے یہ الزامات متعلقہ اہلِ خانہ کے دعووں پر مبنی ہیں، جن کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔

آیوش وزارت اور انڈیا اے آئی نے روایتی دوائیوں کے

مستقبل کیلئے مصنوعی ذہانت کو بروئے کار لانے کے لیے ہاتھ ملایا

نئی دہلی: آیوش ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کا فائدہ اٹھانے کی جانب ایک اہم قدم میں، آیوش کی وزارت اور انڈیا اے آئی، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت (MeitY) نے آیوش سیکٹر میں مصنوعی ذہانت (AI) سے چلنے والی اختراع کو فروغ دینے کے لیے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے ہیں۔ ایم او یو پر آیوش کی وزارت کے جوائنٹ سکریٹری اور چیف ویجیلنس آفیسر ڈاکٹر کویتا جین اور آیوش کی وزارت اور انڈیا اے آئی کے سینئر عہدیداروں کی موجودگی میں انڈیا اے آئی مشن کے چیف آپریٹنگ آفیسر اور میٹی وائی کے جوائنٹ سکریٹری شری سدیپ سریواستو نے دستخط کیے۔ آیوش ماحولیاتی نظام میں تحقیق اور اختراع کو مضبوط کرنے کے لیے AI کی صلاحیت کو اجاگر کرتے ہوئے، ڈاکٹر کویتا جین نے اس بات پر زور دیا کہ آیوش کے ساتھ مصنوعی ذہانت کا انضمام ثبوت پر مبنی تحقیق، علم کے انتظام اور اختراع کے لیے نئی راہیں کھولے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ انڈیا اے آئی کے ساتھ تعاون سے تحقیق، ادویاتی پودوں، ادویات کی انتظامیہ اور صلاحیت کی تعمیر جیسے شعبوں میں جدید ترین AI صلاحیتوں کا فائدہ اٹھانے میں مدد ملے گی، جس سے آیوش ماحولیاتی نظام مزید ٹیکنالوجی پر مبنی اور مستقبل کے لیے تیار ہوگا۔ جناب سدیپ سریواستو، جوائنٹ سکریٹری، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت نے ہندوستان کے روایتی علمی نظاموں کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی کو مربوط کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ انڈیا اے آئی اور آیوش کی وزارت کے درمیان ایم او یو اے آئی کو شکو روایتی صحت کی دیکھ بھال کے ڈیٹاسیٹ سے مالا مال کرنے کی طرف ایک اہم قدم ہے اور AI سے چلنے والی اختراع کے ذریعے روایتی طبی سائنس کے محققین اور پریکٹیشنرز کو بااختیار بنائے گا۔ آیوش گرڈ کے او ایس ڈی جناب نمن گوئل نے نوٹ کیا کہ اس کے ابھرتے ہوئے ٹیکنالوجیز کے جزو کے تحت آیوش گرڈ آیوش سیکٹر کی ڈیجیٹل تبدیلی کو تیز کرنے کے لیے AI سے چلنے والے پلیٹ فارم تیار کررہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجوزہ ایم او یو آیوش ماحولیاتی نظام میں AI کو آگے بڑھانے میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ یہ تعاون روایتی علم کی طاقتوں اور جدید AI صلاحیتوں کو ایک ساتھ لاکر ٹیکنالوجی سے چلنے والے آیوش ماحولیاتی نظام کی تعمیر کی طرف ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتا ہے۔ شراکت داری اہم آیوش ڈومینز میں AI کو اپنانے اور اطلاق کو تیز کرنے پر توجہ مرکوز کرے گی، بشمول تحقیق، صلاحیت کی تعمیر، دواؤں کے پودوں اور منشیات کی انتظامیہ۔ تعاون کے ایک حصے کے طور پر، آیوش کی وزارت اے آئی کوش پلیٹ فارم پر آئے گی، جس سے صحت کی تحقیق کے قابل نوادرات، بشمول ڈیٹاسیٹس، میٹا ڈیٹا، AI ماڈلز، ٹول کٹس اور متعلقہ استعمال کے معاملات کے اشتراک کو قابل بنایا جائے گا۔ اس انضمام سے آیوش سیکٹر کے لیے زیادہ سے زیادہ تعاون، اختراعات اور AI سلوشنز کی ذمہ دارانہ ترقی میں مدد کی امید ہے۔

بھارت ادویات کے

عالمی ضابطہ کار اداروں میں تعاون کا خواہاں: پیوش گوئل

نئی دہلی: مرکزی وزیرِ تجارت وصنعت پیوش گوئل نے کہا ہے کہ ہندوستان دنیا بھر کے ادویات کے ضابطہ کار اداروں (ڈرگ ریگولیٹرز) کے درمیان قریبی تعاون کا خواہاں ہے۔ ان کے مطابق، تجارتی معاہدوں کے بڑھتے ہوئے نیٹ ورک کی مدد سے معیاری اور سستی ادویات تک عالمی سطح پر رسائی آسان ہوگی، جبکہ ہندوستان کو دواسازی میں جدت کا عالمی مرکز بنانے میں بھی مدد ملے گی۔ پیوش گوئل نے جمعہ کو ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ دو روزہ گلوبل ڈرگ ریگولیٹری کانکلیو 2026، جو جمعرات کو بھارت منڈپم میں شروع ہوا، میں دنیا بھر کے قومی ادویات کے ضابطہ کار اداروں کے سربراہان اور سینئر حکام شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا، ہندوستان دنیا کے ادویات کے ضابطہ کار اداروں کے درمیان مزید قریبی تعاون چاہتا ہے، جسے ہمارے بڑھتے ہوئے تجارتی معاہدوں کا نیٹ ورک تقویت دے گا۔ اس سے دنیا بھر کے مریضوں کو معیاری اور سستی ادویات جلد دستیاب ہوں گی اور ساتھ ہی ہندوستان دواسازی میں جدت کا عالمی مرکز بننے کی سمت مزید مضبوط ہوگا۔" وزیرِ تجارت نے اس کانکلیو کو دواسازی کے شعبے میں ضابطہ جاتی تعاون اور ہم آہنگی کے لیے ہندوستان کا اہم بین الاقوامی فورم قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس سے ہندوستانی دواساز صنعت، عالمی ضابطہ کار اداروں اور دیگر متعلقہ فریقوں کے درمیان تعاون مزید مضبوط ہوگا۔ انہوں نے کہا، مجھے یقین ہے کہ یہ کانکلیو ہندوستانی دواسازی کی صنعت، عالمی ریگولیٹرز اور دیگر شراکت داروں کے درمیان گہرے تعاون کو فروغ دے گا، جس سے عالمی صحت کا نظام مزید مضبوط، اختراعی اور مریض دوست بن سکے گا۔ وزارتِ صحت کے مطابق، افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیرِ صحت جگت پرکاش نڈا نے کہا کہ عوامی صحت کے تحفظ، اختراع کے فروغ اور محفوظ، مؤثر، معیاری اور سستی ادویات کی بروقت دستیابی کے لیے قابلِ اعتماد، سائنسی بنیادوں پر قائم اور شفاف ضابطہ جاتی نظام ناگزیر ہے۔ انہوں نے اصلاحات، ڈیجیٹل تبدیلی اور معیاری نظام کو مزید مضبوط بنا کر مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ ریگولیٹری ڈھانچہ تشکیل دینے کے لیے ہندوستان کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔ مرکزی سیکریٹری صحت پنیہ سلیلا سریواستو نے کہا کہ ضابطہ جاتی نظام کو بین الاقوامی تعاون، شفافیت، سائنسی مہارت اور باہمی اعتماد کے ذریعے مزید مؤثر بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اصلاحات، ڈیجیٹل تبدیلی، صلاحیت سازی اور عالمی معیارات کے مطابق ضابطہ جاتی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے پُرعزم ہے اور معیاری ادویات وطبی مصنوعات کی بروقت فراہمی یقینی بنانے کے لیے عالمی تعاون میں اضافے کی ضرورت پر زور دیا۔

بھارت سے نیلم اور طوطاپری آم کی پہلی فضائی کھیپ مالدیپ بھیجی گئی

طوطاپیری آم اپنی مخصوص شکل، میٹھے ذائقے اور تازہ کھپت اور پروسیسنگ دونوں کے لیے استرتا کے لیے جانا جاتا ہے

نئی دہلی: زرعی اور پراسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (اے پی ای ڈی اے)، وزارت تجارت اور صنعت، حکومت ہند کے تحت، نیلم اور طوطاپری آموں کی پہلی بار ہوائی کھیپ کرناٹک سے مالدیپ تک پہنچانے کی سہولت فراہم کی ہے۔ 30 جولائی 2026 کو روانہ کی گئی یہ برآمد بین الاقوامی منڈیوں میں کرناٹک کے دیر سے آنے والے آم کی اقسام کو فروغ دینے اور ہندوستان کی آم کی برآمدی ٹوکری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ایک اہم سنگ میل ہے۔ کھیپ کو چیئرمین، اے پی ای ڈی اے، شری ابھیشیک دیو، آئی اے ایس نے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا، جنہوں نے برآمد کنندہ، فارمر پروڈیوسر کمپنی (ایف پی سی)، کسانوں اور کھیپ کو ممکن بنانے میں شامل تمام اسٹیک ہولڈرز کی اجتماعی کوششوں کی تعریف کی۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ اس طرح کے اقدامات سے ہندوستانی آموں کے لیے مارکیٹ تک رسائی میں اضافہ ہوتا ہے، موسم کے آخر میں آنے والی اقسام کے لیے نئے برآمدی مواقع پیدا ہوتے ہیں اور کسانوں کے لیے پائیدار آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ کھیپ مسز اشونی اے، ڈائرکٹر میسرز اہلیہ دیوی وینچرز کی طرف سے برآمد کی گئی، جو ایک نئی رجسٹرڈ خاتون کاروباری اور برآمد کنندہ ہے، جس نے ہندوستان کے زرعی برآمدی ماحولیاتی نظام میں خواتین کاروباریوں کی بڑھتی ہوئی شرکت کو اجاگر کیا۔ نیلم آم کو اس کے میٹھے، رسیلے گودے، بھرپور مہک اور میٹھے، اسموتھیز اور مشروبات کے لیے موزوں ہونے کی وجہ سے بڑے پیمانے پر سراہا جاتا ہے۔ طوطاپری آم اپنی مخصوص شکل، میٹھے ذائقے اور تازہ کھپت اور پروسیسنگ دونوں کے لیے استرتا کے لیے جانا جاتا ہے۔ جون کے اواخر سے جولائی کے آخر تک کاشت کی گئی، موسم کے آخر میں آنے والی یہ اقسام ہندوستان کے آم کے برآمدی سیزن کو بڑھانے اور کٹائی کی چوٹی کی مدت سے آگے بین الاقوامی مانگ کو پورا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ فضائی کھیپ کرناٹک کے باغبانی کے شعبے کی بڑھتی ہوئی برآمدی صلاحیت کو اجاگر کرتی ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح فارمر پروڈیوسر کمپنیاں منظم مجموعے، معیاری پیداوار اور برآمد پر مبنی سپلائی چین کے ذریعے کسانوں کو عالمی منڈیوں سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ فارمر پروڈیوسر کمپنی سے وابستہ کسانوں نے روایتی مارکیٹ چینلز کے مقابلے اس برآمدی اقدام کے ذریعے 50 فیصد زیادہ منافع حاصل کیا۔ یہ کامیابی براہ راست خریداری، برآمدی منڈی کے روابط اور کاشتکاروں کی آمدنی میں اضافہ کرنے کیلئے منظم مجموعے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے جبکہ برآمدات پر مبنی کاشت کے طریقوں کو وسیع پیمانے پر اپنانے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

مغربی ایشیا میں کشیدگی کے بعد ایران سے

2557 ہندوستانی شہریوں کو محفوظ نکالا گیا: کیرتی وردھن سنگھ

نئی دہلی: وزارت خارجہ میں مملکتی وزیر کیرتی وردھن سنگھ نے جمعرات کو راجیہ سبھا کو بتایا کہ مغربی ایشیا میں فروری 2026 سے جاری کشیدگی کے بعد ایران سے 2557 ہندوستانی شہریوں کو آرمینیا یا آذربائیجان کے راستے محفوظ طریقے سے نکال کر وطن واپس بھیجا گیا۔ راجیہ سبھا میں مغربی ایشیا میں ایران۔ امریکہ اور خلیجی خطے کے درمیان کشیدگی کے دوران ہندوستانی شہریوں کے تحفظ کے لیے حکومت کی جانب سے کیے گئے اقدامات سے متعلق مختلف سوالات کے تحریری جواب میں وزیر مملکت نے کہا کہ تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایران سے پڑوسی ممالک تک شہریوں کی سرحد پار منتقلی میں سہولت فراہم کی تاکہ انہیں وطن واپس لایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ فروری 2026 میں مغربی ایشیا میں کشیدگی شروع ہونے کے بعد تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے 2557 ہندوستانی شہریوں کو ایران سے آرمینیا اور آذربائیجان منتقل کرنے میں مدد فراہم کی جہاں سے انہیں ہندوستان واپس بھیجا گیا۔ کیرتی وردھن سنگھ نے بتایا کہ حکومت کے اندازے کے مطابق اس وقت بھی تقریباً 7000 ہندوستانی شہری ایران میں موجود ہیں جن میں دینی مدارس کے طلبہ۔ میڈیکل کے طلبہ۔ مزدور۔ سمندری جہازوں کے عملے کے ارکان اور ماہی گیر شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایران میں سیکیورٹی صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور حالات کے مطابق وقتاً فوقتاً ہندوستانی شہریوں کے لیے ضروری ہدایات جاری کرتی رہی ہے۔ وزیر نے بتایا کہ تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے بحران کے دوران شہریوں کی مدد اور مسلسل رابطے کے لیے چوبیس گھنٹے فعال ہنگامی ہیلپ لائن اور برقی ڈاک کی سہولت بھی قائم رکھی۔ 19 جولائی کو جاری تازہ ترین ہدایت میں حکومت نے ایران میں موجود ہندوستانی شہریوں کو مشورہ دیا تھا کہ اگر ممکن ہو تو دستیاب پروازوں کے ذریعے عارضی طور پر ملک سے باہر چلے جائیں۔ اسی کے ساتھ ایران کا سفر کرنے کا ارادہ رکھنے والوں کو بھی حالات بہتر ہونے تک اپنا سفر مؤخر کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ ایران میں کشیدگی کے باعث واپس آنے والے ہندوستانی میڈیکل طلبہ کے بارے میں وزیر نے کہا کہ حکومت نے یہ معاملہ ایرانی حکام کے ساتھ اٹھایا ہے اور متاثرہ طلبہ کو درپیش مشکلات کم کرنے کے لیے مختلف امکانات پر غور کیا جارہا ہے۔

نیپال میں بھارت کی امداد سے

تعمیر شدہ آپریشن تھیٹر کی سہولت کا افتتاح کیا

کھٹمنڈو: راپتی آئی ہسپتال، تلسی پور سب میٹروپولیٹن سٹی-4، ڈانگ، لومبنی صوبہ، نیپال کی آپریشن تھیٹر بلڈنگ کا افتتاح جمعرات کو کیا گیا۔ نیپال میں ہندوستان کے سفارت خانے کے مطابق، دو منزلہ آپریشن تھیٹر کی عمارت کی تعمیر ایک ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (HICDP) کے طور پر شروع کی گئی تھی، جسے تلسی پور سب میٹروپولیٹن سٹی، ڈانگ کے ذریعے لاگو کیا گیا تھا۔ یہ نیپال کے ڈانگ ضلع میں 7ویں ترقیاتی منصوبہ ہے۔ اس موقع پر، تلسی پور سب میٹروپولیٹن سٹی کے میئر، ہسپتال انتظامیہ اور دیگر اسٹیک ہولڈرز نے حکومت ہند کی طرف سے فراہم کی جارہی ترقیاتی امداد کی تعریف کی۔ انہوں نے بتایا کہ نیا انفراسٹرکچر خطے میں آنکھوں کی دیکھ بھال کی سہولیات کو مضبوط بنانے میں مدد کرے گا۔ ایچ آئی سی ڈی پی پروگرام کے آغاز سے لے کر، حکومت ہند کی طرف سے نیپال کے تمام 7 صوبوں میں تقریباً 600 پروجیکٹ شروع کیے گئے ہیں۔ اس طرح کے 66 منصوبے لمبینی صوبے میں واقع ہیں، جن میں ڈانگ ڈسٹرکٹ میں 7 منصوبے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، حکومت ہند نے لمبینی صوبے میں صحت اور تعلیم کے شعبوں میں کام کرنے والے مختلف اداروں کو 169 ایمبولینسیں اور 59 اسکول بسیں تحفے میں دی ہیں، جن میں ڈانگ ضلع میں 19 ایمبولینسیں اور 8 اسکول بسیں شامل ہیں۔ سفارت خانے نے مزید کہا کہ جنوری 2022 میں ایک ایمبولینس راپتی آئی ہسپتال کو تحفے میں دی گئی تھی۔ قریبی پڑوسیوں کے طور پر، ہندوستان اور نیپال وسیع پیمانے پر اور کثیر شعبوں میں تعاون میں مصروف ہیں۔ اعلیٰ اثر والے ترقیاتی منصوبوں کا نفاذ ترجیحی شعبوں میں بنیادی ڈھانچے کو بڑھانے کے علاوہ ترقی اور ترقی کو فروغ دینے میں نیپال کی حکومت کی کوششوں کو تقویت دینے میں حکومت ہند کی مسلسل حمایت کی عکاسی کرتا ہے۔ نیپال میں ہندوستان کے سفارت خانے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں افتتاح کو اجاگر کیا اور نئی دہلی اور کھٹمنڈو کو ترقی میں شراکت دار کے طور پر تسلیم کیا۔

'امید' اسکیم جموں کی ۲ / ہزار سے زیادہ

خواتین کو خود انحصار بنانے میں مددگار ثابت ہوئی

جموں: امید اسکیم جموں میں خواتین کو خود انحصار بننے میں مدد دے رہی ہے، اس اسکیم کے تحت تربیت اور مالی مدد حاصل کرنے کے بعد 2,000 سے زیادہ خواتین چھوٹے کاروبار شروع کر رہی ہیں، جن میں ریستوران، ڈیری یونٹ، بیوٹی پارلر، بوتیک اور دکانیں شامل ہیں۔ پروگرام سے وابستہ عہدیداروں کے مطابق، 262 سیلف ہیلپ گروپس جن میں 2,263 خواتین شامل ہیں نے اس اسکیم کے تحت روزی روٹی کی مختلف سرگرمیاں شروع کی ہیں۔ ملاپ نیوز نیٹ ورک سے بات کرتے ہوئے، کلسٹر کوآرڈینیٹر سوچنا شرما نے کہا کہ 2,263 خواتین کے ساتھ 262 ایس ایچ جی ہیں، جن میں سے سبھی نے چھوٹے پیمانے پر روزی روٹی کی سرگرمیاں شروع کی ہیں۔ شرما نے کہا، پہلے-- خاص طور پر 2017 اور 2018 کے درمیان-- یہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ پھر، دسمبر 2018 میں، امید پہل شروع ہوئی۔ اس کے بعد، خواتین نے مختلف منصوبے شروع کیے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین نے ریستوران، ڈیری یونٹس، بیوٹی پارلر، بوتیک اور دکانوں سمیت وسیع پیمانے پر کاروبار قائم کیے ہیں۔ تاہم، اس نے نوٹ کیا کہ پہاڑی علاقوں کی وجہ سے مارکیٹنگ ایک چیلنج بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا،" یہاں بازار کے حوالے سے تھوڑا سا مسئلہ ہے۔ چونکہ یہ پہاڑی علاقہ ہے، اس لیے فروخت کافی کم ہے۔ ہم چاہیں گے کہ اگر یہاں سے فروخت بڑھ سکے۔ اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے والے نے خبر رساں ایجنسی کو بتایا کہ اسے امید سے وابستہ ہونے سے پہلے اس کے بارے میں بہت کم علم تھا لیکن اب وہ خواتین کو پیش کردہ مواقع اور مدد کو سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا، امید کے ساتھ جڑنے سے پہلے، ہم واقعی یہ نہیں جانتے تھے کہ اس سکیم کے بارے میں کیا ہے۔ اب جب کہ ہم اس سے وابستہ ہیں، ہم اس سکیم کو سمجھتے ہیں اور اس سے خواتین کو ملنے والے بہت سے فوائد ہیں۔" استفادہ کنندہ نے بتایا کہ بہت سی خواتین نے اپنی دکانیں کھولی ہیں اور وہ اس اسکیم کے تحت کامیابی سے اپنا کاروبار چلا رہی ہیں۔" اب، بہت سے لوگوں نے اپنی دکانیں کھول لی ہیں اور کامیابی سے اپنے منصوبے چلا رہے ہیں؛ وہ یہاں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پہلے ہمیں دوسروں پر انحصار کرنا پڑتا تھا، لیکن اب ہم ایسا نہیں کرتے؛ ہم اپنی مرضی کے مطابق اپنا پیسہ خرچ کر سکتے ہیں۔

پریم چند کی تخلیقات آج بھی ہماری رہنمائی کا ذریعہ ہیں: پروفیسر شاہد رضوی

شعبہ اردو مگدھ یونیورسٹی بودھ گیا میں پریم چند کے یوم پیدائش پر پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ/ بودھ گیا: منشی پریم چند نے اپنے افسانوں اور ناولوں کے ذریعے ہندوستانی سماج کے مسائل، دیہی زندگی، معاشرتی ناانصافی، طبقاتی کشمکش، انسانی اقدار اور اخلاقی شعور کو نہایت حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا۔ ان کی تحریریں آج بھی اپنی معنویت برقرار رکھے ہوئے ہیں اور ہمارے لیے رہنمائی کا اہم ذریعہ ہیں۔ یہ باتیں مگدھ یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ اردو ڈاکٹر شاہد رضوی نے صدارتی کلمات ادا کرتے ہوئے کہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ ان کے افکار موجودہ دور میں بھی اسی قدر اہم ہیں جتنے ان کے عہد میں تھے۔ اس موقع پر صدر شعبہ اردو ڈاکٹر عبدالحی نے پریم چند کے افسانوں کی روشنی میں ان کی حب الوطنی اور جذبہ ایثار پر اظہار خیال کیا اور اس بات پر زور دیا کہ پریم چند کا ادب صرف ادبی سرمایہ نہیں بلکہ سماجی شعور، قومی یکجہتی، انسانی ہمدردی اور انصاف پسندی کا مؤثر پیغام بھی ہے۔ شعبہ کی استاد ڈاکٹر ترنم جہاں نے کہا کہ پریم چند کی تخلیقات ہمیں معاشرے میں مثالی شہری بننے کا پیغام دیتی ہیں۔ ایک اچھا سماج محبت واخوت کی بنیاد پر ہی قائم کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر سمی اقبال نے پریم چند کے افسانوں میں مشترکہ تہذیب پر گفتگو کی اور کہا کہ آج ہمیں تمام بھید بھاؤ سے اوپر اٹھ کر سماج میں اتحاد و اتفاق کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر ضیاء اللہ نے طلبا کو پریم چند کی تخلیقات پڑھنے پر زور دیا اور کہا کہ پریم چند ہر عہد کے لیے رول ماڈل ہیں اور ان کی تخلیقات کی اہمیت ہمیشہ برقرار رہے گی۔ اس موقع پر ڈاکٹر شکیلہ نگار نے اپنے پرمغز خطاب میں کہا کہ پریم چند ایک عظیم افسانہ نگار کے ساتھ ساتھ ہی ایک عظیم انسان بھی تھے۔ اس ادبی پروگرام کے دوران ڈاکٹر شکیلہ نگار اور ڈاکٹر سمی اقبال کے زیر نگرانی شعبہ اردو کے طلبا کا تیار کردہ دیواری پرچہ (وال میگزین) کاوش کے پانچویں شمارے کا اجرا بھی کیا گیا جو پریم چند کی حیات وخدمات پر مبنی ہے۔ کاوش کے تازہ شمارے میں مختلف موضوعات پر مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں پریم چند: احوال وکوائف، پریم چند کی ادبی خدمات، پریم چند کی ناول نگاری، پریم چند کی افسانہ نگاری، پریم چند کا پہلا افسانوی مجموعہ سوز وطن، پریم چند کا ناول گئودان، پریم چند کے نسوانی کردار، پریم چند کے افسانوں میں دیہی زندگی جیسے تمام پہلوؤں کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایم اے سمسٹر تھرڈ کے طلبا نور افشاں، لبیقہ فاطمہ، نرگس پروین، رخسانہ پروین، شائنہ پروین، شائقہ ناز، کنیز فاطمہ، نرگس خاتون، زیبا پروین، شگفتہ پروین، مسکان پروین وغیرہ نے وال میگزین کے لیے مضامین لکھے ہیں۔ اس پروگرام میں طلبا نے بھی پریم چند کے حوالے سے اپنے مقالے پیش کیے۔ پریم چند کے یوم پیدائش 31 جولائی کی مناسبت سے منعقدہ اس پروگرام کی نظامت شعبہ اردو کی ریسرچ اسکالر نازش ہاشمی نے کی۔ ڈاکٹر شکیلہ نگار نے کاوش کے پانچویں شمارے کی کامیابی پر طلبا کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کاوش کے اغراض ومقاصد اور اس کے ایک سالہ سفر پر روشنی ڈالی ساتھ ہی شکریہ کی رسم بھی ادا کی۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ماجد مگرے مکسڈ ڈِس ایبلٹی سیریز کیلئے ہندوستانی ٹیم کے کپتان مقرر

ڈفرینٹلی ایبلڈ کرکٹ کونسل آف انڈیا نے انگلینڈ میں ۵ رسے ۱۹ راگست تک منعقد ہونے والی مکسڈ ڈس ایبلٹی کرکٹ سیریز کیلئے ۱۶ ر رکنی ہندوستانی ٹیم کا اعلان کردیا ہے۔ ڈفرینٹلی ایبلڈ کرکٹ کونسل آف انڈیا نے انگلینڈ میں ۵ رسے ۱۹ راگست تک منعقد ہونے والی مکسڈ ڈس ایبلٹی کرکٹ سیریز کیلئے ۱۶ ر رکنی ہندوستانی ٹیم کا اعلان کردیا ہے۔ جموں کشمیر کے ماجد اے ایچ مگرے کو ٹیم کا کپتان مقرر کیا گیا ہے جبکہ سائی آکاش سوامنی نائب کپتان کی ذمہ داری نبھائیں گے۔ ہندوستان ۷ ر میچوں کی آئی ٹی۔ ۲۰ ر سیریز کا آغاز ۵ راور ۷ راگست کو آورکوپ کاؤنٹی گراؤنڈ، ڈربی میں کھیلے جانے والے پہلے ۲ رمقابلوں سے کرے گا۔ اس کے بعد تیسرا میچ ۹ راگست کو اپٹن اسٹیل گریس روڈ، لیسٹر میں، چوتھا مقابلہ ۱۲ راگست کو کاؤنٹی گراؤنڈ، پانچواں اور چھٹا مقابلہ ۱۵ راور ۱۶ راگست کو اروندیل میں کھیلے جائیں گے، جبکہ آخری اور ساتواں مقابلہ ۱۹ راگست کو کرکٹ کے باوقار لارڈز کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلا جائے گا۔ اس بارے میں ڈی سی سی آئی کے سیکریٹری روی کانت چوہان نے کہا ''ماجد مگرے کی کپتان کے طور پر تقرری نہ صرف جموں کشمیر بلکہ پورے معذور کرکٹ برادری کے لئے فخر کا لمحہ ہے۔ ان کی قیادت خطے کے کئی نوجوان معذور کرکٹرز کو اس کھیل میں آگے بڑھنے کے لئے تحریک دے گی۔'' ڈی سی سی آئی کے نائب صدر سمیت جین نے کہا ''میں پوری ٹیم اور اسپورٹنگ اسٹاف کو انگلینڈ کے کامیاب دورے کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی کارکردگی ملک بھر کے کئی ابھرتے ہوئے دیوانگ کرکٹرز کو متاثر کرے گی۔'' انگلینڈ دورے سے پہلے انڈین مکسڈ ڈس ایبلٹی کرکٹ ٹیم نئی دہلی کے دوارکا میں واقع چھاولا میں منعقدہ تربیتی کیمپ میں حصہ لے رہی ہے، جہاں کھلاڑی آنے والی سیریز کے لیے سخت محنت کررہے ہیں۔ ٹیم میں جیش پرمار، ترون، رضوان الطاف بھٹ، ارجن راجیش گاورے، کلدیپ سنگھ، یشونت نائیڈوراوری، وویک کمار، سدرشن ایلنکووان، ہلال احمد وانی، سائی آکاش سوامنی (نائب کپتان)، رویندر گوپی ناتھ سانتے، یوگیندر سنگھ، وریشانت سندیپ گنجال، راجیش ایرپا کنور، ماجد اے ایچ مگرے (کپتان) اور شیوشنکر اگنٹی گانا پالی سبارایا پا شامل ہیں۔

ٹیم کے ہیڈ کوچ وی وی ایس لکشمن نے ویبھو سوریہ ونشی کی تعریف کی

زمبابوے کے دورے پر ہندوستان کے ہیڈ کوچ کے طور پر گئے وی وی ایس لکشمن نے او پنر ویبھو سوریہ ونشی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ پوری طرح پختہ کھلاڑی نظر آرہے ہیں

زمبابوے کے دورے پر ہندوستان کے ہیڈ کوچ کے طور پر گئے وی وی ایس لکشمن نے اوپنر ویبھو سوریہ ونشی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ پوری طرح پختہ کھلاڑی نظر آرہے ہیں اور یہی بات مجھے ان کی سب سے زیادہ پسند ہے۔ زمبابوے کے دورے پر ہندوستان کے ہیڈ کوچ کے طور پر گئے وی وی ایس لکشمن نے اوپنر ویبھو سوریہ ونشی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ پوری طرح پختہ کھلاڑی نظر آرہے ہیں اور یہی بات مجھے ان کی سب سے زیادہ پسند ہے۔ زمبابوے کے خلاف تین صفر سے کلین سویپ کے بعد لکشمن نے کہا'' وہ بہت ہی میچور نظر آرہے ہیں اور یہی بات مجھے ویبھو کے بارے میں سب سے زیادہ پسند ہے۔ وہ ہر میچ میں حالات کا اندازہ لگارہے ہیں اور بہتر سے بہتر ہوتے جارہے ہیں۔ وہ نہ صرف میچوں کا، بلکہ ہر پریکٹس سیشن کا بھی تجزیہ کرتے ہیں۔ آج آپ نے جو دیکھا، وہ ایک پختہ اننگز تھی کیونکہ میدان بہت بڑا تھا اور وکٹ دھیمی تھی، جہاں گیند تھوڑی رک کر آرہی تھی۔ مجھے لگا کہ زمبابوے کے گیند بازوں نے ان کے خلاف خاص منصوبہ بندی کی تھی لیکن انہوں نے اس کا شاندار جواب دیا۔ ویبھو کی یہ بے حد میچور اننگز تھی۔'' جب سوریہ ونشی کی سب سے بڑی طاقت کے بارے میں پوچھا گیا تو لکشمن نے کہا ''انہیں اپنے کھیل کی اچھی سمجھ ہے۔ گزشتہ ۶ رمہینوں میں ان کی پختگی، سمجھ اور بیداری میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مشکل حالات کا سامنا کر پارہے ہیں اور دنیا کے بہترین کھلاڑیوں کے خلاف دباؤ میں بھی اچھا مظاہرہ کررہے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا ''ہم ویبھو کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ تقریباً ڈھائی سال پہلے، ۲۰۲۴ء کے انڈر-۱۹ ر ورلڈ کپ سے ٹھیک پہلے وجے واڑہ میں ہوئی سیریز کے دوران ہم نے انہیں پہچانا تھا، جہاں وہ انڈیا 'بی' کیلئے سب سے زیادہ رن بنانے والوں میں شامل تھے۔ تب سے وہ سینٹر آف ایکسیلنس کے کئی کیمپ کا حصہ رہے ہیں اور پھر ۲۰۲۶ء کے انڈر۔۱۹ ر ورلڈ کپ میں سب سے زیادہ رن بنانے والے بلے باز تھے۔ اس لئے ہم انہیں پوری طرح جانتے ہیں، صرف ایک کھلاڑی کے طور پر نہیں بلکہ ایک انسان کے طور پر بھی۔ جب آپ کسی انسان کو اچھی طرح جانتے ہیں، تو آپ کو سمجھ آتا ہے کہ ان کے لیے کیا چیز بہتر کام کرتی ہے اور انہیں میچ سے پہلے کس طرح تیار کیا جائے تاکہ وہ صحیح ذہنی حالت کے ساتھ میدان پر اتریں۔'' لکشمن کے مطابق سوریہ ونشی کیلئے سب سے زیادہ سدھار کی گنجائش ان کی فٹنس میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ایک شعبہ جس میں ہم چاہتے ہیں کہ وہ سدھار کریں، وہ ان کی مجموعی فٹنس ہے۔ وہ ابھی بہت چھوٹے ہیں اور خود بھی کھیل کے ہر پہلو میں بہتر بننا چاہتے ہیں۔ آج بھی جب وہ زخمی ہوئے تب بھی وہ میدان پر ہی رہنا چاہتے تھے۔ لیکن ہمارے فیزیو نے انہیں باہر آنے کے لئے کہا۔ یہی ان کی ٹیم کے لئے ہر ممکن طریقے سے تعاون دینے کی لگن اور ایمانداری کو ظاہر کرتا ہے۔'' زمبابوے کے دورے پر ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے عبوری ہیڈ کوچ وی وی ایس لکشمن نے نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی کی شاندار اور پختہ بلے بازی کی بھرپور تعریف کی ہے۔ ہندوستان کی زمبابوے کے خلاف 3-0 سے کلین سویپ فتح کے بعد لکشمن نے ویبھو کے کھیل اور ان کی سمجھداری کو سراہا۔ ذہنی پختگی لکشمن نے کہا کہ 15 سالہ ویبھو سوریہ ونشی میدان پر انتہائی پختہ کھلاڑی نظر آتے ہیں اور وہ ہر میچ کے ساتھ حالات کا جائزہ لے کر اپنے کھیل میں بہتری لا رہے ہیں۔ لکشمن کے مطابق، ''ٹیم کے لیے کھیلے گئے تیسرے ٹی-20 میچ میں انہوں نے پچ کی دھیمی رفتار اور بڑے میدان کے چیلنج کو سمجھتے ہوئے ایک نہایت ہی میچور اننگز کھیلی۔'' اس میچ میں ویبھو نے 49 گیندوں پر 81 رنز کی شاندار اننگز کھیلی تھی۔ سیکھنے کا جذبہ: کوچ نے بتایا کہ ویبھو صرف میچوں میں ہی نہیں بلکہ ہر پریکٹس سیشن کا گہرائی سے تجزیہ کرتے ہیں اور ان کی کھیل کے تئیں بیداری گزشتہ چھ مہینوں میں بہت زیادہ بڑھی ہے۔

گلاسگو میں لہرایا ترنگا! اسمیتا ڈے اور ہرش سنگھ نے رقم کی تاریخ

دو طلائی تمغے جیتنے، وزیر اعظم مودی نے اس طرح خوشی کا کیا اظہار

دولت مشترکہ کھیلوں میں آج اسمیتا ڈے اور ہرش سنگھ نے جوڈو میں دو طلائی تمغے جیت کر بھارت کا نام روشن کیا۔ وزیراعظم نریندر مودی اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بھارتی کھلاڑیوں کی اس شاندار کامیابی پر انہیں مبارک باد دیتے ہوئے ان کی بھرپور ستائش کی۔ برطانیہ کے شہر گلاسگو میں جاری کامن ویلتھ گیمز 2026 سے بھارت کے لیے ایک ہی دن میں دو بڑی خوشخبریاں سامنے آئیں۔ بھارتی جوڈو ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک ہی روز دو طلائی تمغے جیت کر تاریخ رقم کر دی۔ خواتین کے 48 کلوگرام وزن کے زمرے میں اسمیتا ڈے نے پہلا طلائی تمغہ اپنے نام کیا، جبکہ کچھ ہی دیر بعد مردوں کے 60 کلوگرام زمرے میں 23 سالہ ہرش سنگھ نے بھی بھارت کو دوسرا گولڈ میڈل دلا دیا۔ اس تاریخی کامیابی پر وزیراعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (X) پر دونوں کھلاڑیوں کو مبارک باد دی۔ انہوں نے اسمیتا ڈے کی تعریف کرتے ہوئے لکھا کہ ان کی شاندار حکمت عملی، لگن اور صبر نے تاریخ رقم کر دی ہے۔ ہرش سنگھ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ان کی تکنیک، زبردست جارحانہ انداز اور مضبوط دفاعی کھیل پر ہر بھارتی کو فخر ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بھی اسمیتا ڈے کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی ان کی محنت، مستقل مزاجی اور بھرپور تربیت کا نتیجہ ہے، اور انہیں یقین ہے کہ وہ مستقبل میں بھی ملک کا نام روشن کرتی رہیں گی۔ جمعہ (31 جولائی 2026) کو خواتین کے 48 کلوگرام فائنل میں اسمیتا ڈے کا مقابلہ کینیڈا کی ہیڈی کواچ سے ہوا۔ سخت اور سنسنی خیز مقابلے میں اسمیتا نے بہترین حکمت عملی اور مضبوط دفاع کا مظاہرہ کرتے ہوئے حریف کو 2-1 سے شکست دی۔ اس کامیابی کے ساتھ کامن ویلتھ گیمز کی تاریخ میں جوڈو میں بھارت کا یہ پہلا طلائی تمغہ بن گیا۔ اسمیتا کی کامیابی کے فوراً بعد مردوں کے 60 کلوگرام جوڈو فائنل میں ہرش سنگھ نے بھی شاندار کھیل پیش کیا۔ ان کا مقابلہ آسٹریلیا کے سرکردہ جوڈوکا جوشوا کیٹز سے تھا۔ مقابلے کے اختتامی لمحات میں، جب صرف 41 سیکنڈ باقی تھے، ہرش سنگھ نے شاندار 'وازا آری' تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے برتری حاصل کر لی۔ اس کے بعد انہوں نے مضبوط دفاعی کھیل کا مظاہرہ کیا اور مقررہ وقت تک اپنی برتری برقرار رکھتے ہوئے بھارت کو جوڈو کا دوسرا طلائی تمغہ دلا دیا۔ اسمیتا ڈے اور ہرش سنگھ کی تاریخی کامیابی نے عالمی سطح پر بھارتی جوڈو کی بڑھتی ہوئی طاقت کو ثابت کر دیا ہے۔ بھارت کا طلائی سفر ابھی ختم نہیں ہوا، کیونکہ یامنی موریا نے بھی خواتین کے 57 کلوگرام وزن کے فائنل میں جگہ بنا لی ہے۔ انہوں نے سیمی فائنل میں جنوبی افریقہ کی ڈونے بریٹن بیک کو 'اپون' کے ذریعے شکست دی۔ اب فائنل میں ان کا مقابلہ انگلینڈ کی ایسلیا ٹوپراک سے ہوگا، جہاں بھارت کو تیسرے طلائی تمغے کی امید ہے۔

انتی ہڈا، تنوی شرما تائی پے اوپن کے سیمی فائنل میں

اپنے اپنے مقابلوں میں جیت درج کرکے تائیپے اوپن ۲۰۲۶ء بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں جگہ بنالی ہے

ہندوستانی بیڈمنٹن کھلاڑی انتی ہڈا اور تنوی شرما نے جمعہ کو شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اپنے مقابلوں میں جیت درج کرکے تائیپے اوپن ۲۰۲۶ء بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں جگہ بنا لی ہے۔ ہندوستانی بیڈمنٹن کھلاڑی انتی ہڈا اور تنوی شرما نے جمعہ کو شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اپنے مقابلوں میں جیت درج کرکے تائیپے اوپن ۲۰۲۶ء بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ جمعہ کو کھیلے گئے مقابلے میں تیسری سیڈ یافتہ انتی ہڈا نے آٹھویں سیڈ دیویکا سہاگ کے خلاف آل انڈین کوارٹر فائنل میں جیت حاصل کی۔ انہوں نے تائیپے ایرینا میں ۴۲ ر منٹ تک چلے مقابلے میں سہاگ کو ۲۱-۲۳، ۲۱-۱۸ ر سے ہرایا۔ 'تنوی شرما نے بھی سخت مشقت کے بعد انتی کے ساتھ آخری چار میں جگہ بنائی۔ میچ کے درمیان میں لڑکھڑانے کے باوجود، انہوں نے تھائی لینڈ کی چوتھی سیڈ حاصل سپنیدا کاٹیتھونگ کو ۵۴ ر منٹ تک چلے مقابلے میں ۱۵-۲۱، ۲۱-۱۸، ۱۴-۲۱ ر سے ہرایا۔ بیڈمنٹن رینکنگ میں ۲۸ ویں نمبر پر موجود انتی کے لیے یہ بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور ۲۰۲۶ء میں پہلا سیمی فائنل ہوگا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس سیزن میں اپنے پچھلے تمام ورلڈ ٹور میچوں میں یہ ہندوستانی بیڈمنٹن کھلاڑی شروعاتی دور سے آگے نہیں بڑھ پائی تھیں۔ وہیں، دنیا کی ۳۴ ر ویں نمبر کی کھلاڑی تنوی شرما اس سال اپنے دوسرے بی ڈبلیو ایف سپر ۳۰۰ ر سیمی فائنل میں پہنچی ہیں؛ اس سے پہلے وہ اورلینز ماسٹرز میں آخری چار میں پہنچی تھیں۔ دونوں کھلاڑی الگ الگ بریکٹ میں ہیں، اس لیے سیمی فائنل میں ان کا آمنا سامنا نہیں ہوگا۔ انتی ہڈا کا مقابلہ ویتنام کی چھٹی سیڈ حاصل نگوین تھوئی لن سے ہوگا، جبکہ بغیر سیڈ والی تنوی شرما کا مقابلہ پانچویں سیڈ اور گھریلو کھلاڑی ہوانگ یو-ہسن سے ہوگا۔ ہوانگ یو-ہسن نے کوارٹر فائنل میں اپنے ہی ملک کی دوسری سیڈ یافتہ لن ہسیانگ-ٹی کو ہرا کر الٹ پھیر کیا؛ لن نے اس سے پہلے کے راؤنڈ میں اشمیتا چالیہا اور انمول کھرب کو باہر کیا تھا؛ دوسری طرف، لن نے کوارٹر فائنل میں ٹاپ سیڈ چیوپن-چین کو باہر کا راستہ دکھایا۔

شاہ رخ کی 'دیوداس' دیکھ کر ایلی اورام کو ہندی فلم میں کام کرنے کا شوق پیدا ہوا

'بگ باس' سے شہرت حاصل کرنے والی 'ایلی اورام' نے شو سے مقبولیت حاصل کرنے کے بعد کئی فلموں میں بھی کام کیا

سلمان خان کے مشہور اور متنازع شو 'بگ باس' سے شہرت حاصل کرنے والی 'ایلی اورام' نے شو سے مقبولیت حاصل کرنے کے بعد کئی فلموں میں بھی کام کیا۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ انہیں فلموں میں آنے کا شوق کیسے پیدا ہوا۔ سلمان خان کے مشہور اور متنازع شو 'بگ باس' سے شہرت حاصل کرنے والی 'ایلی اورام' نے شو سے مقبولیت حاصل کرنے کے بعد کئی فلموں میں بھی کام کیا۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ انہیں فلموں میں آنے کا شوق کیسے پیدا ہوا۔ سویڈن کے دارالحکومت اسٹاک ہوم میں پیدا ہونے والی ایلی اورام کا پورا نام الزبتھ اورامیدوگران لونڈ ہے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے اپنے فلموں میں آنے کے تعلق سے بتایا تھا کہ جب وہ تقریباً ۱۴ ر سال کی تھیں اس وقت انہوں نے شاہ رخ خان اور ایشوریہ رائے کی اداکاری سے سجی شہرہ آفاق فلم 'دیوداس' دیکھی۔ تقریباً ۴ ر گھنٹے طویل اس فلم نے ان کے ذہن پر اس قدر گہرا اثر مرتب کیا کہ وہ پوری فلم کے دوران پردے سے نظر نہیں ہٹا سکیں۔ فلم کا شاندار سیٹ، ہندوستانی ثقافت، موسیقی اور اداکاروں کی شاندار اداکاری نے ان کے دل میں بالی ووڈ کیلئے خاص جگہ بنادی تھی۔ اس وقت انہیں ہندی زبان بھی نہیں آتی تھی لیکن انہوں نے اسی وقت فیصلہ کرلیا تھا کہ ایک دن ہندی فلموں میں ضرور کام کروں گی۔ اپنے اس خواب کو پورا کرنے کیلئے ایلی نے کم عمر سے ہی محنت کرنا شروع کردیا۔ ۱۷ ر سال کی عمر میں وہ اسٹاک ہوم کے پردیسی ڈانس گروپ سے جڑ گئیں اور بالی ووڈ گانوں پر رقص کرنے لگیں۔ اس کے ساتھ ہی سویڈن ہی میں انہوں نے اداکاری بھی کی۔ ۲۰۰۸ء میں انہوں نے سویڈن کی فلم 'فاربڈن فروٹ' میں بھی کام کیا تھا۔ ۲۰۱۲ء میں ایلی اپنی خوابوں کو پورا کرنے کیلئے ہندوستان آگئی۔ یہاں انہوں نے ہندی سیکھی، ڈانس کی ٹریننگ لی اور لگاتار آڈیشن دیتی رہیں۔

اسرائیل نواز گانے پر تنازع، گلوکار بوائے جارج نے میوزیکل شو سے علیحدگی اختیار کرلی

۶۵ ر سالہ گلوکار، جن کا اصل نام جارج ایلن اوڈاؤڈ ہے، کو ۳ ر سے ۱۵ ر اگست تک اس میوزیکل میں کنگ ہیروڈ کا کردار ادا کرنا تھا

برطانوی گلوکار بوائے جارج نے اسرائیل کی حمایت میں گانا جاری کرنے پر شدید تنقید کے بعد لندن کے معروف ویسٹ اینڈ میوزیکل ''جیزس کرائسٹ سپراسٹار'' "Jesus Christ Superstar" سے علیحدگی اختیار کرلی۔ برطانوی گلوکار بوائے جارج نے اسرائیل کی حمایت میں گانا جاری کرنے پر شدید تنقید کے بعد لندن کے معروف ویسٹ اینڈ میوزیکل ''جیزس کرائسٹ سپراسٹار'' "Jesus Christ Superstar" سے علیحدگی اختیار کرلی۔ ۶۵ ر سالہ گلوکار، جن کا اصل نام جارج ایلن اوڈاؤڈ ہے، کو ۳ ر سے ۱۵ ر اگست تک اس میوزیکل میں کنگ ہیروڈ کا کردار ادا کرنا تھا، تاہم ان کے منیجر پال کیمز لی نے سوشل میڈیا پر اعلان کیا کہ وہ اب اس پروڈکشن کا حصہ نہیں رہیں گے۔ بوائے جارج ۱۹۸۰ء کی دہائی میں پاپ بینڈ کلچر کلب کے مرکزی گلوکار کے طور پر عالمی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ حال ہی میں بوائے جارج نے ''وی ول ڈانس اگین'' "We Will Dance Again" کے عنوان سے ایک گانا جاری کیا، جس میں اسرائیل اور غزہ جنگ کے حوالے سے متنازع بول شامل ہیں، جن میں یہ جملے بھی ہیں ''تم اسے نسل کشی کہتے ہو، میں اسے جنگ کہتا ہوں اور جب تم پر حملہ ہو تو فوج اسی لیے ہوتی ہے۔'' گانے کا عنوان ۷ ر اکتوبر ۲۰۲۳ء کو اسرائیل میں نووا میوزک فیسٹیول پر ہونے والے حماس کے حملے کے متاثرین سے اظہارِ یکجہتی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس حملے میں ۱۲۲۱ ر افراد ہلاک ہوئے تھے۔ دوسری جانب غزہ کی وزارتِ صحت کے مطابق اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں اب تک ۷۰ ر ہزار سے زائد فلسطینی جان کی بازی ہار چکے ہیں، جبکہ اقوام متحدہ بھی ان اعداد و شمار کو قابلِ اعتماد قرار دیتا ہے۔ گزشتہ سال اکتوبر میں جنگ بندی نافذ ہونے کے بعد بھی غزہ میں ۱۲۱۴ ر فلسطینیوں کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔ بوائے جارج نے سوشل میڈیا پر بتایا کہ یہ گانا مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی مدد سے تیار کیا گیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ لندن میں جاری نووا نمائش دیکھنے کے بعد اس گانے کو لکھنے پر آمادہ ہوئے، جہاں ۷ ر اکتوبر کے حملے میں ہلاک ہونے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ایک پوسٹ میں سوال اٹھاتے ہوئے کہا'' گانے میں نسل کشی کا لفظ استعمال کرنے میں کیا مسئلہ ہے؟ لوگ اچانک اس لفظ سے اتنے بے چین کیوں ہوگئے ہیں؟'' بوائے جارج کے منیجر پال کیمز لی نے کہا کہ گلوکار ہمیشہ اپنے نظریات پر ڈٹ کر کھڑے رہے ہیں، لیکن اس بار انہوں نے بہتر سمجھا کہ میوزیکل تنازع کا مرکز نہ بنے، اس لیے وہ خود اس سے الگ ہوگئے۔ ''جیزس کرائسٹ سپراسٹار'' کی نمائش یکم اگست سے ۵ ر ستمبر تک جاری رہے گی، جبکہ کلچر کلب دسمبر میں برطانیہ کے مختلف شہروں میں اپنا میوزک ٹور شروع کرے گا۔

نہ لال، نہ سبز..... مینا کماری کو سفید رنگ سے تھی بے حد محبت، ہر تصویر میں جھلکتی تھی سادگی

اداکاری کے ساتھ ساتھ مینا کماری ایک بہترین شاعرہ بھی تھیں۔ وہ اردو میں شاعری کرتی تھیں اور ان کے اشعار میں تنہائی، محبت، درد اور زندگی کے مختلف تجربات کی جھلک نمایاں ہوتی تھی

اداکاری کے ساتھ ساتھ مینا کماری ایک بہترین شاعرہ بھی تھیں۔ وہ اردو میں شاعری کرتی تھیں اور ان کے اشعار میں تنہائی، محبت، درد اور زندگی کے مختلف تجربات کی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔ سفید رنگ سے ان کی محبت ان کی شاعرانہ اور حساس شخصیت کی بھی عکاسی کرتی تھی، اسی لیے وہ اکثر تقریبات اور عوامی مواقع پر سفید ساڑھی میں دکھائی دیتی تھیں۔ آج بھی ان کی سفید ساڑھی والی تصاویر مداحوں میں بے حد مقبول ہیں۔ اپنی غیر معمولی اداکاری کے اعتراف میں مینا کماری کو متعدد اعزازات سے نوازا گیا۔ نئی دہلی: ہندی سنیما کی تاریخ میں کچھ فنکار ایسے ہوتے ہیں جن کی اداکاری کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت، اندازِ زندگی اور پسند بھی مداحوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ ایسی ہی ایک عظیم اداکارہ تھیں مینا کماری، جنہیں ان کی جذبات سے بھرپور اداکاری اور درد بھرے کرداروں کی وجہ سے ''ٹریجڈی کوئین'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی بڑی بڑی آنکھیں، پراثر مکالمے اور جذبات کی بھرپور ترجمانی آج بھی فلمی شائقین کے دلوں میں اپنی جگہ رکھتی ہے۔ ان کی زندگی میں کئی رنگ آئے، مگر ایک رنگ ایسا تھا جو ان کی شخصیت کی مستقل پہچان بن گیا، اور وہ تھا سفید رنگ۔ کہا جاتا ہے کہ مینا کماری کو نہ سرخ رنگ پسند تھا، نہ سبز اور نہ ہی کوئی شوخ رنگ۔ انہیں صرف سفید رنگ سے خاص لگاؤ تھا۔ سفید لباس، خصوصاً سفید ساڑھی، ان کی سادگی، وقار اور پرسکون طبیعت کی علامت بن گئی تھی۔ ان کی بیشتر تصاویر میں وہ سفید لباس میں نظر آتی ہیں، جس نے ان کی منفرد شناخت قائم کی۔ مینا کماری یکم اگست 1933 کو ممبئی میں پیدا ہوئیں۔ ان کا اصل نام مجبین بانو تھا۔ ان کے والد علی بخش تھیٹر سے وابستہ تھے، جبکہ والدہ اقبال بیگم بھی فنونِ لطیفہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ خاندان کی مالی حالت مستحکم نہ ہونے کے باعث انہیں کم عمری میں ہی کام کرنا پڑا۔ اگرچہ انہیں تعلیم حاصل کرنا اور کھیلنا پسند تھا، لیکن حالات نے انہیں فلمی دنیا کا رخ کرنے پر مجبور کردیا۔ صرف چار برس کی عمر میں، 1939 میں، انہوں نے بطور چائلڈ آرٹسٹ فلمی کیریئر کا آغاز کیا۔ ابتدائی دنوں میں وہ ''بے بی مینا'' کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ انہوں نے اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر فلمی دنیا میں منفرد مقام حاصل کیا اور ہندی سنیما کی صفِ اول کی اداکاراؤں میں شمار ہونے لگیں۔ اپنے طویل فلمی سفر میں مینا کماری نے 90 سے زائد فلموں میں اداکاری کی۔ فلم ''بیجو باورا'' نے انہیں زبردست شہرت دلائی، جس کے بعد انہوں نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ ''پرینیتا''، ''صاحب بی بی اور غلام''، ''آرتی''، ''دل ایک مندر''، ''کاجل''، ''پھول اور پتھر'' اور ''پاکیزہ'' جیسی فلموں میں ان کی اداکاری کو بے حد سراہا گیا اور وہ ہندوستانی سنیما کی عظیم ترین اداکاراؤں میں شامل ہوگئیں۔ اداکاری کے ساتھ ساتھ مینا کماری ایک بہترین شاعرہ بھی تھیں۔ وہ اردو میں شاعری کرتی تھیں اور ان کے اشعار میں تنہائی، محبت، درد اور زندگی کے مختلف تجربات کی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔ سفید رنگ سے ان کی محبت ان کی شاعرانہ اور حساس شخصیت کی بھی عکاسی کرتی تھی، اسی لیے وہ اکثر تقریبات اور عوامی مواقع پر سفید ساڑھی میں دکھائی دیتی تھیں۔ آج بھی ان کی سفید ساڑھی والی تصاویر مداحوں میں بے حد مقبول ہیں۔ اپنی غیر معمولی اداکاری کے اعتراف میں مینا کماری کو متعدد اعزازات سے نوازا گیا۔ انہوں نے بہترین اداکارہ کے زمرے میں چار فلم فیئر ایوارڈز اپنے نام کیے، جن میں ''بیجو باورا''، ''پرینیتا''، ''صاحب بی بی اور غلام'' اور ''کاجل'' شامل ہیں۔ مینا کماری کی ذاتی زندگی اتار چڑھاؤ سے بھرپور رہی۔ فلم ساز کمال امروہی سے ان کی شادی، ازدواجی زندگی میں پیدا ہونے والی دوریاں اور مسلسل خراب ہوتی صحت ان کی زندگی کے اہم باب رہے۔ 1960 کی دہائی کے اواخر میں وہ جگر کے عارضے (لیور سیروسس) میں مبتلا ہوگئیں۔ بالآخر 31 مارچ 1972 کو صرف 38 برس کی عمر میں وہ اس دنیا سے رخصت ہوگئیں، مگر اپنی لازوال اداکاری، شاعری اور سادگی کے باعث آج بھی کروڑوں مداحوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔ بالی ووڈ کی سدابہار 'ٹریجڈی کوئین' مینا کماری کو سفید رنگ سے بے حد محبت تھی اور ان کی ہر تصویر میں سادگی اور وقار صاف جھلکتا تھا۔ پردۂ سیمیں پر بھاری بھر کم اور زرق برق لباس پہننے والی یہ عظیم اداکارہ اپنی حقیقی زندگی میں انتہائی سادہ مزاج تھیں۔ سفید رنگ سے لگاؤ: فلمی محفلوں اور عام زندگی میں مینا کماری کی سب سے بڑی پہچان ان کی سفید ساڑی تھی۔ وہ جب بھی کسی تقریب یا پارٹی میں جاتیں، تو اکثر سفید ریشمی یا جارجٹ کی ساڑی میں نظر آتیں۔ گھر کا ماحول: مشہور اداکارہ شبانہ اعظمی نے ایک بار ذکر کیا تھا کہ جب وہ مینا کماری کے گھر گئیں، تو وہاں پردوں سے لے کر بیڈ شیٹس اور سجاوٹ کی ہر چیز سفید تھی۔ یہ رنگ ان کے اندرونی سکون اور خاموشی کی علامت تھا۔